صبح صادق	05:06
طلوع آفتاب	06:21
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	06:58

آج کی حدیث

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم انتہائی حسین رنگ کے تھے اور آپ کے پسینے کے قطرے (چمک اور صفائی میں) موتی کی طرح ہوتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چلتے تو (وقار وانکساری کی بناء پر) جھکے ہوئے چلتے، اور میں نے کسی دیباج وحریر (اطلس وریشم) کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے زیادہ ملائم اور نرم نہیں پایا اور میں نے ایسا کوئی مشک وغیرہ نہیں سونگھا جس میں آپ کے بدن مبارک کی خوشبو سے زیادہ خوشبو ہو۔ (بخاری)

روزنامہ ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 237, Thursday- 27 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۷ ۞ جمعرات، ۲۷ راگست، ۲۰۲۶، ۱۳ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

عید میلاد النبیؐ پورے ملک میں عقائد واحترام کے ساتھ منایا گیا، سماجی ہم آہنگی کا پیغام عام

عید میلاد النبیؐ پر مختلف علاقوں میں جلسے اور جلوس نکالے گئے، علما اور سیاسی رہنماؤں نے سیرت رسولؐ کے امن، محبت، صبر اور سماجی ہم آہنگی کے پیغام کو اجاگر کیا

نئی دہلی: عید میلاد النبیؐ کے موقع پر دہلی کے مختلف علاقوں میں مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی انجمن عید میلاد النبیؐ کی جانب سے روایتی انداز میں دہلی کا بڑا جلوس نکالا گیا، جبکہ مشرقی، شمال مشرقی اور مغربی دہلی کے مختلف علاقوں میں بھی مساجد، مدارس اور مذہبی تنظیموں کی جانب سے جلوسِ محمدیؐ برآمد ہوئے۔ اس دوران نعت خوانی، صلوٰۃ و سلام، سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر خطابات اور لنگر و سبیل کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی انجمن عید میلاد النبیؐ کے جلوس سے قبل منعقدہ تقریب میں سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی اور رسول اکرم حضرت محمد مصطفیؐ کی سیرت وتعلیمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے، جو گزشتہ 25 برس سے اس جلوس میں شرکت کرتے آرہے ہیں، اپنے خطاب میں کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی ہی آپ کا پیغام ہے۔ لوگ آپؐ کی سچائی اور امانت داری کے قائل تھے اور آپ کے دشمن بھی اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھ جاتے تھے۔ آپؐ نے کمزوروں کے ساتھ کھڑے ہونے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تعلیم دی۔ انہوں نے صبر وعفو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جس شہر کے لوگوں نے آپؐ پر پتھر برسائے، آپؐ نے ان کے لیے بھی دعا کی، جبکہ فتح مکہ کے موقع پر جب آپؐ کے پاس مکمل اقتدار تھا تو آپ نے اپنے مخالفین کو معاف کردیا۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ نے صبر، سچائی اور انسانیت کی راہ دکھائی اور ہمیں بھی اسی راستے پر چلنا چاہیے۔ ان کے مطابق، شاید ہم دنیا تک پیغمبر اسلامؐ کے پیغام اور آپ کے عملی نمونے کو مطلوبہ انداز میں پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوسکے ہیں۔ دہلی کی گنگا جمنی تہذیب اور سماجی ہم آہنگی کا ذکر کرتے ہوئے وجیندر گپتا نے کہا کہ یہ دہلی کی حقیقی تصویر اور ہمارے شہر کا پیغام ہے۔ یہاں اذان سنی جاتی ہے اور نماز ادا کی جاتی ہے، وہیں قریب ہی مندر کی گھنٹیاں بھی گونجتی ہیں۔ عید کے موقع پر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں، جبکہ دیوالی کے موقع پر بھی اسی طرح کا جذبہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی ہماری ثقافت، ہمارے سنسکار اور ہماری تہذیب ہے۔ آل انڈیا امام آرگنائزیشن کے چیف امام ڈاکٹر عمیر الیاسی نے جشنِ ولادت کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں اور اپنے اپنے انداز میں معبودِ حقیقی کی عبادت کرتے ہیں۔ دہلی کے سابق میئر جے پرکاش نے کہا کہ پیغمبر اسلام کا پیغام محبت کا تھا اور آپ کے چاہنے والوں کو اس پیغام کو عام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جس مقام پر تقریب منعقد ہوئی، وہ گنگا جمنی تہذیب کی علامت ہے، جہاں مختلف مذاہب کے جلوس نکلتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کا استقبال کرتے ہیں۔ مقامی رکن اسمبلی عمران حسین نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک بوڑھی خاتون آپؐ پر کوڑا ڈالتی تھی، لیکن آپؐ نے کبھی اس پر ناراضی کا اظہار نہیں کیا۔ ایک روز جب اس خاتون نے کوڑا نہیں ڈالا تو آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے تو آپؐ نے اس کی عیادت کی، جس سے متاثر ہوکر وہ آپؐ کی تعلیمات سے وابستہ ہوگئی۔ سابق کونسلر عمران اسماعیل نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ عہد کریں کہ ہر روز کسی نہ کسی حدیث پر عمل کرکے اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لائیں گے۔ تقریب کا آغاز کرتے ہوئے قاری عبدالقادر رضوی نے کہا کہ میلاد کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے عشقِ رسولؐ کا اظہار اپنی زندگی کو آپؐ کی زندگی کا نمونہ بنا کر کرے۔ آپؐ کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے معاشرے میں بھلائی کو فروغ دینا ہی سیرتِ طیبہ سے حقیقی وابستگی کا تقاضا ہے۔ اس موقع پر انجمن کے صدر حاجی محمد احمد، جلوس کے کنوینر حاجی شمیم قریشی، نائب صدر مہربان قریشی، فرزان قریشی، جان عالم، سید اسلم اور دیگر اراکین نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ نظامت کے فرائض ساجد رضا نے انجام دیے۔ صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد جلوس روانہ ہوا۔ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر جمنا پار کے مختلف علاقوں میں بھی روحانی اور مذہبی جوش وخروش دیکھنے کو ملا۔ نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت سے فضا گونجتی رہی۔ مشرقی، شمال مشرقی اور مغربی دہلی کی مساجد و مدارس اور مذہبی تنظیموں کی جانب سے نکالے گئے جلوسوں میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مختلف مقامات پر لنگر اور سبیل کا بھی اہتمام کیا گیا، جہاں بلاتفریق مذہب وملت لوگوں نے استفادہ کیا۔ علمائے کرام اور سیاسی نمائندوں نے اپنے خطابات میں پیغمبرِ اسلامؐ کے امن، محبت، رواداری اور انسانیت کے پیغامات کو اجاگر کیا۔ جمنا پار کے جعفرآباد، سیلم پور، برہم پوری، جنتا کالونی، ویلکم، شاستری پارک، کانتی نگر، سیما پوری، سندر نگری، کبیر نگر، مصطفیٰ آباد، شری رام کالونی، کھجوری، خوریجی، وجے پارک، نور الٰہی، وزیر آباد، سنگم وہار، بھلسوا ڈیری، جہانگیر پوری، بھگوان پورہ اور دیگر علاقوں میں جلوسِ محمدیؐ شان و شوکت کے ساتھ نکالے گئے۔ جلوسوں میں طلبہ اور ثنا خواں بارگاہِ رسالتؐ میں گلہائے عقیدت پیش کرتے رہے، جبکہ علما نے ولادتِ باسعادت اور سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ ویلکم کی مصطفیٰ جامع مسجد اور مسجد نور النبی کے جلوس مخصوص راستوں سے ہوتے ہوئے اپنے مقامات پر اختتام پذیر ہوئے۔ جامعۃ البرکات خورشید العلوم ویلکم کا جلوس مہتمم قاری محمد الیاس برکاتی اور مفتی فرحان امجدی کی قیادت میں نکالا گیا۔ رضا ایجوکیشنل مومنٹ اور مدرسہ ضیاء القرآن جنتا کالونی کا جلوس ظہیر احمد انصاری اور محمد ادریس کی سرپرستی میں نکلا، جو جنتا کالونی سے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا مدرسے پر اختتام پذیر ہوا۔ مدرسہ فیضان تاج الشریعہ، مدرسہ قادریہ، مدرسہ فیضان غوث اعظم جنتا کالونی، جامع مسجد کردم پوری اور دارالعلوم ندائے حق نوریہ احمدیہ بھلسوا ڈیری سمیت مختلف اداروں کی جانب سے بھی جلوس نکالے گئے۔ شاستری پارک میں جلوسِ محمدی کمیٹی قادری مسجد جمعیۃ المنصور کی جانب سے جلوس نکالا گیا، جس کی قیادت مفتی اشفاق حسین قادری نے کی۔ نور الٰہی سے گھونڈا چوک، برہم پوری، سیلم پور، جعفرآباد، موج پور اور وجے پارک تک جانے والے جلوس میں مختلف مساجد و مدارس کے ائمہ اور ذمہ داران شریک ہوئے۔ قادری مسجد، رضا مسجد چوہان بانگر، مسجد اعلیٰ حضرت برہم پوری، مسجد غریب نواز، مبارک مسجد، غوثیہ مسجد اور مدرسہ گلشن اسلام کے جلوس بھی اس میں شامل ہوئے۔ علما نے شرکا کی رہنمائی کرتے ہوئے سیرتِ رسولؐ کے پیغام کو عام کرنے پر زور دیا۔ دارالعلوم نظامیہ شکور پور کا جلوس بھی گزشتہ برسوں کی طرح اس سال نہایت آب و تاب کے ساتھ نکالا گیا، جس کی قیادت ادارے کے پرنسپل قاری اسرار احمد قادری نے کی۔ انہوں نے کہا کہ جب انسان کو کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ خوشی کا اظہار کرتا ہے، تو پھر جس ذاتِ اقدس کے صدقے میں تمام نعمتیں عطا ہوئیں، اس کی ولادتِ باسعادت پر خوشی کا اظہار کیوں نہ کیا جائے۔ مغربی دہلی میں بھی مختلف مساجد و مدارس کے زیرِ اہتمام بڑا جلوس نکالا گیا۔ یونائٹڈ عید میلاد النبی ٹرسٹ کی نگرانی میں نکالے گئے جلوس میں اہل سنت کے ائمہ، اساتذہ اور ذمہ داران نے شرکت کی۔ جلوس علما کرام اور سرکردہ شخصیات کے کلمات، صلوٰۃ وسلام اور دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دہلی سے متصل نوئیڈا کے سیکٹر 63 میں بھی جلوسِ محمدیؐ نکالا گیا، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ چوٹ پور، چھجارسی اور اطراف کی مختلف مساجد کے ائمہ اور اراکین جلوس میں شریک ہوئے۔ پولیس انتظامیہ کی نگرانی میں جلوس اشرفیہ مسجد سے رضا مسجد، ازہری مسجد اور غوثیہ مسجد سے ہوتا ہوا دوبارہ اشرفیہ مسجد پہنچا، جہاں صلوٰۃ وسلام اور دعا کے ساتھ اختتام عمل میں آیا۔ مجموعی طور پر عید میلاد النبیؐ کے موقع پر دہلی اور اس کے اطراف میں منعقدہ تقریبات اور جلوسوں میں مذہبی عقیدت کے ساتھ امن، محبت، رواداری، انسانی ہمدردی اور سماجی ہم آہنگی کے پیغام کو نمایاں کیا گیا۔ مختلف علاقوں میں لوگوں کی بڑی شرکت نے جشنِ میلاد کے حوالے سے جوش وخروش کی عکاسی کی۔ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر اتر پردیش کے مختلف شہروں میں جلوسوں کا اہتمام کیا جارہا ہے، جبکہ لکھنؤ میں تاریخی 'جلوسِ مدحِ صحابہؓ' اور دیگر مذہبی پروگراموں کے پیشِ نظر سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ وارانسی میں بھی روایتی جلوس کے لیے پولیس اور انتظامیہ نے اضافی نفری تعینات کی ہے اور ٹریفک کو منظم رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ لکھنؤ میں اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے جلوس میں شرکت کرنے والوں سے پرامن طریقے سے شریک ہونے اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول کے موقع پر شہر کا تاریخی 'جلوسِ مدحِ صحابہؓ' امین آباد کے امیر الدولہ پارک سے برآمد ہوگا۔ مولانا خالد رشید نے بتایا کہ اسلامک سینٹر آف انڈیا کی جانب سے ایک ایڈوائزری جاری کی گئی ہے، جس میں مسلمانوں سے بڑی تعداد میں لیکن پرامن انداز میں جلوس میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ انہوں نے شرکا سے قانون اور انتظامیہ کی تمام ہدایات پر مکمل عمل کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جلوس کے دوران ایسے نعرے نہ لگائے جائیں جن سے کسی کے مذہبی جذبات مجروح ہوں۔ لکھنؤ پولیس نے بھی سکیورٹی کے وسیع انتظامات کیے ہیں۔

نیپال میں سیلاب سے بدترین تباہی، ۱۰۰ر سے زائد افراد کی موت

۱۱۰ر ہندوستانی سمیت ۳۵۰ر غیر ملکی شہری لاپتہ ریسکیو آپریشن جاری

نیپال میں اچانک آئے سیلاب کی وجہ سے بہار کے بیتیا، موتیہاری، گوپال گنج، سارن، مظفر پور، ویشالی، سیتامڑھی اور شیوہر میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ نیپال میں تبت کی سرحد سے متصل علاقے میں اچانک آنے والے سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی ہے۔ 'نیپال ٹورزم بورڈ' کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق آج بدھ کی صبح راسوا کی بھوٹے کوشی ندی میں اچانک آنے والے سیلاب کے بعد 384 مسافر لاپتہ ہوگئے ہیں۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں یہ تعداد 400 سے زیادہ بتائی جا رہی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس سیلاب میں تقریباً 300 غیر ملکی لاپتہ ہوئے ہیں، جن میں 105 ہندوستانی بھی شامل ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اچانک آئے اس سیلاب کے باعث اب تک 16 افراد کی موت کی خبر سامنے آچکی ہے۔ 'کاٹھمنڈو پوسٹ' نے نیپالی آرمی کے ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ بدھ کی دوپہر تک 25 لوگوں کو ریسکیو کرلیا گیا ہے۔ نیپالی فوج، آرمڈ پولیس فورس (اے پی ایف) اور پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ 14 ہیلی کاپٹر بھی ریسکیو مہم میں شامل کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ شمالی راسوا میں ایک بارڈر آؤٹ پوسٹ پر تعینات اے پی ایف کے 4 جوان اچانک آئے سیلاب کی وجہ سے لاپتہ ہوگئے ہیں۔ اے پی ایف کے ترجمان ڈپٹی انسپکٹر جنرل نیتر بہادر کارکی نے کہا کہ نیپال-چین کے سرحدی علاقے میں سیلاب آنے کے بعد سے ہی یہ ان چاروں جوانوں سے رابطہ نہیں ہو پایا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بارڈر پوسٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے اور افسران کو یہ بھی پتہ لگانا ہے کہ کیا لاپتہ جوان سیلاب سے متاثر ہوئے تھے یا نہیں۔ اس کے علاوہ مقامی میڈیا میں آئی غیر مصدقہ خبروں کے مطابق راسوا کسٹمس آفس کے 14 ملازمین سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ 'کانتی پور' ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق نیپال پولیس کے ایک ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ 32 جوان بھی رابطے سے باہر ہیں۔ 'دی ہمالین ٹائمز' کی رپورٹ ہے سیلاب کی وجہ سے نوواکوٹ میں تریشولی بازار کے پاس تقریباً 60 گھر بہہ گئے اور 2 پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کی سنگین صورتحال کو دیکھتے ہوئے نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ نے راسوا، نوواکوٹ، دھاڈنگ، گورکھا اور چتون سمیت متاثرہ علاقوں کے وفاقی اراکین پارلیمنٹ سے بات کی ہے۔ بات چیت بنیادی طور پر سیلاب سے ہوئے نقصان ساحلی بستیوں کی صورتحال اور ریسکیو آپریشن پر مرکوز تھیں۔ دوسری جانب نیپال میں سیلاب کے باعث مچی تباہی کے بعد بہار میں خاص احتیاط برتی جارہی ہے۔ چیف سکریٹری پرتیے امرت کی صدارت میں اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں سیلاب کے بعد کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے تمام متعلقہ اضلاع کو چوکس رہنے اور ضروری بچاؤ و راحت کی تیاریاں مکمل رکھنے کی ہدایات دی گئیں۔ گنڈک ندی سے منسلک اضلاع میں سیلاب کی صورتحال پیدا ہونے کے امکان کے پیش نظر تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ بیتیا، موتیہاری، گوپال گنج، سارن، مظفر پور اور ویشالی میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سیتامڑھی، شیوہر اور دیگر حساس اضلاع میں بھی صورتحال پر مسلسل نظر رکھنے کو کہا گیا ہے۔

موہن بھاگوت کو امریکہ میں جوابی مہم کا سامنا

ظہران ممدانی کو بھیجی گئیں پروگرام منسوخ کرنے کی سینکڑوں درخواستیں

آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت، جو اس تنظیم کی صد سالہ تقریب کے سلسلے میں عالمی رابطہ مہم کے لیے اپنے 3 ملکی دورے کے پہلے مرحلے میں نیویارک پہنچ چکے ہیں، کو ان کے دورے کی مخالفت کرنے والی ایک مضبوط مہم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بھاگوت کناڈا اور برطانیہ کا بھی دورہ کرنے والے ہیں، جو عوامی رابطہ مہم کا حصہ ہے۔ بھاگوت کے امریکہ پہنچنے سے قبل 1000 سے زائد امریکیوں نے بھاگوت کا امریکہ ویزا منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ سینکڑوں اپیلیں نیویارک کے میئر ظہران ممدانی سے کی گئی ہیں کہ وہ 29 اگست کو میڈیسن اسکوائر گارڈن میں بھاگوت کی ریلی منسوخ کریں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ میں ہندوستانی تارکین وطن کے ایک طبقہ، انڈین امریکن مسلم کونسل، ہندوز فار ہیومن رائٹس اور انڈین اوورسیز کانگریس، یو ایس اے کے علاوہ دیگر تنظیموں نے بھی امریکی پالیسی سازوں، کاروباری اور کمیونٹی رہنماؤں کو آر ایس ایس کے متنازعہ ماضی سے آگاہ کرنے کے لیے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ درحقیقت مذہبی آزادی سے متعلق امریکی کمیشن 'یو ایس سی آئی آر ایف'، جو دنیا بھر میں مذہبی آزادی کی نگرانی کے لیے امریکی کانگریس کے ذریعہ قائم کیا گیا ایک آزاد 2 جماعتی کمیشن ہے، نے اپنی 2026 کی سالانہ رپورٹ میں آر ایس ایس کے خلاف ہدف بنا کر پابندیاں عائد کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس نے امریکہ میں موجود اثاثے منجمد کرنے اور ذمہ دار افراد کے امریکہ میں داخلے پر پابندی لگانے کی سفارش کی تھی۔ انڈین اوورسیز کانگریس نے ایک بیان میں کہا کہ "امریکی اداروں کو یہ سوال کرنا چاہیے کہ جس تنظیم کے خلاف یو ایس سی آئی آر ایف کی جانب سے ایسی غیر معمولی سفارش کی گئی ہے، اسے بیک وقت امریکہ میں پلیٹ فارم، سیاسی رسائی اور قانونی حیثیت کیوں فراہم کی جا رہی ہے۔" امریکی کانگریس کے لیے ڈیموکریٹک سوشلسٹ کی حیثیت سے انتخاب لڑنے والی کشاما ساونت نے ہفتہ کے روز بھاگوت کے پروگرام کو منسوخ کرنے میں نیویارک کے میئر ظہران ممدانی کی ناکامی پر مایوسی کا اظہار کیا۔ ممدانی نے کہا تھا کہ اگرچہ انہیں ایک سیکولر اور جامع ہندوستان پر فخر ہے، جہاں ان کی والدہ کا خاندان اب بھی رہتا ہے، لیکن ان کے پاس کسی پرائیویٹ ریلی کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ساونت نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "سیئٹل سٹی کونسل میں واحد سوشلسٹ کی حیثیت سے اپنی ایک دہائی کے دوران میں نے اپنے عہدے کا استعمال ایسی تحریکیں بنانے کے لیے کیا جن کے ذریعے مودی اور بی جے پی-آر ایس ایس کے مسلم مخالف، غریب مخالف شہریت قوانین کی مذمت کرنے والی ملک کی پہلی قرارداد منظور کرائی گئی۔ میں نے جنوبی ایشیا سے باہر ذات پات کی بنیاد پر امتیاز پر پہلی اور واحد پابندی بھی حاصل کی۔ مودی حکومت مجھ سے بدلہ لے رہی ہے اور مجھے اپنی والدہ اور خاندان سے ملنے کے لیے ہندوستان کا دورہ کرنے کا ویزا دینے سے انکار کر رہی ہے۔" امریکہ میں کئی گروپوں نے اس ہندو تنظیم کے مذہبی اقلیتوں کے خلاف 'انتہائی تشدد اور عدم برداشت کے اعمال' میں ملوث ہونے کو اجاگر کیا ہے۔ 2002 کے گجرات قتل عام کے دوران بھاگوت بھی آر ایس ایس کے جنرل سکریٹری تھے۔

چینی کے بعد ایتھنول کے سبب انڈے کی قیمت میں بھی اضافہ!

روزمرہ کے کھانے پینے کی اشیا پر مہنگائی کا اثر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ چینی اور دیگر غذائی اشیا کے بعد اب انڈوں کی قیمت میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں انڈوں کی قیمت تقریباً 40 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ کچھ ماہ میں قیمتوں کا یہ اضافہ زیادہ دیکھنے کو ملا ہے۔ 'نیشنل ایگ کوآرڈینیشن کمیٹی' کے مطابق پولٹری فارم سے نکلنے والے ایک انڈے کی قیمت تقریباً 7 روپے تک پہنچ گئی ہے، جبکہ کئی خوردہ بازاروں میں یہ 8.50 سے 9 روپے تک فروخت ہورہا ہے۔ اس تیزی کی ایک بڑی وجہ پولٹری فیڈ کی بڑھتی ہوئی لاگت ہے۔ مرغیوں کے چارے میں مکئی اہم خام مال میں شامل ہے اور اسی مکئی کی طلب ایتھنول بنانے کے لیے بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس سے فیڈ کی لاگت پر دباؤ بڑھا ہے، جس کا اثر انڈوں کی قیمت پر دکھائی دے رہا ہے۔ ہندوستان میں پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ بڑھانے کی پالیسی کے تحت ایتھنول کی پیداوار میں مکئی سمیت دیگر اناج کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے۔ حکومت نے بھی ایتھنول کی پیداوار کے لیے مکئی کی دستیابی بڑھانے اور ایتھنول پلانٹ کے آس پاس مکئی کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اقتصادی سروے 26-2025 میں ایتھنول کی پیداوار کے لیے تقریباً 125.78 لاکھ ٹن مکئی استعمال ہونے کا اندازہ ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایتھنول سیکٹر میں مکئی کی طلب کس تیزی سے بڑھی ہے۔ حالیہ اعداد وشمار میں مکئی ایتھنول کی پیداوار کا سب سے بڑا خام مال بھی بن کر سامنے آئی ہے۔ اقتصادی سروے 26-2025 نے بھی اس تبدیلی کو اجاگر کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایتھنول کے لیے مکئی کی طلب بڑھنے کے ساتھ اس کی قیمتوں اور کاشت سے متعلق فیصلوں پر اثر پڑا ہے۔ مالی سال 22 سے مالی سال 25 کے درمیان مکئی سے تیار ہونے والے ایتھنول کی انتظامی قیمت میں سالانہ اوسطاً 11.7 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے کسانوں کے لیے مکئی کی کاشت کی کشش بڑھی۔ پولٹری انڈسٹری کے لیے فیڈ سب سے بڑی لاگت میں شامل ہے اور مکئی اس کا اہم حصہ ہے۔ مکئی اور سویابین جیسے خام مال کی قیمتوں میں تبدیلی کا براہ راست اثر مرغیوں کے چارے کی لاگت پر پڑتا ہے۔ ایسے میں جب مکئی کی طلب ایتھنول اور پولٹری دونوں شعبوں سے بڑھتی ہے تو قیمتوں پر دباؤ بننا فطری ہے۔

بھارت اور چین مغربی ایشیائی جنگ کے خاتمے کیلئے کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں: ہلیری کلنٹن

کلنٹن نے کہا کہ چین، خاص طور پر، ایرانی توانائی پر انحصار کے پیش نظر تنازع کو بڑھنے سے روکنے میں مضبوط دلچسپی رکھتا ہے

نئی دہلی: سابق وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے پیر کو کہا کہ ہندوستان اور چین امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران کے ساتھ بڑھتے ہوئے تنازع سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنے میں مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کلنٹن نے ہیمپٹنز انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام گفتگو کے دوران کہا کہ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ٹرمپ اس سے کیسے نکل سکتے ہیں، تو میرے خیال میں اس کی کلید شاید چین اور ہندوستان ہیں۔ کیونکہ اگر آپ دیکھیں کہ ایران سے سب سے زیادہ تیل اور گیس کون خریدتا ہے تو وہ چین اور انڈیا ہیں۔ کلنٹن نے کہا کہ چین، خاص طور پر، ایرانی توانائی پر انحصار کے پیش نظر تنازع کو بڑھنے سے روکنے میں مضبوط دلچسپی رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چینیوں کی اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش میں سب سے زیادہ دلچسپی ہے۔ یہ وہی ہے جس پر میں ابھی کسی اور سے زیادہ دباؤ ڈالوں گا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا وہ چین پر ثانوی پابندیاں عائد کریں گی تاکہ بیجنگ کو بحران کے حل میں مدد کرنے پر مجبور کیا جا سکے، کلنٹن نے کہا کہ وہ اس خطرے کو فائدہ کے طور پر استعمال کریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں چینیوں کو یقینی طور پر بتاؤں گی کہ میں اس وقت تک ہوں جب تک کہ وہ ایرانیوں کو آبنائے ہرمز کو کھولنے اور کم از کم جوں کے توں واپس جانے کی کوشش کرنے میں ہماری مدد نہیں کریں گے۔ کلنٹن نے یہ بھی دلیل دی کہ امریکہ نے ایران کی سیاسی اور فوجی اسٹیبلشمنٹ کی لچک کو غلط سمجھا۔ جب کہ امریکی انٹیلی جنس نے سینئر ایرانی رہنماؤں کے خلاف حملوں کو فعال کیا تھا، اس نے کہا، قیادت کو مارنے سے ایرانی حکومت کا خاتمہ نہیں ہوا جس کی ٹرمپ انتظامیہ میں کچھ لوگوں کو توقع تھی۔ کلنٹن نے کہا کہ "یہ بہت حیرت انگیز تھا کہ آیت اللہ اور ایرانی حکومت کے علما اور عسکری اور سیاسی شاخوں کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی انٹیلی جنس تھی۔ تاہم، اس نے ایرانی حکومت کا خاتمہ نہیں کیا۔ اس کا وہ وعدہ اثر نہیں ہوا جو میرے خیال میں اس نے ٹرمپ اور ان کے بڑے مشیروں سے کیا تھا۔" انہوں نے مزید کہا کہ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ ملک کون چلاتا ہے اور معیشت کون چلاتا ہے تو یہ فوج ہے۔ اس نے دلیل دی کہ سبق فوجی دباؤ سے ہٹ کر سفارت کاری کی طرف ہونا چاہیے۔ کلنٹن نے کہا کہ ایران کے ساتھ چین اور ہندوستان کے اقتصادی تعلقات واشنگٹن کو آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے اور موجودہ کشیدگی سے پہلے موجود حالات کو بحال کرنے کے لیے تہران پر دباؤ ڈالنے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں بہترین دباؤ آئے گا اگر ٹرمپ بلسٹر کی بجائے ڈپلومیسی استعمال کرنے پر آمادہ ہوں۔ امریکہ کی سابق وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے کہا ہے کہ بھارت اور چین مغربی ایشیا (مشرق وسطیٰ) میں جاری جنگ کو ختم کرنے اور ایران کے ساتھ جاری تنازع کو سلجھانے کے لیے کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اس بحران سے نکلنے کے لیے فوجی طاقت کے بجائے سفارت کاری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

شیوسینا کا یووا سمواد (یوتھ ڈائیلاگ) ڈاکٹر شری کانت شندے نوجوانوں سے براہ راست بات چیت

مراٹھی سیکھنے سے لے کر روزگار کے مواقع سے لے کر منشیات کے خلاف جنگ تک نوجوانوں نے مکالمے کے دوران شری کانت شندے کے ساتھ مختلف مسائل اٹھائے ممبئی ،شیوسینا نے اندھیری اسمبلی حلقہ میں یووا سمواد (یوتھ ڈائیلاگ) پروگرام کا انعقاد کیا

ہر اسمبلی حلقہ میں ڈیجیٹل کلاس رومز کا مطالبہ شری کانت شندے نے نوجوانوں کی آواز کو سنجیدگی سے لیا،مراٹھی سیکھنے سے لے کر روزگار کے مواقع سے لے کر منشیات کے خلاف جنگ تک نوجوانوں نے مکالمے کے دوران شری کانت شندے کے ساتھ مختلف مسائل اٹھائے ممبئی ،شیوسینا نے اندھیری اسمبلی حلقہ میں یووا سمواد (یوتھ ڈائیلاگ) پروگرام کا انعقاد کیا،جس میں نوجوانوں کی بڑی تعداد نے پرجوش شرکت کی۔تقریب کے دوران، نوجوانوں نے ڈاکٹر شری کانت شندے سے تعلیم، اسٹارٹ اپس،مصنوعی ذہانت (AI)،مسابقتی امتحانات، آرٹس سیکٹر، اور مراٹھی زبان سیکھنے سے متعلق سوالات پوچھے۔ ڈاکٹر شری کانت شندے نے خوشگوار اور بات چیت کے ماحول میں ان کے سوالات کے جوابات دیے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ نوجوانوں کو محض ووٹ بینک کے طور پر نہیں بلکہ ان کے مستقبل کی عینک سے دیکھنا چاہیے۔اس تقریب کا اہتمام اندھیری سے شیوسینا کے ایم ایل اے مرجی پٹیل نے کیا تھا اور اس میں وزیر صنعت ادے سمنت، ایم پی رویندر وائیکر اور شیوسینا کے کئی دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مرجی پٹیل نے کہا کہ آج نوجوانوں کو شیو سینا سے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ ڈاکٹر شری کانت شندے کے جدوجہد کے سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ نوجوان یہ جاننے کے لیے بے تاب ہیں کہ کس طرح شری کانت شندے نے اپنی طبی تعلیم مکمل کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے مشکل حالات پر قابو پایا۔مرجی پٹیل نے کہا کہ انہوں نے پارٹی کو ہر گھر تک لے جانے کا عہد کیا ہے اور شیوسینا کے پیغام کو ہر گھر تک پہنچانے کا کام جاری ہے۔اس نے خود کو نچلی سطح کا کارکن بتایا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ان کے ساتھ جڑنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد عام خاندانوں اور کچی آبادیوں سے آتی ہے۔ڈاکٹر شریکانت شندے کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے ریمارک کیا کہ شندے صبح 2 بجے بھی پارٹی کارکنوں کی کالوں کا جواب دیتے ہیں۔ادے سمنت نے ڈاکٹر شریکانت شندے کی محنت اور حب الوطنی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ شریکانت شندے نے اپنی میڈیکل کی تعلیم سخت محنت سے مکمل کی اور اس میں حب الوطنی کا گہرا جذبہ ہے۔ آپریشن سندھور کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ملک پر دہشت گردانہ حملے کے بعد مناسب جواب دیا۔انہوں نے کہا کہ شری کانت شندے نے آپریشن سندھور کے پیچھے کی حقیقت کو دنیا کے سامنے ظاہر کرنے کی پہل کی۔جین برادری کو محض ووٹ بینک کے طور پر نہ دیکھا جائے ڈاکٹر شریکانت شندے نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں کے ساتھ براہ راست بات چیت کرنا ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ حکومت جین برادری کے کسی بھی مطالبے کو سنجیدگی سے سنتی ہے اور ان پر توجہ دیتی ہے۔انہوں نے ریمارک کیا کہ جب کہ کچھ لوگ جین برادری کو صرف ووٹ بینک کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان کا سیاسی استحصال کرتے ہیں، یہ حکومت کا ارادہ نہیں ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کے مستقبل پر بات کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ مکالمہ یک طرفہ ہونے کی بجائے دوطرفہ عمل ہونا چاہیے۔ یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ نوجوان اپنے مستقبل کے لیے کیا چاہتے ہیں۔آن لائن تعلیم اور مسابقتی امتحانات سے متعلق سوالات آن لائن کلاسز کے لیے زیادہ فیس کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے نوجوانوں نے پوچھا کہ حکومت معاشی طور پر پسماندہ طلبہ کے لیے کیا کر سکتی ہے۔ ایک طالب علم نے مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے آن لائن کلاسز شروع کرنے کا مشورہ دیا تا کہ مالی طور پر کمزور پس منظر کے طلبہ مہنگی کوچنگ پر انحصار کیے بغیر تیاری کر سکیں۔اس تجویز کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، ڈاکٹر شریکانت شندے نے نوٹ کیا کہ اس طرح کی کلاسیں پہلے ہی کچھ جگہوں پر شروع کی جا چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کے بعد ہر اسمبلی حلقہ میں اسی طرح کی کلاسیں شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسٹارٹ اپس اور اے آئی کے حوالے سے نوجوانوں کا جوش نوجوانوں نے کاروبار شروع کرنے اور اے آئی کے استعمال کے بارے میں بھی سوالات پوچھے۔ اس کے جواب میں، شری کانت شندے نے کہا کہ مہاراشٹرا اسٹارٹ اپ سیکٹر میں ملک میں سب سے آگے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے اے آئی کے حوالے سے ایک پالیسی بنائی ہے اور نوجوانوں کو اس شعبے میں نئے مواقع کے لیے تیار کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ایک طالب علم نے فنکاروں کے لیے روزگار اور آمدنی کے مواقع بڑھانے پر زور دیا۔ طالب علم کا کہنا تھا کہ جس طرح ڈاکٹرز اور انجینئرز معاشرے میں عزت کا حکم دیتے ہیں اسی طرح فنکار بھی پہچان اور عزت کے مستحق ہیں۔اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر شریکانت شندے نے کہا کہ اس تجویز پر ضرور غور کیا جائے گا۔ انہوں نے فنکاروں کے لیے بہتر مواقع اور احترام کو یقینی بنانے کے لیے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ یو پی کے نوجوان پوچھتے ہیں: ہم مراٹھی کیسے سیکھ سکتے ہیں؟ تقریب کے دوران، اتر پردیش سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم نے مراٹھی سیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور پوچھا کہ کیا اسے سکھانے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ شری کانت شندے نے بتایا کہ آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو مراٹھی سکھانے کی کوششیں پہلے سے ہی جاری ہیں اور نوجوانوں کے لیے بھی جلد ہی اسی طرح کے اقدامات کی کوشش کی جائے گی۔ 2014 سے پہلے اور بعد کے ادوار کو اپنے لیے جج کریں ان خدشات کو دور کرتے ہوئے کہ کچھ افراد نوجوانوں کو گمراہ کر رہے ہیں، شری کانت شندے نے کہا کہ یہ بات قابل بحث ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کچھ لوگ غلط معلومات پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں وہیں نوجوان سمجھدار اور ذہین ہوتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ دوسروں کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے یقین کرنے کے بجائے خود معلومات حاصل کریں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ 2014 سے پہلے کی مدت کا موازنہ اس کے بعد کی مدت سے کریں۔ دونوں کا موازنہ کرنے سے وہ خود ہی صحیح اور غلط میں تمیز کر سکیں گے۔ یووا سمواد (یوتھ ڈائیلاگ) پروگرام کے ذریعے شیوسینا نے نوجوانوں کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کیا۔

خطیب شہر کی دعائے خاص اور پولیس کمشنر کی گلپوشی کے ساتھ ۱۵۰۰۱/واں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کا تاریخی جلوس برآمد!

ناسک: شہر اور مضافات میں محسنِ انسانیت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا 15001 واں سالانہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی تزک و احتشام، مذہبی عقیدت اور جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔اس تاریخی سنگِ میل کے موقع پر نکالا گیا روایتی جلوسِ محمدی اپنی بے مثال شان وشوکت اور دلفریب سجاوٹ کی وجہ سے شہر کی تاریخ میں یادگار بن گیا ہے۔جلوس کے آغاز پر ناسک کے معزز پولیس کمشنر سندیپ کرنک نے خود جلوس گاہ پہنچ کر عقیدت و احترام کا مظاہرہ کیا اور خطیبِ شہر حافظ حسام الدین اشرفی کا پھولوں کا ہار پہنا کر شاندار استقبال کیا۔ پولیس کے اعلیٰ ترین افسر کی جانب سے علمائے کرام کی اس عزت افزائی اور خیر مقدمی جذبے کو مسلم برادری نے دل کھول کر سراہا اور اسے آپسی ہم آہنگی کی ایک بہترین مثال قرار دیا۔اس پُروقار استقبالیہ تقریب کے بعد، ٹھیک 4 بجے خطیبِ شہر حافظ حسام الدین اشرفی کی مخصوص دعاء کے ساتھ جلوسِ محمدی اپنی روایتی شان سے آگے بڑھا۔جلوس کی قیادت خلیفۂ شیخ اعظم حافظ حسام الدین اشرفی اور مفتی محبوب عالم رضوی نے مشترکہ طور پر فرمائی۔اس بار جلوسِ محمدی میں مذہبی، صحافتی اور سیاسی و سماجی حلقوں کی غیر معمولی نمائندگی دیکھنے کو ملی۔

مالیگاؤں کے شیداء ایجوکیشن کیمپس میں جشنِ عید میلاد النبیؐ: قرآنِ کریم کی تلاوت

سیرت مصطفیؐ اور بچوں کی دینی تربیت کا خوبصورت امتزاج

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ماہِ ربیع الاول کی مناسبت سے شہر کے شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیرِ انتظام شیداء ہائی اسکول اور شیداء ہائی اسکول اردو میڈیم میں ''جشنِ عید میلاد النبی ﷺ'' کی ایک باوقار، روح پرور اور فکر انگیز تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں قرآنِ کریم کی تلاوت، نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، سیرتِ طیبہ کے تذکرے اور بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے اہم پہلوؤں کو نہایت خوبصورت انداز میں اجاگر کیا گیا۔ تقریب میں اسکول کے ذمہ داران، اساتذہ، طلبہ و طالبات اور معزز مہمانانِ گرامی نے شرکت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ نئی نسل کو محض دنیاوی تعلیم تک محدود رکھنے کے بجائے اسے قرآن وسنت، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ، حسنِ اخلاق، محبت، ادب، خدمتِ خلق اور انسانیت کا شعور بھی عطا کیا جائے گا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد نعتِ رسولِ اکرم ﷺ نے ماحول کو عشق وعقیدت کی خوشبو سے معطر کر دیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے اس حقیقت کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ جشنِ میلاد کا حقیقی پیغام صرف محفل سجانے یا خوشی منانے تک محدود نہیں بلکہ یہ اپنی زندگی کو اس عظیم ہستی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کا عہد ہے جنہیں اللہ رب العزت نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ مقررین نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمارے لیے مکمل ضابطۂ حیات ہے؛ آپ ﷺ نے انسان کو انسان کا احترام سکھایا، کمزوروں کا سہارا بننے کی تعلیم دی، والدین کے ادب کو ایمان کا حصہ بنایا، پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت کا درس دیا، علم کی اہمیت اجاگر کی اور اخلاقِ حسنہ کو انسانی عظمت کا معیار قرار دیا۔ تقریب کی سب سے نمایاں اور قابلِ تحسین خصوصیت یہ رہی کہ اس موقع کو محض رسمی جشن کے بجائے طلبہ وطالبات کی عملی تربیت اور دینی شعور بیدار کرنے کا ذریعہ بنایا گیا۔ بچوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا سب سے خوبصورت ثبوت یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کے اخلاق کو اپنی زندگی میں جگہ دیں، سچ بولیں، وعدہ پورا کریں، بڑوں کا ادب کریں، چھوٹوں سے شفقت کریں، اپنے اساتذہ کا احترام کریں، والدین کی خدمت کریں، کسی کا دل نہ دکھائیں اور معاشرے کے ضرورت مند افراد کے لیے آسانی پیدا کریں۔ کیونکہ محبتِ رسول ﷺ صرف زبان سے اظہار کا نام نہیں، بلکہ کردار میں اس محبت کا عکس نظر آنا بھی ضروری ہے۔ مقررین نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا طالب علم ہی کل کا معمارِ قوم ہے؛ اگر اس کے ہاتھ میں کتاب کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم، اس کے ذہن میں جدید علوم کے ساتھ سیرتِ نبوی ﷺ کا شعور اور اس کے کردار میں علم کے ساتھ اخلاق پیدا ہو جائے تو یہی نسل معاشرے کی حقیقی اصلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

راہل گاندھی ملک کے اصل مسائل اٹھا رہے ہیں، عوام بھی انہیں سننا چاہتی ہے: پون کھیڑا

انہوں نے پیلٹ گن معاملے میں حکومت سے جواب مانگا اور تنازعات کو توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا

ممبئی: کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے کہا ہے کہ راہل گاندھی ملک کے اہم اور عوامی مسائل کو مسلسل اٹھا رہے ہیں اور عوام بھی ان کی بات سننا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ پہلے راہل گاندھی کو سنجیدگی سے نہ لینے کی بات کرتے تھے، انہیں اب ان کی آواز سے خوف کیوں محسوس ہو رہا ہے۔ ممبئی میں آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے پون کھیڑا نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کی جانب سے راہل گاندھی کے بارے میں دیے گئے بیان پر ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی کے خلاف اس طرح کے بیانات کا مقصد عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا ہے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ کانگریس گزشتہ ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر پیلٹ گن کس نے چلائی اور اسے چلانے کا حکم کس نے دیا۔ ان کے مطابق حکومت نے اب تک اس سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے اس معاملے کو ایوان میں نمایاں طور پر اٹھایا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ایوان میں آ کر اس معاملے پر جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت کی جانب سے ایک راکھی اشتہار میں اداکارہ کریتی سینن کے لباس پر تنقید اور راہل گاندھی کی جانب سے کریتی سینن کی حمایت کے سوال پر پون کھیڑا نے کہا کہ راہل گاندھی جہاں بھی جاتے ہیں، وہ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کھانے پینے اور اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے کے معاملے میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہونی چاہیے۔ مرہٹی زبان کے تنازع پر پون کھیڑا نے کہا کہ ہندوستان صدیوں سے بات چیت کے ذریعے آگے بڑھتا آیا ہے، جھگڑوں کے ذریعے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ملک کو لڑائی اور تنازعات کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، انہیں ملک چلانا نہیں آتا۔ ان کے بقول ایسے عناصر صرف تنازعات پیدا کر کے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ سابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) کے بیان سے متعلق سوال پر پون کھیڑا نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 15 دنوں کے دوران کئی نئے مسائل اٹھائے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسا ایک خاص معاملے کو دبانے اور عوام کی توجہ اس سے ہٹانے کے لیے کیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر سوال کیا کہ پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا تھا۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے جنریشن زی (جین زی) سے مکالمے کے پروگرام پر پون کھیڑا نے کہا کہ نوجوانوں سے بات کرنا اچھی بات ہے، لیکن انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ انتخابات قریب آئے تو حکومت کو جین زی کی یاد آ گئی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کا اصل سوال یہ ہے کہ پیلٹ گن کس نے چلائی اور اس کا حکم کس نے دیا۔ ان کے مطابق جن لوگوں کو اس سوال کا جواب دینا ہے، وہ خوف زدہ ہیں اور اسی لیے پارلیمنٹ میں آ کر جواب نہیں دے رہے۔

اکل کوا میں بزرگ استاد شاعر فیروز احمد فیروز دھولیوی کے اعزاز میں شعری نشست

اکل کوا: دھولیہ کے بزرگ استاد شاعر فیروز احمد فیروز دھولیوی کی اکل کوا آمد پر شاکر سر کے دولت کدے پر ان کے اعزاز میں ایک پروقار اور شاندار اعزازی شعری نشست کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں شعرائے کرام، اساتذہ اور ادب نواز حضرات نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز شعبۂ حفظ کے استاد حافظ اخلاق صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد معروف شاعر شاہد ٹانڈوی صاحب نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ نعتیہ کلام کے بعد شعری نشست کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ شعری نشست دو ادوار پر مشتمل رہی۔ پہلا دور نعتیہ کلام کے لیے مخصوص تھا، جس میں شعرائے کرام نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ جبکہ دوسرے دور میں غزلیہ شاعری پیش کی گئی، جس میں شعرائے کرام نے اپنا منتخب کلام پیش کر کے سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ اس موقع پر جامعہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے پرنسپل ڈاکٹر کمال الدین صاحب نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت فرمائی۔ شعری نشست کی صدارت کے فرائض جامعہ بی فارمیسی کے لیکچرار ڈاکٹر اعجاز صاحب نے انجام دیے، جبکہ نظامت کی ذمہ داری معروف شاعر الیاس عباسی نے بحسن وخوبی انجام دی۔

نبی پاک صرف انسانوں کے نہیں جانوروں کیلئے بھی رحمت للعالمین بن کر تشریف لائے

خلافت ہاؤس کے تاریخی عید میلاد النبی کے جلوس میں حضرت علامہ مفتی خلیق اشرف کا روحانی خطاب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سرکار کی آمد مرحبا آقا کی آمد مرحبا کے فلک شگاف نعروں سے ممبئی کی سڑکیں اس وقت گونج اٹھیں جب خلافت ہاؤس سے تاریخی جلوس محمدی نکالا گیا اس جلوس کا جگہ جگہ پرتپاک استقبال کیا گیا جلوس میں ڈف بجا کر عاشقان رسول کے قافلہ نے راستہ میں نعت ومنقبت پڑھی عاشقان رسول کا قافلہ مسلم اکثریتی علاقے ناگپاڑہ مدنپورہ، دو ٹانکی سمیت دیگر شاہراہوں سے گزرتا ہوا مستان تالاب پر نعت ومنقبت اور دعا پر پرامن اختتام پر پہنچا۔ جلوس سے قبل خلافت ہاؤس میں جلسہ سیرت پاک بیان کرتے ہوئے علما کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین قرار دیا اور کہا کہ آج دنیا انہیں کے صدمہ میں ملی ہے۔اس جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے مفتی حضرت علامہ خلیق اشرف پرنسپل دار العلوم اشرفیہ مظہر العلوم نے فرمایا کہ اعلان نبوت سے ۴۰ سال پہلے تک لوگ انسان ضرور تھے لیکن انسانی صفت نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی دھرتی پر دانو یعنی درندوں کو انسان بنایا میرے نبی پاک انسانوں کے لیے ہی رحمت بن کر تشریف نہیں لائے تھے بلکہ وہ جانوروں کے لیے بھی رحمت بن کر تشریف لائے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہرن مالک کے گھر حاضر ہوئے تھے ہرن نے کہا کہ اس کے دو بچے ہیں وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی اجازت چاہتی ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرن کے مالک کو کہا کہ یہ ہرن دو بچوں کی ماں ہے اور وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی اجازت چاہتی ہے اور دودھ پلا کر واپس آجائے گی اس کے بعد مالک نے کہا کہ ہرن واپس آجائے گی اس کی ضمانت کون دے گا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرن کی واپسی کی ضمانت دی اور ہرن دودھ پلا کر واپس آگئی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرن کو خریدنے کی خواہش ظاہر کی اس مالک ہرن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرن عنایت فرمائے اور پھر آپ نے اس کی رسی کھول کر اسے آزاد کروایا تو ہرن یہ کہہ اٹھی کہ آپ محمد مصطفیٰ صلہ اللہ علیہ وسلم ہوں آپ ہی مجھے آزاد کر سکتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ جانوروں پر بھی رحم کرتے تھے۔ یہ جلوس محمدی اس وقت کامیاب ہوگا جب جلوس میں انسانیت کا ثبوت دیا جائے راستہ میں اگر ایمبولینس آجائے تو اسے راستہ دیا جائے عید میلاد النبی میں فلاحی کاموں کو ترجیح دیا جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر نیک عمل کیا جائے یہی ہماری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سچی خراج عقیدت ہوگی۔ قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئر پرسن سچن اہیر نے کہا کہ حضور ﷺ نے امن کا پیغام عام کیا ہے وہ عدل و انصاف انسانیت کے علمبردار ہیں جلوس عید میلاد النبی میں بھائی چارگی امن کے پیغام کو عام کیا جاتا ہے اور اتحاد کو فروغ پہنچتا ہے، ہم مختلف ضرور ہے ہمارے عبادت کے طریقے منفرد ہے لیکن ہمارا وطن ایک ہے اور یکجہتی کو فروغ دینا ہی ہمارا مقصد ہے۔ رکن پارلیمان کانگریس سینئر لیڈر عمران پرتاپ گڑھی نے شعر سے اپنی گفتگو شروع کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں احترام کے قابل ہے جتنے لوگ میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ کے بعد عمران پڑتاپ گڑھی نے خلافت تحریک کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ خلافت تحریک کے ساتھ گاندھی جی نے مل کر تحریک عدم تعاون شروع کی تھی۔

ایکشن موڈ میں شری کانت شندے دیہی اور شہری علاقوں کے ۲۵۰ ر سے زیادہ نوجوان عوامی نمائندوں کے ساتھ براہ راست مکالمے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) جین زنی ،جین الفا اور نوجوانوں کی ابھرتی ہوئی ذہنیت، ضرورتوں اور خواہشات کو سمجھنے اور انہیں شیوسینا سے جوڑنے کے لیے پارٹی نے 'مشن جنرل زیڈ' شروع کیا ہے۔ اس اقدام کے ایک حصے کے طور پر، ممبئی میں میونسپل کارپوریشنوں اور میونسپل کونسلوں کے منتخب نوجوان کارپوریٹروں اور کونسلروں (20 سے 30 سال کی عمر کے) کے لیے ایک 'یوتھ پبلک ریپریزنٹیٹوز ڈائیلاگ کیمپ' کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں مہاراشٹر کے دیہی اور شہری علاقوں کے 250 سے زیادہ نوجوان عوامی نمائندوں نے حصہ لیا۔ شیوسینا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور 'سنسد رتن' (پارلیمنٹ کامنی) ایم پی ڈاکٹر شری کانت شندے نے تمام نوجوان نمائندوں سے بات چیت کی اور انہیں رہنمائی فراہم کی۔ کیمپ کے دوران، نوجوانوں کو درپیش چیلنجز، ان کی توقعات، تعلیم، روزگار، حکومتی اسکیموں اور پالیسیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی حکمت عملی کے بارے میں گروپ سیشنز اور پریزنٹیشنز کے ذریعے تبادلہ خیال کیا گیا۔ نوجوان نمائندوں نے اپنے حلقوں کے مسائل اور شہریوں کی توقعات پر بھی روشنی ڈالی۔ نوجوان نمائندوں سے براہ راست بات چیت کرتے ہوئے، ڈاکٹر شریکانت شندے نے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ آج کے نوجوان سیاست دانوں اور حکومت سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ بات چیت میں اس بات پر بھی توجہ مرکوز کی گئی کہ نوجوانوں کو درپیش مسائل کو کیسے حل کیا جائے اور ان کے بہتر مستقبل کو یقینی بنانے کے لیے ان کی تجاویز کو کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نوجوان نمائندوں نے تعلیم سے لے کر روزگار تک کے مختلف اہم مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے اپنے علاقوں میں درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تجاویز پیش کیں۔ ڈاکٹر شری کانت شندے نے زور دیا کہ نئی نسل کے ساتھ بات چیت میں شامل ہونا بالکل ضروری ہے۔ نوجوانوں کے جذبات، ضروریات اور توقعات کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لیے دوطرفہ مکالمہ ضروری ہے۔ آج کی بحث میں جنرل زیڈ کو درپیش مسائل اور نوجوان نسل کی ضروریات پر توجہ مرکوز کی گئی۔ آنے والے دنوں میں اس بات چیت کو مزید وسعت دی جائے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوانوں کی تعلیم، روزگار اور مستقبل کے امکانات کے حوالے سے تجاویز اہم ہیں۔ ان نوجوانوں کے نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے تجاویز کو حکومتی سطح پر پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ 'یوتھ عوامی نمائندہ ڈائیلاگ کیمپ' کا بنیادی مقصد نوجوان رہنماؤں کو اپنے حلقوں کے نوجوانوں اور شہریوں کے ساتھ مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے، ان کے مسائل کو سمجھنے اور حکومت تک ان مسائل کو مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے تیار کرنا ہے۔ شیو سینا مستقبل میں اس طرح کے پروگراموں کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ جنرل زیڈ اور نوجوانوں کی آبادی کے ساتھ تعلق کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔ شیوسینا کے کئی عہدیداروں نے ورکشاپ میں شرکت کی، جن میں ریاستی وزیر یوگیش کدم، مہاراشٹرا آلودگی کنٹرول بورڈ کے چیئرمین سدھیش کدم، سکریٹری بھاؤ صاحب مورے، سنجے مورے، آرگنائزر آنند پرانجپے، اور قومی شریک ترجمان شائنا این سی شامل ہیں۔ شریکانت شندے دیہی اور شہری علاقوں کے 250 سے زیادہ نوجوانوں کے نمائندوں کے ساتھ براہ راست بات چیت میں مصروف ہیں۔ تقریب کے دوران، شری کانت شندے نے دیہی اور شہری علاقوں کے 250 سے زیادہ نوجوانوں کے نمائندوں کے ساتھ براہ راست بات چیت کی، جو نوجوان نسل کی ذہنیت، چیلنجوں اور توقعات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ نمائندے مختلف گروپوں میں تقسیم تھے۔ 19 گروپوں میں نوجوانوں کے نمائندوں نے اپنے اپنے علاقوں میں نوجوانوں کے مسائل اور ضروریات پر کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے استحکام اور جمعیۃ کے کاموں کو مزید وسعت دینے پر زور

عثمان آباد میں جمعیۃ علماء کی دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس سے مولانا ندیم صدیقی کا خطاب

عثمان آباد: جمعیۃ علماء ضلع عثمان آباد کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بیداری مہم کے عنوان سے ایک اہم اجلاس مدرسہ احیاء العلوم، ملی کالونی، عثمان آباد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں ضلع عثمان آباد کے مختلف تعلقہ جات سے جمعیۃ علماء کے اراکین، ذمہ داران اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز محمد عمار بن اسماعیل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ محمد اویس نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء ضلع عثمان آباد کے صدر مولانا ایوب صاحب نے استقبالیہ وتمہیدی کلمات پیش کرتے ہوئے اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور ضلع میں جمعیۃ علماء کی سرگرمیوں اور گزشتہ کارگزاری سے شرکاء کو واقف کرایا۔ اس موقع پر صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے ''دینی تعلیمی بیداری مہم'' کے عنوان پر تفصیلی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ انہوں نے دینی تعلیم کی اہمیت، نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت، قرآن کریم اور بنیادی دینی مسائل کی تعلیم اور ہر بستی و محلے میں دینی مکاتب کے قیام و استحکام کی ضرورت پر خصوصی توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، اس لیے مکاتبِ دینیہ کو منظم، فعال اور مؤثر بنانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اجلاس میں شریک تمام اراکین وذمہ داران کو جمعیۃ علماء کے کاموں کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانے اور پوری دلجمعی، اخلاص اور باہمی تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کی ترغیب دی۔ انہوں نے خصوصاً دینی تعلیمی بیداری مہم کو ضلع کے ہر تعلقہ، شہر، گاؤں اور بستی تک پہنچانے اور عوام میں دینی تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے پر زور دیا۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض مولانا شوکت صاحب نے بحسن وخوبی انجام دیے، جبکہ مفتی رحمت اللہ صاحب نے تمام شرکاء، ذمہ داران اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں ضلع عثمان آباد کے مختلف تعلقہ جات سے جمعیۃ علماء کے اراکین وذمہ داران کے علاوہ مولانا عمران صاحب مسعود بھائی، الیاس بھائی، خلیل پٹھان، خلیفہ قریشی، ایاز بھائی، اسماعیل بھائی اور نگر سیوک سمیت متعدد معززین نے شرکت کی۔ آخر میں صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء نے دینی تعلیمی بیداری مہم کو کامیاب بنانے، مکاتبِ دینیہ کو مضبوط کرنے اور جمعیۃ علماء کے دعوتی واصلاحی کاموں کو مزید منظم انداز میں آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ دینی تعلیم کا فروغ، مکاتب کا استحکام، اور جمعیۃ کے کاموں کو وسعت دینا مسلم معاشرے کی نظریاتی اور اخلاقی بقا کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ان تینوں مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل عملی اقدامات اور حکمت عملیوں پر زور دیا جانا ضروری ہے: دینی بنیادی علوم (قرآن، حدیث، فقہ) کے ساتھ ساتھ بچوں کو بنیادی عصری علوم، اخلاقیات اور ڈیجیٹل دور کے چیلنجز سے نمٹنے کی تربیت دی جائے۔ ایسے مرد وخواتین جو بچپن میں دینی تعلیم حاصل نہیں کر سکے، ان کے لیے مساجد میں ہفتہ وار یا شام کے معلوماتی سیشنز اور قرآن فہمی کی کلاسز کا انعقاد کیا جائے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

انتونیو غطریس نے غزہ اور سوڈان میں قحط کی تصدیق کو ’شرمناک سنگ میل‘ قرار دیا

انہوں نے شہریوں کو خوراک اور پانی سے محروم کرنے کی روک تھام اور غذائی نظام کے تحفظ کیلئے اقوام متحدہ کی قرارداد ۲۴۱۷ر پر مکمل عمل درآمد کا مطالبہ بھی کیا

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو غطریس نے سوڈان اور غزہ میں قحط کی تصدیق کو عالمی غذائی بحران کا شرمناک سنگِ میل قرار دیتے ہوئے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ قحط کے باضابطہ اعلان کا انتظار کرنے کے بجائے پیشگی اقدامات کرے۔ انہوں نے شہریوں کو خوراک اور پانی سے محروم کرنے کی روک تھام اور غذائی نظام کے تحفظ کیلئے اقوام متحدہ کی قرارداد ۲۴۱۷ر پر مکمل عمل درآمد کا مطالبہ بھی کیا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو غطریس نے منگل کو سلامتی کونسل کے اجلاس کے دوران سوڈان اور غزہ پٹی میں قحط کی تصدیق کو عالمی غذائی عدم تحفظ کے حوالے سے ایک ’’شرمناک سنگِ میل‘‘ قرار دیا۔ غطریس نے بتایا کہ ۲۰۲۵ء میں نہ صرف دوسری جنگِ عظیم کے بعد مسلح تنازعات کی تعداد بلند ترین سطح پر پہنچ گئی بلکہ عالمی سطح پر بھوک بھی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی، جبکہ کم از کم ۲۶ر کروڑ ۶۰ر لاکھ افراد شدید غذائی عدم تحفظ کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خوراک کے شدید بحران سے دوچار ۱۳ر اہم ترین علاقوں میں سے ۱۲ر میں تشدد بدستور بھوک کی بنیادی وجہ ہے۔ عالمی غذائی پروگرام (WFP) کے قائم مقام ایگزیکٹو ڈائریکٹر کارل اسکاؤ نے عالمی سطح پر جنگوں اور غذائی قلت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہا، ’’آبنائے ہرمز میں لنگر انداز ایک آئل ٹینکر کا مطلب سوڈان کے ایک بچے کیلئے روزانہ ایک کھانا کم ہونا ہو سکتا ہے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ سوڈان میں فروری کے بعد بنیادی غذائی اشیا کی قیمتوں میں تقریباً ۴۰ر فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اسکاؤ نے ’’تین اہم بحری راستوں کے بحران‘‘ کا تصور پیش کیا، جس میں آبنائے ہرمز، بحیرۂ احمر اور بحیرۂ اسود شامل ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ آبنائے ہرمز میں پابندیوں کے باعث کھاد کی دستیابی میں شدید کمی آئی ہے، حالانکہ دنیا کی تقریباً ایک تہائی کھاد کی تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے۔ ایران میں جنگ شروع ہونے کے بعد تیل کی قیمتوں میں ۳۶ر فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آبنائے استنبول کے ذریعے اناج کی ترسیل میں گزشتہ سال کے مقابلے میں ۴۰ر فیصد کمی آئی ہے، جس کے باعث صومالیہ جیسے درآمدات پر انحصار کرنے والے ممالک کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ غطریس نے اعتماد سازی کیلئے محدود مدت پر مشتمل ایک اقدام کی تجویز دی، جس کے تحت ابتدا میں کھاد لے جانے والے بحری جہازوں کی غیر جانبدارانہ تصدیق اور رجسٹریشن پر توجہ دی جائے گی۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ یہ طریقہ کار عملی سہولت فراہم کرنے کیلئے ہے اور اسے خطے میں بحری آمدورفت کے حقوق کی مکمل بحالی کا متبادل نہیں سمجھا جا سکتا۔ ایکشن اگینسٹ ہنگر کی چیف ایگزیکٹو پیرین بینوا نے بتایا کہ اپریل ۲۰۲۳ء سے سوڈان میں غذائی نظام پر ۹۰۰ر سے زائد حملے ہو چکے ہیں، جن میں بازاروں پر بمباری اور مویشیوں کی لوٹ مار بھی شامل ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سوڈان میں عورت ہونا بھوک کا شکار ہونے کے امکان کا ایک ’’اعداد و شمار کے لحاظ سے اہم اشارہ‘‘ بن چکا ہے۔ بینوا نے غذائی قلت کی شدت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خوراک تک رسائی ختم ہونے کے صرف تین ہفتوں کے اندر بچے اعضا کی ناکامی اور شدید جسمانی کمزوری کا شکار ہونا شروع ہو سکتے ہیں۔ غطریس نے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ قحط کے باضابطہ اعلان کا انتظار کرنے کے بجائے پیشگی اور مؤثر اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا، ’’ہم قحط یا تباہ کن حالات کی باضابطہ تصدیق کا انتظار نہیں کر سکتے۔‘‘ انہوں نے اقوام متحدہ کی قرارداد ۲۴۱۷ر پر مکمل عمل درآمد کی تجویز دی تاکہ شہریوں کو خوراک اور پانی سے محروم کرنے کی روک تھام کی جا سکے۔ انہوں نے کھیتوں، بندرگاہوں اور خوراک ذخیرہ کرنے کی مارکیٹوں کے تحفظ کا بھی مطالبہ کیا اور ان افراد کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی تجویز دی جو غیر قانونی طور پر انسانی امداد کی رسائی روک رہے ہیں۔ اسکاؤ نے غزہ میں صورتحال کے حوالے سے ’’امید کی ایک ہلکی سی کرن‘‘ کا ذکر کیا، تاہم خبردار کیا کہ افغانستان میں فنڈز کی کمی کے باعث عالمی غذائی پروگرام غذائی قلت کا شکار ہر سات بچوں میں سے چھ کو امداد فراہم کرنے سے قاصر ہے۔

عملیت پسندی اور شدت پسندی کے درمیان پھنسے طارق رحمان

بھارت سے تعلقات پر اہم امتحان

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان ایک ایسے وقت میں اپنی خارجہ پالیسی کے اہم امتحان سے گزر رہے ہیں جب ان کی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے اندر بھارت کے ساتھ عملی تعلقات کے حامی رہنماؤں اور سخت گیر عناصر کے درمیان اختلافات نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق، 17 سالہ جلاوطنی کے بعد وطن واپس آنے والے طارق رحمان نے خود کو ایک پختہ اور عملیت پسند رہنما کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی، تاہم وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے نئی دہلی کے دورے کی دعوت قبول نہ کرنا ایک اہم سفارتی موقع کے ضیاع کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بی این پی کے بعض مشیر بھارت کو نظرانداز کرتے ہوئے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی حکمت عملی کے حامی ہیں۔ اس کے برعکس پارٹی کے کئی سینئر رہنما اس حقیقت سے واقف ہیں کہ جغرافیہ، تجارت، توانائی اور اقتصادی ضروریات کے باعث بھارت کے ساتھ مستحکم تعلقات بنگلہ دیش کے مفاد میں ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ جماعت اسلامی اور بی این پی کے سخت گیر حلقے بھارت سے متعلق پالیسی پر اپنا اثر بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بی این پی کے عملیت پسند رہنماؤں کا خیال ہے کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حوالگی کو بھارت کے ساتھ تعلقات کا مرکزی یا فیصلہ کن مسئلہ بنانا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بنگلہ دیش کو توانائی اور بجلی کے بڑھتے ہوئے مسائل سمیت متعدد اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے، جن سے نمٹنے کے لیے بھارت کے ساتھ تعاون کو اہم سمجھا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود بی این پی کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد کسی سینئر وزیر نے اب تک بھارت کا باقاعدہ دورہ نہیں کیا۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان گزشتہ برسوں میں اقتصادی اور رابطہ کاری کے شعبوں میں وسیع تعاون ہوا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان 1965 سے پہلے کے چھ ریلوے رابطے بحال کیے گئے، جبکہ سڑک، آبی راستوں اور بندرگاہوں کے ذریعے رابطوں میں بھی اضافہ ہوا۔ چٹگرام اور مونگلا بندرگاہوں کے استعمال کے معاہدے اور بھارت بنگلہ دیش فرینڈشپ پائپ لائن نے بھی دوطرفہ تعاون کو مزید وسعت دی ہے۔ ترقیاتی تعاون کے تحت بھارت نے بنگلہ دیش کے لیے تین لائنز آف کریڈٹ کے ذریعے مجموعی طور پر تقریباً 8 ارب ڈالر فراہم کیے ہیں، جن میں ریلوے، سڑکوں، بجلی، صحت، تعلیم، شپنگ اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے منصوبے شامل ہیں۔ اس اعتبار سے بنگلہ دیش بھارت کا سب سے بڑا ترقیاتی شراکت دار بن چکا ہے۔ تجزیے کے مطابق طارق رحمان کے سامنے اب بنیادی انتخاب یہ ہے کہ وہ سخت گیر سیاسی دباؤ کو ترجیح دیتے ہیں یا بھارت کے ساتھ اقتصادی اور اسٹریٹجک تعاون کی عملی ضرورت کو۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ابھی بھی دیر نہیں ہوئی اور بنگلہ دیشی وزیر اعظم نئی دہلی کا دورہ کر کے دونوں ممالک کے تاریخی، ثقافتی اور اقتصادی تعلقات کو آگے بڑھانے کا واضح پیغام دے سکتے ہیں۔

نیپال میں اچانک تباہ کن سیلاب کے بعد اتر پردیش اور بہار میں ہائی الرٹ

حکام نے زیریں علاقوں میں پانی کے بھاری بہاؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی ممکنہ صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔

بدھ کو نیپال کے دریائے بھوٹے کوسی میں اچانک آنے والے تباہ کن سیلاب نے نوواکوٹ اور دھاڈنگ اضلاع کو تباہ کر دیا، جس نے ہندوستان کی ریاستوں بہار اور اتر پردیش میں الرٹ کی صورتحال پیدا کر دی، جہاں حکام نے نگرانی اور احتیاطی تدابیر میں شدت پیدا کر دی۔ دریائے بھوٹے کوسی، دریائے کوسی نظام کا ایک بالائی معاون دریا ہے، جو نیپال سے بہنے کے بعد شمالی بہار کے ضلع سپول میں داخل ہوتا ہے۔ ہندوستانی حکومت نے نیپال-چین سرحد کے قریب مشتبہ گلیشیئل جھیل پھٹنے کے باعث سیلاب (GLOF) کی سرگرمیوں کے درمیان، ہندوستانی سرحد سے تقریباً ۱۶۰ر کلومیٹر دور فرکے کھولا میں نیپال کے دریائے تریشولی کی پانی کی سطح میں اچانک اضافے کی اطلاع کے بعد ایک ایڈوائزری جاری کی۔ ایڈوائزری میں کہا گیا کہ سیلاب کی لہر زیریں علاقوں میں دریائے گنڈک کی طرف بڑھنے کی توقع ہے، تاہم اس کے سفر کے دوران اس کی شدت میں کمی آنے کا امکان ہے۔ دریں اثنا، اتر پردیش اور بہار کے حکام نے زیریں علاقوں میں پانی کے بھاری بہاؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی ممکنہ صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ واضح رہے کہ نیپال سے بہار میں کئی بڑے دریا بہتے ہیں، جن میں خاص طور پر دریائے گنڈک (جسے نارائنی بھی کہا جاتا ہے) اور دریائے کوسی شامل ہیں۔ یہ دریا ہمالیہ اور تبت سے نکلنے کے بعد ہندوستانی میدانی علاقوں میں داخل ہوتے ہیں۔ سیلاب کے الرٹ کے درمیان بہار نے ایڈوائزری جاری کی۔ وزیر اعلیٰ نے صحافیوں کو بتایا، ’’ایک اعلیٰ سطحی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ چیف سیکریٹری اور ڈی جی پی اس کی نگرانی کر رہے ہیں، اور میں بھی فوری طور پر میٹنگ کر رہا ہوں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں خود وہاں جاؤں گا۔‘‘ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک سرکاری بیان میں کہا گیا، ’’نیپال میں دریائے گنڈک کے بالائی طاس میں اچانک سیلاب اور پانی کے بہاؤ میں اچانک اضافے کے امکان کے سبب بہار میں صورتحال کی نگرانی کی جا رہی ہے۔‘‘ بعد ازاں انتظامیہ نے ایک ہدایت بھی جاری کی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ گھبرائے بغیر چوکنا رہیں اور سرکاری ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ ہدایات میں کہا گیا، ’’عوام کو گھبرانا نہیں چاہیے، لیکن انتہائی احتیاط برتنی چاہیے۔ دریائے گنڈک کے کنارے اور نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگ غیر ضروری طور پر دریا کے قریب نہ جائیں۔ کسی بھی افواہ کو نظرانداز کریں اور صرف انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ سرکاری معلومات پر بھروسہ کریں۔ پانی کی سطح میں اضافے یا کسی اور انتباہ کی صورت میں، انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر فوری عمل کریں۔‘‘ بہار کے اضلاع مشرقی چمپارن، مغربی چمپارن، گوپال گنج اور مظفر پور میں حکام نے تیاریوں میں اضافہ کیا، جس میں کمزور علاقوں سے رہائشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا بھی شامل ہے۔ بہار میں ممکنہ سیلاب کے خطرے کے پیش نظر، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے فون پر بات کی۔

تبت میں نسلی انضمام کی مہم تیز، تبتی شناخت اور ثقافت پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ

لہاسا: چین نے تبت میں مختلف نسلی گروہوں کے درمیان انضمام کو فروغ دینے کی اپنی مہم مزید تیز کر دی ہے، جس کے تحت تبتی علاقوں میں قومی یکجہتی، مشترکہ چینی شناخت اور مرکزی حکومت سے وابستگی کو مضبوط بنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکام تبت میں ’’چینی قوم کی مشترکہ شناخت‘‘ کے تصور کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس پالیسی کے تحت تعلیم، ثقافت، زبان اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے تبتی باشندوں، خصوصاً نوجوان نسل، کو وسیع تر چینی قومی شناخت سے جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مہم میں اسکولوں اور تعلیمی اداروں کا کردار بھی اہم بنایا گیا ہے، جہاں مینڈارن زبان کے استعمال اور حب الوطنی پر مبنی تعلیم پر زور بڑھایا گیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ایسی پالیسیاں بتدریج تبتی زبان، مذہبی روایات اور منفرد ثقافتی شناخت کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور تبتی حلقوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بیجنگ جسے نسلی اتحاد اور ترقی کی پالیسی قرار دیتا ہے، وہ عملی طور پر تبتی معاشرے کو چینی اکثریتی ثقافت میں ضم کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ان کے مطابق تبت میں مذہبی آزادی، مقامی زبان اور ثقافتی روایات کے تحفظ کے لیے زیادہ گنجائش ضروری ہے۔

چین میں اے آئی کا بجلی بحران

ڈیٹا سینٹرز کی توانائی طلب ۲۰۳۰ر تک چار گنا بڑھنے کا خدشہ

بیجنگ: مصنوعی ذہانت کی تیز رفتار دوڑ چین کے توانائی نظام کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتی جا رہی ہے۔ اندازوں کے مطابق ملک کے ڈیٹا سینٹرز کی بجلی کی طلب 2030 تک بڑھ کر تقریباً 774 ٹیراواٹ آور تک پہنچ سکتی ہے، جس سے بجلی کے گرڈ، پانی کے وسائل اور چین کے ماحولیاتی اہداف پر شدید دباؤ پڑنے کا خدشہ ہے۔ چین اے آئی اور ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ میں عالمی برتری حاصل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر ڈیٹا سینٹرز تعمیر کر رہا ہے۔ تاہم یہ توسیع انتہائی توانائی طلب ہے۔ عالمی سطح پر بھی ڈیٹا سینٹرز کی بجلی کھپت 2030 تک تقریباً 945 ٹیراواٹ آور تک پہنچنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ چین کی متوقع طلب کتنی غیر معمولی ہو سکتی ہے۔ مسئلہ صرف بجلی کی مقدار کا نہیں بلکہ اس کے ذرائع کا بھی ہے۔ اگرچہ چین نے شمسی اور ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے، کوئلہ اب بھی اس کے توانائی نظام کا بڑا حصہ ہے۔ 2026 کی پہلی ششماہی میں بھی چین کی تقریباً نصف بجلی کوئلے سے پیدا ہوئی، جبکہ بڑھتی ہوئی ڈیٹا سینٹر طلب مجموعی کوئلے کی کھپت میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ چین مغربی اور نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں بھی بڑے کمپیوٹنگ مراکز قائم کر رہا ہے، لیکن ان میں سے بعض علاقے پہلے ہی پانی کی قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ ڈیٹا سینٹرز کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے پانی کی ضرورت مقامی وسائل پر مزید دباؤ ڈال سکتی ہے۔ یہ صورتحال بیجنگ کے لیے ایک واضح تضاد پیدا کرتی ہے: ایک طرف چین خود کو سبز توانائی اور ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف عالمی رہنما کے طور پر پیش کرتا ہے، دوسری طرف اے آئی کی دوڑ میں اس کی تیز رفتار توسیع بجلی، کوئلے اور پانی کی نئی اور بھاری طلب پیدا کر رہی ہے۔ اگر صاف توانائی اور گرڈ انفراسٹرکچر اسی رفتار سے نہ بڑھے تو چین کی اے آئی ترقی کی قیمت اس کے ماحول اور توانائی نظام کو ادا کرنا پڑ سکتی ہے۔

جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر تبتیوں کا احتجاج

جنیوا: سوئٹزرلینڈ میں مقیم تبتیوں نے جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر پرامن مظاہرہ کرتے ہوئے تبت میں چین کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ مظاہرہ تبتی کارکن لوبگا رنگزین کی خودسوزی کے 49ویں دن کی مناسبت سے منعقد کیا گیا تھا۔ مظاہرین پہلے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر پیلیے ولسن کے سامنے جمع ہوئے اور بعد میں مارچ کرتے ہوئے پیلیے دی نیشنز پہنچے۔ شرکا نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے اور تبت میں چین کی نئی ’’نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ سے متعلق قانون‘‘ کے خلاف نعرے لگائے۔ تبتی تنظیموں کا الزام ہے کہ یہ قانون تبت کی منفرد ثقافتی، لسانی اور مذہبی شناخت کو کمزور کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ لوبگا رنگزین، جن کا اصل نام لوبسانگ پالڈن تھا، نے 2 جولائی کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے باہر خودسوزی کی تھی۔ واقعے سے قبل جاری اپنے پیغام میں انہوں نے تبت کی صورتحال اور نئی چینی پالیسیوں پر احتجاج کیا تھا۔ مرکزی تبتی انتظامیہ نے ان کی موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ساتھ ہی تبتیوں سے اپنی جانوں کی حفاظت کرنے اور خودسوزی سے گریز کرنے کی اپیل کی تھی۔ جنیوا کے احتجاج میں آفس آف تبت کی نمائندہ تھنلے چکی، ریکون خانقاہ کے ایبٹ، دلائی لامہ کے سابق خصوصی ایلچی کیلسانگ گیالٹسن اور سوئٹزرلینڈ کی مختلف تبتی برادریوں کے افراد شریک ہوئے۔ مقررین نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے تبت میں انسانی حقوق، مذہبی آزادی، زبان اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔

بلوچستان میں مسلح افراد کے حملے میں چار کارکن جاں بحق

کوئٹہ: پولیس نے بتایا کہ پاکستان کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان میں سڑک کی تعمیر کے ایک منصوبے پر نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے چار مزدور ہلاک ہو گئے۔ پنجاب سے روزگار کے لیے آنے والے مزدوروں پر پیر کو سرنان کے قریب حملہ کیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ حملہ آور موٹر سائیکلوں پر آئے اور علاقے سے فرار ہونے سے پہلے فائرنگ کی۔ کسی گروپ نے حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ سرنان میں تین دنوں کے اندر فائرنگ کا دوسرا بڑا سیکیورٹی واقعہ تھا۔ جمعہ کو مسلح افراد نے علاقے میں ایک پولیس سٹیشن پر دھاوا بولا، پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنایا اور عمارت کے اندر دھماکہ خیز مواد نصب کرنے اور دھماکہ کرنے سے پہلے دستاویزات اور آلات کو نقصان پہنچایا۔ اس حملے میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے، لیکن اسٹیشن کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ پولیس نے کہا کہ اگست کے آغاز سے بلوچستان بھر میں الگ الگ واقعات میں آٹھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جو وسائل سے مالا مال صوبے میں سیکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو اجاگر کرتے ہیں۔ تازہ ترین تشدد بلوچستان میں عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافے کے درمیان سامنے آیا ہے۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار کنفلیکٹ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز کے ماہانہ جائزے کے مطابق، صوبے میں اموات جون میں 109 سے بڑھ کر جولائی میں 372 ہو گئیں، جو کہ تقریباً 241 فیصد اضافہ ہے۔ اسی عرصے کے دوران سیکیورٹی فورسز کی ہلاکتیں چھ سے بڑھ کر 62 ہو گئیں، جب کہ عسکریت پسندوں کی ہلاکتیں 75 سے بڑھ کر 238 ہو گئیں۔ عام شہریوں کی اموات بھی 28 سے بڑھ کر 54 ہو گئیں، جب کہ مقامی امن کمیٹیوں کے 18 ارکان مارے گئے۔

بنگلہ دیش کے رنگپور میں ہندو خاندان کے چار افراد کا بہیمانہ قتل کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے شہر رنگپور کے کمال کچھنا علاقے میں ایک ہی ہندو خاندان کے چار افراد کے بہیمانہ قتل کے بعد واقعے کی غیر جانبدار اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مقتولین میں 65 سالہ ریٹائرڈ استاد گنپتی چکرورتی، ان کی اہلیہ پریتی لتا چکرورتی، 25 سالہ بیٹی آگامی چکرورتی اور 13 سالہ بیٹا آیوش چکرورتی شامل ہیں۔ پولیس نے ابتدا میں واقعے کو ڈکیتی سے جوڑا تھا، تاہم بعد میں دعویٰ کیا کہ سدھارتھ داس اور مگدھا داس نامی دو نوجوانوں نے منشیات کے استعمال سے روکے جانے پر خاندان کے چاروں افراد کو قتل کیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان نے دورانِ تفتیش جرم میں ملوث ہونے کا اعتراف بھی کیا ہے۔ تاہم مقتولین کے رشتہ داروں نے پولیس کی اس وضاحت پر سوالات اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ دو افراد کے ہاتھوں پورے خاندان کے قتل کا بیان قابل اعتماد دکھائی نہیں دیتا۔ فرانس میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم جسٹس میکرز بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ مقتولین کی مذہبی شناخت، پولیس کے ابتدائی اور بعد کے بیانات میں تبدیلی اور اہل خانہ کے اعتراضات کے پیش نظر واقعے کی آزاد، غیر جانبدار اور سائنسی بنیادوں پر تحقیقات ضروری ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج، موبائل ڈیٹا، فرانزک شواہد، پوسٹ مارٹم رپورٹس اور دیگر مادی ثبوتوں کی مکمل جانچ کی جائے۔ تنظیم نے حالیہ اقوام متحدہ کی اس رپورٹ کا بھی حوالہ دیا جس میں القاعدہ ان دی انڈین سب کانٹینینٹ (AQIS) کی جانب سے بنگلہ دیش میں سیلز قائم کرنے کی ممکنہ کوششوں پر تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ تاہم تنظیم نے واضح کیا کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ رنگپور کے قتل کو AQIS یا کسی دوسرے شدت پسند گروہ سے براہ راست نہیں جوڑتی۔ اس کا کہنا ہے کہ ممکنہ مذہبی انتہا پسندی یا شدت پسند روابط سمیت تمام پہلوؤں کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ تنظیم نے بنگلہ دیشی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اصل قاتلوں، منصوبہ سازوں اور ممکنہ سہولت کاروں کو ان کی سیاسی یا مذہبی شناخت سے قطع نظر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور یہ بھی یقینی بنایا جائے کہ کسی بے گناہ شخص کو اصل مجرموں کو بچانے کے لیے قربانی کا بکرا نہ بنایا جائے۔

چین کے ہیکرز ڈیپ سیک کو حملوں کیلئے استعمال کرتے ہیں

چینی ہیکرز ڈیپ سیک اور دیگر اوپن سورس مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کو اپنے آپریشنز میں ضم کرنے کے بعد حملوں کو تیز کر رہے ہیں

بیجنگ رتائی پئی: چینی ہیکرز ڈیپ سیک اور دیگر اوپن سورس مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کو اپنے آپریشنز میں ضم کرنے کے بعد حملوں کو تیز کر رہے ہیں، جو حملہ آوروں کی بیرون ملک اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے بنیادی اے آئی ٹولز کا فائدہ اٹھانے کی صلاحیت کو اجاگر کر رہے ہیں۔ تائیوان کی ایک تحقیقی فرم ٹیم T5 کے مطابق، ریاست سے وابستہ سائبر گروپس نے جب سے AI کو دنیاوی کام سونپنا شروع کیے اور اسے جدید نقصان دہ سافٹ ویئر تیار کرنے کے لیے استعمال کرنا شروع کیا تو انہوں نے کیے جانے والے حملوں کی تعداد کو دوگنا کر دیا۔ محققین کا کہنا تھا کہ استعمال شدہ AI ماڈل کی شناخت کرنا ہمیشہ ممکن نہیں تھا، لیکن عام طور پر ڈیپ سیک کی پیشکشیں ملک میں ہیکرز میں اپنی اعلیٰ کارکردگی اور اپنی مرضی کے مطابق ہونے کی صلاحیت کی وجہ سے مقبول ہیں۔ امریکی قومی سلامتی کے عہدیداروں کے درمیان انتھروپک اور اوپن اے آئی کے اعلیٰ درجے کے ماڈلز کی خودمختار صلاحیتوں کو لے کر بے چینی بڑھ رہی ہے جب کہ ہائی پروفائل واقعات کی ایک سیریز کے بعد یہ ماڈلز آزمائشی ماحول سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ محققین کا کہنا ہے کہ تجربہ کار چینی ہیکرز اپنی سرگرمیوں کو بڑھانے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے بہت کم قابل AI استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ ملک میں تیار کردہ دیگر ماڈلز زیادہ طاقتور ہیں - بشمول مون شاٹ کا بریک آؤٹ Kimi K3 ماڈل - ہیکرز ڈیپ سیک کی نسبتاً کمزور سائبر سیکیورٹی رکاوٹوں اور چلانے کی کم لاگت کی طرف راغب ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے ابھی تک Kimi K3 سے متعلق ایک واقعہ ریکارڈ کرنا ہے، جس کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ ہیکرز کے لیے اسے چلانا ممنوعہ طور پر مہنگا ہے۔ ٹیم ٹی 5 کے چیف تجزیہ کار چارلس لی نے کہا، ڈیپ سیک چینی ہیکرز کے لیے انتخاب کا اے آئی ہے کیونکہ یہ بہت کم سائبر گارڈ ریلز کے ساتھ نسبتاً طاقتور ہے۔ مغربی ماڈلز کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے، لیکن ان کے گارڈ ریلز زیادہ سخت ہوتے ہیں اور ان کو نظرانداز کرنے کے لیے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

فرانس نے کراچی میں قونصل خانہ مستقل طور پر بند کر دیا

کراچی: کراچی میں فرانس کا قونصلیٹ جنرل 50 سال کی سروس کے بعد اپنے دروازے مستقل طور پر بند کر رہا ہے۔ اس بات کا اعلان پاکستان میں فرانس کے سبکدوش ہونے والے سفیر نکولس گیلے نے منگل کو کراچی کونسل آف فارن ریلیشنز کے تعاون سے قائداعظم ہاؤس میوزیم کے بورڈ آف مینجمنٹ کی جانب سے منعقدہ الوداعی تقریب میں کیا۔ اس تقریب کا مقصد پاکستان کے دو عظیم دوستوں: سفیر گیلی اور کراچی میں فرانس کے قونصل جنرل الیکسز چاہتا ہٹنسکی کو الوداع کہنا تھا۔ سفیر نے کہا کہ پاکستان میں تقریباً پانچ سال گزارنے کے بعد وہ بھی کچھ اداس محسوس کر رہے ہیں۔ اور میری رخصتی بھی کراچی میں ہمارے قونصل جنرل الیکسز چاہتا ہٹنسکی کی روانگی کے ساتھ ہی ہو رہی ہے۔ اسلام آباد میں کوئی میری جگہ لے گا لیکن یہاں کراچی میں فرانسیسی قونصل خانہ جو 1976 میں کھولا گیا تھا، 50 سال کی سروس کے بعد بند ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نے کئی بار کراچی کا دورہ کیا ہے اور اس شہر کی رونق دیکھی ہے۔ میں نے اسے بدلتے اور بہتر ہوتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کراچی میں قونصل جنرل الیکسس کو ان کے اچھے کام پر سراہتے ہوئے کہا۔ سفیر نے یاد دلایا کہ ’’اگرچہ قونصل خانہ بند ہو رہا ہے، الائنس فرانکیز اب بھی موجود ہے، جو اب ہمارے فلیگ شپ کے طور پر کام کرے گا۔ یہاں پاکستان فرانس بزنس الائنس بھی اپنا کام کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ واقعی کم از کم خلیج میں ایک قسم کی جنگ بندی کروانے میں پاکستان کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ پاکستان مشکل حالات میں ایک بہت با اثر ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ قونصل جنرل چیتا ہٹنسکی نے کہا کہ وہ یکم ستمبر کو کراچی اور پاکستان چھوڑ رہے ہیں۔ میں فرانس واپس جا رہا ہوں لیکن میں اپنے ساتھ کراچی کی عظیم یادیں لے کر جا رہا ہوں‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ وہ نہ صرف ایک عظیم دوست ہیں بلکہ پاکستان کے پرانے دوست بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پہلی بار 1983 میں ایک طالب علم کے طور پر پاکستان کا دورہ کیا تھا، جو ایک بہت بڑی بات تھی، کیونکہ ایک سفارت کار کے طور پر آپ کو اتنی آزادی نہیں ملتی کہ آپ جہاں چاہیں جائیں، میں اس وقت پاکستان کے شمالی علاقہ جات کا دورہ کرنے اور محبت کرنے میں خوش قسمت تھا۔ قونصل جنرل کے طور پر، میں نے کراچی میں مزید چار یادگار سال گزارے، جو پاکستان کا پہلا دارالحکومت تھا اور اب بھی اس کا اقتصادی مرکز ہے۔ درحقیقت، کراچی، ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ کے طور پر، پاکستان کا گیٹ وے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کاروبار کرنے کے لیے ایک بہترین جگہ ہے اور ایک بہترین سماجی زندگی ہے۔ میرے دل میں کراچی کے لیے ہمیشہ ایک خاص مقام رہے گا۔

علیمہ نے سابق آرمی چیف سے عمران کی ملاقات کی خبروں کو مکمل طور پر جعلی قرار دے دیا

انہوں نے کہا کہ یہ غلط معلومات ہیں، خاص طور پر اس حقیقت سے توجہ ہٹانے کے لیے پھیلائی گئی ہیں کہ عمران کو مکمل تنہائی کے ذریعے تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

جاپان: ۱۶۱۱ء میں تعمیر ۴۰۰ر ٹن وزنی ہیروساکی کیسل کو ۱۸۰۰ر منتخب افراد نے کھینچا

جاپان: ۱۶۱۱ء میں بنائے گئے ۴۰۰ر ٹن وزنی ہیروساکی کیسل کو ۱۸۰۰ر افراد نے ہاتھ سے کھینچا تاکہ اس کی مرمت کی جا سکے، ان افراد نے کیسل کو ۲ر میٹر سے زائد فاصلے تک کھینچا۔

شمالی جاپان میں تقریباً ۱۸۰۰ر افراد نے ایک بڑے تحفظی منصوبے کے تحت ۴۰۰ر ٹن وزنی کیسل (قلعہ) کو اپنے ہاتھوں سے دو میٹر سے زیادہ منتقل کرنے میں مدد کی۔ سنیچر کو رضاکاروں کی ٹیموں نے باری باری اوموری پریفیکچر میں واقع ہیروساکی کیسل کے برج (کیپ) سے منسلک ۳۰ر میٹر لمبی رسیوں کو کھینچا اور اسے ایک اعشاریہ ۱۳ر میٹر اور اتوار کو مزید ایک اعشاریہ صفر ۹ر میٹر آگے بڑھایا۔ یہ برج جو کیسل کے اندر ایک مضبوط مینار ہے، کو ۲۰۱۵ء میں اس کی اصل جگہ سے ہٹایا گیا تھا تاکہ مزدور ایک بڑے زلزلے سے تباہ کیسل کی دیوار کی مرمت کر سکیں۔ بعد ازاں حکام نے قومی سطح پر نامزد ’’ثقافتی ورثے‘‘ کو گرائے بغیر، ’’ہکیا‘‘ نامی ایک قدیم جاپانی تکنیک استعمال کی، جس میں عمارتوں کو رولر یا پٹریوں پر رکھ کر سالم منتقل کیا جاتا ہے۔ اب دیوار کو دوبارہ تعمیر کر دیا گیا ہے اور تمام ۲۱۸۵ء پتھر اپنی اصل جگہوں پر واپس رکھ دیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ ’’ہکیا‘‘، ’’تکنیک‘‘، جو کبھی شہری ترقی، سڑکوں کو چوڑا کرنے اور دیگر تعمیراتی منصوبوں کے لیے استعمال ہوتی تھی، اب جاپان میں تاریخی عمارتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے تیزی سے استعمال ہو رہی ہے، ورنہ انہیں گرانا یا تباہ کرنا پڑتا۔ گارجین کے مطابق، ہیروساکی شہر کے پارک اور سبزہ جات ڈویژن کے سربراہ کینسو کے ہیاساکا نے بتایا، ’’ہمیں گزشتہ دو دنوں میں ۱۸۰۰ر نشستوں کے لیے تقریباً ۸۰۰۰ر درخواستیں موصول ہوئیں، جو تقریباً چار گنا زیادہ تھیں، اس لیے سبھی شرکت نہیں کر سکے۔ درخواست دینے والے نہ صرف شہر سے بلکہ پورے جاپان اور بیرون ملک سے تھے، جن میں جنوب مشرقی ایشیا، یورپ اور شمالی امریکہ سے کافی تعداد شامل تھی۔‘‘ اس مہینے میں تقریباً ۴۱۰۰ر افراد برج کو ہاتھوں سے کل ۵ر میٹر منتقل کرنے میں مدد کریں گے، جبکہ مشینری باقی ۷۳ر میٹر کا فاصلہ طے کرے گی۔ ’’کیوڈو نیوز‘‘ کے مطابق، ایک شخص جس کی شناخت می اُومیتسو کے نام سے ہوئی، نے کہا، ’’میں نے ۱۱ر سال پہلے (مرمت کے لیے اصل جگہ سے) اسے کھینچا تھا۔ اب دوبارہ حصہ لے کر مجھے جذباتی طور پر بہت اچھا لگ رہا ہے۔‘‘ ذہن نشین رہے کہ یہ جاپان کے صرف ۱۲ر بچ جانے والے کیسل (قلعہ) برجوں میں سے ایک ہے اور اسے تین کونے کی برجوں اور دوسری باہری دیوار میں پانچ قلعہ دروازوں کے ساتھ، جاپان میں ’’اہم ثقافتی ورثہ‘‘ قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ جاپان نیشنل ٹورازم آرگنائزیشن (JNTO) کے مطابق، ہیروساکی کیسل کا برج اصل میں پانچ منزلہ تھا، لیکن یہ ۱۶۲۷ء میں بجلی گرنے سے تباہ ہو گیا۔ موجودہ تین منزلہ ڈھانچہ ۱۸۱۱ء میں دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ ٹورازم آرگنائزیشن کے مطابق، ۱۸۶۸ء میں سامورائی دور کے خاتمے کے بعد زیادہ تر جاپانی کیسل ختم کر دیے گئے یا دوسری

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپنکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تہذیب انسانی کی تعمیر

انسانی تاریخ کے صفحات پر بے شمار عظیم شخصیات گزری ہیں۔ بادشاہ آئے، فاتحین آئے، مفکرین اور مصلحین آئے، بڑے بڑے فلسفیوں نے اپنے افکار پیش کیے، تہذیبوں نے جنم لیا اور وقت کے ساتھ معدوم بھی ہو گئیں مگر تاریخِ انسانیت میں ایک ایسی ہستی جلوہ گر ہوئی جس کی زندگی اپنے عہد کی حدود سے نکل کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت، رحمت، اخلاق، عدل اور کامیابی کا سرچشمہ بن گئی۔ وہ ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آخری نبی، رحمت للعالمین اور انسانیت کیلئے کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ رسول اللہ کی بعثت انسانی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ تھی۔ دنیا ظلم، جاہلیت، طبقاتی تفاخر، اخلاقی زوال، مذہبی تحریف اور انسانی بے قدری کے اندھیروں میں گھری ہوئی تھی۔ طاقتور کمزور کو کچلتا تھا، مال دار غریب کو حقیر سمجھتا تھا، عورت اپنے بنیادی حقوق سے محروم تھی۔

عثمان وارد

انسانی تاریخ کے صفحات پر بے شمار عظیم شخصیات گزری ہیں۔ بادشاہ آئے، فاتحین آئے، مفکرین اور مصلحین آئے، بڑے بڑے فلسفیوں نے اپنے افکار پیش کیے، تہذیبوں نے جنم لیا اور وقت کے ساتھ معدوم بھی ہو گئیں مگر تاریخِ انسانیت میں ایک ایسی ہستی جلوہ گر ہوئی جس کی زندگی اپنے عہد کی حدود سے نکل کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت، رحمت، اخلاق، عدل اور کامیابی کا سرچشمہ بن گئی۔ وہ ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آخری نبی، رحمت للعالمین اور انسانیت کے لیے کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ تھی۔ دنیا ظلم، جاہلیت، طبقاتی تفاخر، اخلاقی زوال، مذہبی تحریف اور انسانی بے قدری کے اندھیروں میں گھری ہوئی تھی۔ طاقتور کمزور کو کچلتا تھا، مال دار غریب کو حقیر سمجھتا تھا، عورت اپنے بنیادی حقوق سے محروم تھی، یتیم بے سہارا تھا، غلام انسانی مرتبے سے محروم سمجھا جاتا تھا اور قبائلی عصبیت نے انسانی رشتوں کو پامال کر رکھا تھا۔ ایسے ماحول میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور آپؐ نے انسان کو اس کے حقیقی مقام سے آشنا کیا۔ آپؐ نے عزت کا معیار نسب، رنگ، زبان، مال اور اقتدار کو نہیں بتایا، اس کا حقیقی معیار تقویٰ کہا؛ زندگی کا مقصد خواہشات کی تکمیل نہیں، اللہ تعالیٰ کی بندگی اور انسانیت کی خدمت ہے؛ اور اقتدار کا حسن غلبہ نہیں، عدل ہے۔

آپؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی پوری زندگی قرآن کی عملی تفسیر تھی۔ آپؐ نے جو تعلیم دی، اسے اپنے کردار میں اتارا؛ جس اخلاق کی دعوت دی، اسے اپنے عمل سے زندہ کیا؛ جس عدل کا حکم دیا، اسے دوست اور دشمن سب کے لیے قائم کیا؛ جس رحمت کا درس دیا، اسے اپنے طرزِ معاشرت کا حصہ بنایا۔ ربیع الاول ہمیں اسی عظیم حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس نسبت سے یہ مہینہ مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسولؐ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ محبت کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ جس ذات سے محبت کا دعویٰ کیا جائے، اس کی تعلیمات کو سمجھا جائے، اس کے اخلاق کو اپنایا جائے، اس کے اسوہ کو زندگی کا معیار بنایا جائے اور اس کے لائے ہوئے دین کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ مکہ کی زندگی میں آپؐ نے توحید، صبر، استقامت، دعوت، عفو اور حق پر ثابت قدمی کا درس دیا۔ طائف کی وادیوں میں پتھر کھانے کے باوجود آپؐ کی زبان سے انسانیت کے لیے خیر نکلی۔ ہجرت کے موقع پر آپؐ نے توکل، تدبیر اور قربانی کی ایسی مثال قائم کی جو قیامت تک اہل ایمان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ رہے گی۔ مدینہ پہنچ کر آپؐ نے مسجد کو مرکزِ تربیت بنایا، مہاجر و انصار کے درمیان مواخات قائم کی، مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگوں کے ساتھ معاشرتی نظم پیدا کیا، ریاست کو عدل و ذمہ داری کی بنیاد پر استوار کیا اور ایک ایسی اجتماعی زندگی تشکیل دی جس میں مذہبی شعائر، انسانی حقوق، معاشرتی ذمہ داریاں اور اخلاقی اصول ایک دوسرے سے مربوط تھے۔ گھریلو زندگی میں آپ بہترین شوہر تھے، اولاد کے ساتھ محبت و شفقت کا پیکر تھے، صحابہؓ کے ساتھ بے تکلف اور شفیق تھے، یتیموں کے لیے سہارا تھے، مسکینوں کے لیے رحمت تھے اور کمزوروں کے حقوق کے محافظ تھے۔ میدانِ جنگ میں بھی اخلاق کی حدود قائم رہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر وہ لوگ جو برسوں تک آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو اذیت دیتے رہے تھے، آپؐ کے سامنے بے بس کھڑے تھے؛ مگر انتقام کے بجائے عفو و درگزر کا مظاہرہ ہوا۔ یہ سیرت کا وہ پہلو ہے جو بتاتا ہے کہ حقیقی طاقت دشمن کو مٹانے میں نہیں، اپنے اختیار کو عدل و رحم کے تابع رکھنے میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے ساتھ انسان کا تعلق بدل دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور ایمان کا بلند معیار یہ بتایا کہ انسان اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ ان تعلیمات میں ایک ایسا معاشرتی فلسفہ پوشیدہ ہے جو آج کے اضطراب زدہ معاشرے کے لیے بے حد اہم ہے۔ زبان سے نکلنے والا ایک لفظ رشتہ توڑ سکتا ہے اور ایک نرم جملہ ٹوٹے ہوئے دل کو سہارا دے سکتا ہے۔ ہاتھ کسی کو زخمی کر سکتا ہے اور وہی ہاتھ کسی ضرورت مند کا سہارا بن سکتا ہے۔ اس لیے سیرتِ نبویؐ ہمیں اپنے رویوں، گفتگو، معاملات اور تعلقات کا محاسبہ سکھاتی ہے۔ آج امت مسلمہ کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہم سیرتِ رسولؐ سے اپنے تعلق کو کس طرح عملی زندگی میں تبدیل کریں۔ ہماری کمزوری کا علاج محض سیرت کے واقعات سن لینے میں نہیں، ان واقعات کے پیغام کو اپنے کردار کا حصہ بنانے میں ہے۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں تو ہماری تجارت میں دیانت ہونی چاہیے، ہمارے معاملات میں امانت ہونی چاہیے، ہمارے گھروں میں محبت ہونی چاہیے، ہماری گفتگو میں شائستگی ہونی چاہیے، ہمارے معاشرتی رویوں میں عدل ہونا چاہیے اور ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور مخلوق کے لیے خیر خواہی ہونی چاہیے۔ اصلاح ہمیشہ اپنی ذات سے شروع ہوتی ہے۔ انسان دوسروں کے کردار پر گفتگو آسانی سے کر لیتا ہے، مگر اپنے کردار کا محاسبہ دشوار محسوس کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا منہج انسان کو اپنے اندر جھانکنے کی دعوت دیتا ہے۔ دل میں تکبر ہے تو اسے عاجزی سے بدلنا ہوگا، حسد ہے تو اسے خیر خواہی سے، غصہ ہے تو اسے ضبط سے، سختی ہے تو اسے رحمت سے اور بے مقصد مشغولیت ہے تو اسے مقصدِ زندگی کی یاد سے بدلنا ہوگا۔ یہی سیرت کا زندہ پیغام ہے۔ ہماری نئی نسل کو بھی سیرتِ نبویؐ سے مضبوط رشتہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو صرف واقعات کے نام اور تاریخیں یاد کرا دینا کافی نہیں۔ انہیں بتایا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے کیسے محبت کرتے تھے، پڑوسیوں کے حقوق کا خیال کیسے رکھتے تھے، علم کی قدر کیسے کرتے تھے، عورتوں کے ساتھ حسنِ معاشرت کی کیا تعلیم دیتے تھے، غریبوں اور یتیموں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے، اختلاف کے مواقع پر کیا طرز اختیار کرتے تھے اور مشکلات میں صبر و استقامت کا دامن کس طرح تھامے رکھتے تھے۔ جب سیرت کتاب کے صفحات سے نکل کر گھر، مدرسہ، اسکول اور معاشرے کے کردار میں داخل ہوگی تو اس کی حقیقی تاثیر سامنے آئے گی۔ آج امت مسلمہ کو اپنے مسائل کے ساتھ سنجیدگی سے روبرو ہونے کی ضرورت ہے۔ اختلافات، باہمی کشمکش، عدم برداشت، اخلاقی کمزوری، مادہ پرستی، اجتماعی بے حسی اور ترجیحات کی بے ترتیبی نے ہمارے اجتماعی وجود کو متاثر کیا ہے۔ ان حالات میں سیرتِ رسولؐ ہمارے لیے ماضی کی یاد نہیں، حال کی ضرورت ہے۔ آپؐ نے منتشر لوگوں کو ایک امت بنایا، قبائلی تفاخر کو اخوت میں بدلا، دشمنیوں کو معاہدات اور عدل کے ذریعے نظم دیا، علم و اخلاق کو معاشرے کی بنیاد بنایا اور انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونے کا شعور عطا کیا۔

امن و امان اور اخوت کا پیغام بھی سیرتِ طیبہ کا بنیادی حصہ ہے۔ مدینہ میں مواخاتِ مدینہ نے انسانی معاشرت کو ایک نئی بنیاد دی۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان جو ایثار، محبت اور قربانی پیدا ہوئی، وہ اسلامی اخوت کی روشن ترین مثالوں میں شمار ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح کیا کہ ایک صالح معاشرہ محض قوانین سے وجود میں نہیں آتا؛ اس کے لیے دلوں میں احساس، معاملات میں انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کا شعور ضروری ہے۔ آج جب معاشرہ مختلف تعصبات اور باہمی نفرتوں سے متاثر ہے، سیرتِ نبویؐ ہمیں پھر اسی راستے کی طرف بلاتی ہے جہاں انسان کی عزت محفوظ ہو، اختلاف کے باوجود احترام باقی رہے اور طاقتور اپنے اختیار کو کمزور کے حق کی حفاظت کے لیے استعمال کرے۔ سیرتِ نبویؐ کا پیغام عبادت اور معاشرت، روحانیت اور کردار، فرد اور اجتماع، حق اور ذمہ داری کو ایک جامع نظام میں جوڑتا ہے۔ مسجد میں کھڑا مسلمان بازار میں بھی مسلمان رہے، گھر میں بھی مسلمان رہے، دفتر میں بھی مسلمان رہے، اقتدار میں بھی مسلمان رہے اور اختلاف کے وقت بھی مسلمان رہے۔ اس جامعیت کے بغیر سیرت کا فہم ادھورا رہ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں ایک ایسا مسلمان بننے کی دعوت دیتی ہے جس کی عبادت اس کے اخلاق کو سنوارے، جس کا علم اس کے عمل میں نظر آئے، جس کی دینداری انسانوں کے لیے رحمت بنے اور جس کی شخصیت معاشرے میں خیر کا سبب بنے۔ سیرتِ رسول کا سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ انسان اپنے رب کو پہچانے، اپنی حقیقت کو سمجھے، اپنے مقصدِ زندگی کو دریافت کرے اور اپنے کردار کو اس مقصد کے مطابق ڈھالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ مشکلات راستے کا خاتمہ نہیں ہوتیں، صبر اور یقین کے ساتھ وہ کامیابی کی سیڑھی بن جاتی ہیں؛ مخالفت انسان کو حق سے دور نہیں کرتی، اگر دل میں یقین ہو؛ اقتدار انسان کو بڑا نہیں بناتا، عدل اسے بڑا بناتا ہے؛ مال انسان کو معزز نہیں کرتا، کردار اسے عزت دیتا ہے؛ اور علم اسی وقت بابرکت بنتا ہے جب وہ انسان کو عمل، خشیت اور خدمت کی طرف لے جائے۔ ہمیں آج اپنے گھروں میں سیرت لانی ہے، اپنے بازاروں میں سیرت لانی ہے، اپنے تعلیمی اداروں میں سیرت لانی ہے، اپنی سیاست اور اجتماعی زندگی میں سیرت کے اصولوں کو جگہ دینی ہے، اپنے بچوں کی تربیت میں سیرت کو بنیاد بنانا ہے اور اپنے اختلافات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو سامنے رکھنا ہے۔ جب یہ شعور پیدا ہوگا تو سیرت ہمارے لیے محض ایک موضوعِ گفتگو نہیں رہے گی؛ وہ ہمارے کردار کی زبان بن جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے، مگر آپؐ کا اسوہ باقی ہے، آپؐ کی تعلیم باقی ہے، آپؐ کا اخلاق باقی ہے، آپؐ کی دعوت باقی ہے اور آپؐ کا پیغام قیامت تک زندہ ہے۔ زمانے بدلتے رہیں گے، حالات کی صورتیں تبدیل ہوتی رہیں گی، انسانی مسائل نئی شکلیں اختیار کرتے رہیں گے، مگر سیرتِ محمدیؐ انسان کو ہر دور میں وہی بنیادی روشنی فراہم کرتی رہے گی جس کی اسے اپنے رب، اپنے آپ اور اپنے معاشرے کو سمجھنے کے لیے ضرورت ہے۔ ہماری فلاح اسی میں ہے کہ ہم اس روشنی سے اپنا راستہ روشن کریں۔ ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم سیرت کو کتابوں سے اٹھا کر زندگی میں اتاریں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۷/اگست ۲۰۲۶

اقل ترین آمدنی ضمانت

ہندوستان کے غریب عوام کے لئے اقل ترین آمدنی کی پالیسی کا اعلان کرنے والے صدر کانگریس راہول گاندھی نے آنے والے لوک سبھا انتخابات سے قبل اپنی پارٹی کے اہم منصوبہ کو پیش کیا ہے۔ اس سے غریبوں کی مدد کرنے قومی وریاستی سطح پر ہر غریب کے لئے کچھ نہ کچھ آمدنی کا ذریعہ بنانے کا مقصد اگر دیانتداری سے پورا ہوتا ہے تو یہ غریب عوام کے لئے واقعی خاص تبدیلی کی بات ہوگی۔ مرکزی نریندر مودی حکومت نے اپنے آخری بجٹ کو پیش کرنے کی تیاری کی ہے اور اس بجٹ میں مودی حکومت کی انتخابی حکمت عملی پر مبنی پالیسیوں کا اعلان بھی متوقع ہے۔ بجٹ سے پہلے ہی راہول گاندھی نے سب سے پہلے رائے دہندوں کا دل جیتنے کی کوشش کے حصہ کے طور پر اپنے منصوبہ کو عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی معاشی کارکردگی کے بارے میں ہندوستانی عوام کو جو تجربہ ہوا ہے اس کو دیکھتے ہوئے اس مرتبہ نریندر مودی کی پالیسیوں پر کوئی خاص یقین نہیں کیا جائے گا۔ راہول گاندھی نے ہر ایک غریب فرد کے لئے اقل ترین آمدنی کی ضمانت دینے کا عہد کیا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے قومی زرعی ترقی راحت کا بھی وعدہ کیا ہے، اس سے کانگریس کی امیج واضح کردی ہے کہ یہ پارٹی عوامی بہبود والے کام انجام دینے کیلئے سنجیدہ ہے۔ تاہم کانگریس کے ذہن میں کیا ہے یہ ابھی واضح نہیں ہے لیکن پارٹی نے یہ ضرور کہا ہے کہ وہ عام انتخابات کے لئے تیار کئے جانے والے اپنے منشور میں اقل ترین آمدنی ضمانت اسکیم کے بارے میں واضح کردے گی۔ مودی حکومت میں گذشتہ ساڑھے چار سال میں عوام کو کچھ نہیں ملا ہے۔ بینکوں میں 15 لاکھ جمع کرانے کا وعدہ صرف ایک انتخابی فریب ثابت ہوا۔ ہندوستان میں غریب اور امیر کے درمیان جو فرق پیدا ہوا ہے اس میں ہر گزرتے دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے یعنی امیر پہلے سے زیادہ امیر ہو رہا ہے تو غریب مزید غریب بنا دیا جا رہا ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے سرکاری طور پر یونیورسل بنیادی اصول کے نظریہ پر کام کرنے کا دعویٰ تو کیا جا رہا ہے مگر اس سے کن کن افراد کو فائدہ پہنچا یہ واضح نہیں ہے۔ سال 2016 اور 2017 کے معاشی سروے میں سابق چیف معاشی مشیر اروند سبرامنین نے یہ مشورہ دیا تھا کہ حکومت کو اپنی اسکیمات پر غور کرنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اب صدر کانگریس نے اپنی پارٹی کے منصوبہ کو عوام کے سامنے لایا ہے تو اس پر عوام کی اکثریت کو یقین اس وقت ہی ہوگا جب مرکز میں کانگریس کی حکومت کو اقتدار حاصل ہوجائے۔ ہر غریب کے لئے اقل ترین آمدنی کی ضمانت کا وعدہ راہول گاندھی کا ماسٹر اسٹروک سمجھا جا رہا ہے اس سے ملک کا رائے دہندہ کانگریس کے بارے میں اپنی رائے مثبت بنائے گا۔ راہول گاندھی کے منصوبہ سے نہ صرف ملک کے غریب عوام کو راحت ملے گی بلکہ ہر شہری کے حق میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ یونیورسل اقل ترین آمدنی کی پالیسی پر دیانتداری سے عمل آوری ہوتی ہے تو ہر ایک اس سے مستفید ہوسکتا ہے۔ جہاں تک غریبوں کے لئے اقل ترین آمدنی کی ضمانت کا سوال ہے اس کے لئے کانگریس کو یہ پتہ چلانے میں سخت محنت کرنی ہوگی کہ آخر اصل غریب کی حد کیا مقرر کی جائے۔ سطح غربت سے نیچے زندگی گذارنے والوں کے بارے میں ماضی کی کانگریس حکومتوں میں بحث ہوتی رہی ہے۔ جب کسی فرد کی غربت کی سطح کی حد کا پتہ چلتا ہے تو حکومت کو یہ بھی پتہ چلانا پڑے گا کہ وہ غریب خاندانوں کی تعداد کو اس زمرہ میں کس طرح شمار کرسکے گی۔ کانگریس کو اس پالیسی میں واضح اعداد وشمار شامل کرنے ہوں گے۔ بظاہر یہ ناممکن تو نہیں ہے لیکن مشکل ضرور ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا اقتدار پر آنے کے بعد کانگریس اس پیچیدہ ذمہ داری کو پوری کرنے میں کامیاب ہوسکے گی یا پھر راہول گاندھی بھی وزیر اعظم مودی کی طرح وعدے کرو اور جملہ بازی کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرو جیسا موقف اختیار کریں گے۔ بنیادی سوال تو یہی ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں ہندوستانی عوام کو جو سبز باغ دکھائے جاتے رہے ہیں اس کا تسلسل آئندہ پانچ سال تک برقرار رہے گا یا 2019 کے ماہ مئی کے بعد یہ سبز باغ دکھانے کی چال ختم کردی جائے گی۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

عید میلاد النبی ﷺ مبارک

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ تمام اہلِ اسلام کو عید میلاد النبی ﷺ کی دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ مبارک موقع اظہارِ مسرت کے ساتھ ساتھ اس عظیم نعمتِ الٰہی پر شکر بجا لانے اور سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر نافذ کرنے کا پیغام بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس انسانیت کے لیے ہدایت، محبت، عدل اور اخوت کا سرچشمہ ہے۔ عظمت رسول ﷺ کا اندازہ صرف اس بات سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس روئے زمین پر مبعوث فرمانے کیلئے ہی باری تعالیٰ نے ساری کائنات کی تخلیق کی۔ آپ ﷺ سے عشق ومحبت ہی ایک مومن کی اصل نشانی ہے اور عشق رسول ﷺ پر ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ کی تعلیمات میں عشقِ رسول ﷺ ایمان کی روح اور اطاعتِ رسول ﷺ اس عشق کا عملی اظہار ہے۔ آپؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ اور علمی وروحانی تعلیمات کے ذریعے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب کا راستہ رسولِ اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی کامل اتباع سے ہو کر گزرتا ہے۔ صوفیائے اکرامؒ کی تعلیمات بھی محبت، اخلاص، اتباعِ سنت اور خدمتِ خلق کے انہی روشن اصولوں سے عبارت ہیں۔ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی تعلیمات کو حرزِ جاں بنایا جائے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھا جائے۔ عید میلاد النبی ﷺ کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ہم اپنے کردار، معاملات اور معاشرت میں اخلاقِ مصطفوی ﷺ کی خوشبو بسائیں۔ محبت کو نفرت پر، اتحاد کو انتشار پر اور خدمت کو خودغرضی پر غالب کریں۔ آیئے، اس مبارک موقع پر عہد کریں کہ ہم عشقِ رسول ﷺ کو صرف جذبات تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ اطاعتِ رسول ﷺ کو اپنی زندگی کا عملی دستور بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عشقِ رسول ﷺ، کامل اتباعِ سنت اور باہمی اخوت واتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیرتِ سرورِ کائنات کے عنوان سے خواتین کا اجتماع منعقد

ربیع الاول اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر خواتین کو رہنمائی فراہم کی گئی۔ آج بمقام ادارہ اسلامیات البنات، راجا گارڈن، گریما گارڈن میں جماعت اسلامی ہند یونٹ گریما گارڈن کی جانب سے "سیرتِ سرورِ کائنات ﷺ" کے عنوان سے خواتین کا اجتماع منعقد ہوا، جس میں تقریباً 90 خواتین نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز جی آئی او کی بچیوں کے مختصر خطاب سے ہوا۔ بعد ازاں ذمہ دار خاتون محترمہ تبسم نشاط طیباتی نے ربیع الاول کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موضوع پر رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ میلاد یا یومِ پیدائش منانے کا رواج عہدِ نبوی ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کے دور میں ثابت نہیں ہے، بلکہ یہ روایت رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے تقریباً پانچ سو سال بعد شروع ہوئی۔ انہوں نے اس سلسلے میں تفصیلی اور مدلل گفتگو کرتے ہوئے سیرتِ نبوی ﷺ کے حوالے سے اہم نکات بیان کیے۔ اس کے بعد محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ نے رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت مؤثر اور وضاحتی خطاب کیا اور خواتین کو آپ ﷺ کی زندگی اور تعلیمات کو اپنے عملی کردار کا حصہ بنانے کی ترغیب دی۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ شرکاء نے پروگرام کو مفید اور فکر انگیز قرار دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مثبت اثرات مرتب فرمائے اور ہمیں سیرتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ ہماری عزت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کردار کو اسوۂ محمدیؐ کے مطابق سنواریں۔ اور ہماری سب سے بڑی سعادت یہی ہے کہ ہماری زندگی کے آخری لمحے تک دل میں محبتِ رسولؐ، زبان پر درود وسلام اور عمل میں سنتِ رسولؐ کی روشنی باقی رہے۔ سیرتِ رسول ﷺ یہ آج کے انسان کے لیے زندگی کا وہ چراغ ہے جس کی روشنی میں وہ اپنے باطن کی تاریکی، اپنے اخلاق کی کمزوری، اپنے معاشرے کی بے اعتدالی اور اپنی زندگی کی بے سمتی کو دیکھ سکتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ ایمان کردار میں ظاہر ہوتا ہے؛ محبت محض زبان کا دعویٰ نہیں۔

دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان جنگ اب صرف میدان جنگ تک محدود نہیں رہی۔ جدید دور میں کسی ملک کو کمزور کرنے کے لیے توپ، ٹینک اور میزائل کے ساتھ ساتھ معیشت، تجارت، بینکاری، توانائی اور مالیاتی نظام کو بھی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان موجودہ کشیدگی اسی بدلتی ہوئی جنگی حکمت عملی کی ایک واضح مثال ہے۔ واشنگٹن نے ایران کے خلاف معاشی دباؤ بڑھاتے ہوئے اس کے مالیاتی اور تجارتی راستوں کو محدود کرنے کی کوشش تیز کردی ہے۔ مقصد بظاہر یہ ہے کہ ایران کی آمدنی کم ہو، اس کی تیل کی تجارت متاثر ہو، بین الاقوامی مالیاتی نظام تک اس کی رسائی محدود ہو اور تہران پر اتنا دباؤ بڑھے کہ وہ اپنی پالیسیوں میں تبدیلی پر مجبور ہوجائے۔ لیکن اس پوری صورتحال کا دوسرا رخ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایران کے پاس بھی ایسے معاشی ہتھیار موجود ہیں جنہیں نظرانداز کرنا امریکہ کے لیے آسان نہیں۔

ایران کے پاس بھی معاشی ہتھیار موجود ہیں

مسعود عالم

دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان جنگ اب صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہی۔ جدید دور میں کسی ملک کو کمزور کرنے کے لیے توپ، ٹینک اور میزائل کے ساتھ ساتھ معیشت، تجارت، بینکاری، توانائی اور مالیاتی نظام کو بھی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان موجودہ کشیدگی اسی بدلتی ہوئی جنگی حکمت عملی کی ایک واضح مثال ہے۔ واشنگٹن نے ایران کے خلاف معاشی دباؤ بڑھاتے ہوئے اس کے مالیاتی اور تجارتی راستوں کو محدود کرنے کی کوشش تیز کردی ہے۔ مقصد بظاہر یہ ہے کہ ایران کی آمدنی کم ہو، اس کی تیل کی تجارت متاثر ہو، بین الاقوامی مالیاتی نظام تک اس کی رسائی محدود ہو اور تہران پر اتنا دباؤ بڑھے کہ وہ اپنی پالیسیوں میں تبدیلی پر مجبور ہوجائے۔ لیکن اس پوری صورتحال کا دوسرا رخ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایران کے پاس بھی ایسے معاشی ہتھیار موجود ہیں جنہیں نظر انداز کرنا امریکہ کے لیے آسان نہیں۔

ایران دنیا کی بڑی معاشی طاقتوں میں شمار نہیں ہوتا، لیکن اس کی اہمیت اس کی مجموعی قومی دولت سے کہیں زیادہ اس کے جغرافیائی محل وقوع، توانائی کے ذخائر اور علاقائی اثر ورسوخ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایران کے پاس دنیا کے بڑے تیل اور گیس کے ذخائر موجود ہیں اور یہی توانائی اس کی معیشت کا بنیادی سہارا بھی ہے اور عالمی سطح پر اس کے اثر ورسوخ کا ایک اہم ذریعہ بھی۔ کئی برسوں سے امریکی پابندیوں کے باوجود ایران اپنی تیل کی تجارت مکمل طور پر ختم ہونے سے بچانے میں کامیاب رہا ہے۔ اس نے مختلف ممالک کے ساتھ تجارت، متبادل مالیاتی ذرائع اور پیچیدہ تجارتی راستوں کے ذریعے اپنی معیشت کو زندہ رکھا ہے۔ یہی تجربہ آج تہران کو امریکی معاشی دباؤ کا مقابلہ کرنے کی کچھ صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ ایران کے لیے سب سے اہم معاشی سہارا چین کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں۔ چین ایرانی تیل کا ایک بڑا خریدار ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت نے تہران کو امریکی پابندیوں کے باوجود عالمی معیشت سے مکمل طور پر کٹنے سے بچایا ہے۔ اگر چین ایرانی تیل خریدتا رہتا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کے راستے کھلے رہتے ہیں تو ایران کو عالمی معاشی نظام سے مکمل طور پر الگ کرنا امریکہ کے لیے مشکل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ واشنگٹن کی موجودہ حکمت عملی میں چین کا کردار انتہائی اہم ہوگیا ہے۔ امریکہ اگر ایران پر دباؤ بڑھاتے ہوئے چینی کمپنیوں اور مالیاتی اداروں کو بھی بڑے پیمانے پر نشانہ بناتا ہے تو اس کے نتیجے میں امریکہ اور چین کے درمیان ایک نئی معاشی کشمکش پیدا ہوسکتی ہے، جس کی قیمت خود عالمی معیشت کو ادا کرنا پڑے گی۔ ایران کا دوسرا بڑا معاشی ہتھیار آبنائے ہرمز ہے۔ خلیج فارس سے دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچنے والی تیل اور گیس کی ایک بڑی مقدار اسی راستے سے گزرتی ہے۔ اس لحاظ سے آبنائے ہرمز محض ایک سمندری راستہ نہیں بلکہ عالمی توانائی کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایران اس جغرافیائی حقیقت سے بخوبی واقف ہے اور اسی لیے ہرمز کو اپنی دفاعی اور سیاسی حکمت عملی میں اہم مقام دیتا ہے۔ اگر اس راستے میں طویل عرصے تک رکاوٹ پیدا ہوجائے تو عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ سکتی ہیں، بحری نقل وحمل مہنگی ہوسکتی ہے، بیمہ کی لاگت میں اضافہ ہوسکتا ہے اور دنیا کے کئی ممالک میں مہنگائی کا نیا دباؤ پیدا ہوسکتا ہے۔

لیکن ایران کے لیے آبنائے ہرمز ایک ایسا ہتھیار ہے جسے استعمال کرتے ہوئے اسے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ اس راستے کو غیر محفوظ بنانے کا نقصان صرف امریکہ یا مغربی ممالک تک محدود نہیں رہے گا۔ چین، بھارت، جاپان اور دیگر ایشیائی

ممالک بھی خلیجی تیل پر انحصار کرتے ہیں۔ خود ایران کی اپنی تجارت اور توانائی کی برآمدات بھی خطے کے استحکام سے جڑی ہوئی ہیں۔ اگر تہران ہرمز کو طویل عرصے تک عالمی تجارت کے لیے خطرناک بناتا ہے تو اس کے نتیجے میں عالمی دباؤ ایران پر بھی بڑھ سکتا ہے۔ اس لیے ہرمز ایران کے لیے طاقت ضرور ہے، مگر ایسی طاقت ہے جس کا استعمال آخری حد تک پہنچ کر خود ایران کے لیے نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ امریکہ کی معاشی حکمت عملی کا اصل مقصد ایران کی آمدنی کے ذرائع کو محدود کرنا ہے۔ ایران کے تیل کے خریداروں، جہاز رانی کے اداروں، مالیاتی سہولت کاروں، بینکوں اور تجارت سے وابستہ کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرکے واشنگٹن یہ کوشش کررہا ہے کہ ایران کے لیے ایک طرف تیل فروخت کرنا مشکل ہو اور دوسری طرف اس سے حاصل ہونے والی رقم کو بین الاقوامی مالیاتی نظام میں منتقل کرنا بھی دشوار ہوجائے۔ یہ حکمت عملی اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں براہ راست فوجی کارروائی کے بجائے مالیاتی دباؤ کے ذریعے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر اقتصادی پابندیوں کی اپنی حدود بھی ہیں۔ کئی دہائیوں کے تجربے نے ایران کو یہ سکھایا ہے کہ جب ایک تجارتی راستہ بند ہوتا ہے تو دوسرا تلاش کرنا پڑتا ہے۔ تہران نے مختلف ممالک کے ذریعے تجارت، متبادل کرنسیوں، غیر رسمی مالیاتی ذرائع اور پیچیدہ تجارتی نیٹ ورک کا سہارا لیا ہے۔ اس عمل نے ایران کی معیشت کو ضرور کمزور کیا، لیکن اسے مکمل طور پر مفلوج نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نئی پابندیوں کے باوجود ایران کے لیے کچھ معاشی راستے اب بھی موجود ہیں۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر امریکی معاشی دباؤ ایران کو کس حد تک جھکا سکتا ہے؟ تاریخ بتاتی ہے کہ پابندیاں کسی ملک کی معیشت کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہیں، لیکن معاشی مشکلات ہمیشہ سیاسی ہتھیار ڈالنے میں تبدیل نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات بیرونی دباؤ حکومت اور عوام دونوں میں مزاحمت کا جذبہ پیدا کردیتا ہے۔ ایران میں بھی یہی صورتحال دیکھی گئی ہے۔ مہنگائی، کرنسی کی کمزوری اور معاشی مشکلات کے باوجود ایرانی قیادت نے کئی مواقع پر امریکی دباؤ کے سامنے جھکنے کے بجائے مزاحمت کو ترجیح دی ہے۔ اس معاشی جنگ کا سب سے حساس پہلو عام ایرانی شہری ہے۔ جب پابندیاں بڑھتی ہیں تو ان کا اثر صرف حکومتی اداروں تک محدود نہیں رہتا بلکہ روزمرہ استعمال کی اشیا، روزگار، کرنسی اور کاروبار پر بھی پڑتا ہے۔ اگر معاشی دباؤ بہت زیادہ بڑھ جائے تو عوامی مشکلات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ لیکن یہی صورتحال امریکہ کے لیے بھی ایک سیاسی سوال پیدا کرتی ہے کہ کیا عام شہریوں کو معاشی مشکلات میں مبتلا کرکے مطلوبہ سیاسی نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے؟ اگر اس سوال کا جواب منفی ہوتو طویل پابندیاں ایک ایسے چکر میں تبدیل ہوسکتی ہیں جس میں معاشی نقصان تو بڑھتا رہے لیکن سیاسی مقصد حاصل نہ ہو۔ ایران کے پاس ایک اور اہم طاقت اس کا علاقائی اثر و رسوخ ہے۔ عراق، خلیجی ممالک اور خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ اس کے تجارتی اور معاشی روابط نے اسے مکمل تنہائی سے بچانے میں کردار ادا کیا ہے۔ اگر امریکہ ایران کے ساتھ تجارت کرنے والے تیسرے ممالک پر بھی دباؤ بڑھاتا ہے تو یہ معاملہ صرف ایران اور امریکہ کے درمیان نہیں رہے گا بلکہ کئی دوسرے ممالک بھی اس کشمکش کا حصہ بن سکتے ہیں۔ ایسی صورتحال عالمی تجارت میں مزید تقسیم پیدا کرسکتی ہے اور دنیا کو مختلف معاشی حلقوں میں تقسیم کرنے کے عمل کو تیز کرسکتی ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں امریکی طاقت کی سب سے بڑی خوبی اس کی ممکنہ کمزوری میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ امریکہ کے پاس عالمی مالیاتی نظام پر غیر معمولی اثر ورسوخ ہے، لیکن اگر مختلف ممالک مسلسل امریکی پابندیوں سے بچنے کے لیے متبادل مالیاتی اور تجارتی راستے اختیار کرنے لگیں تو طویل مدت میں عالمی مالیاتی نظام میں تبدیلی کا عمل تیز ہوسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ امریکی ڈالر کی بالادستی فوری طور پر ختم ہوجائے گی، لیکن یہ ضرور ہے کہ مسلسل پابندیاں دنیا کے کئی ممالک کو متبادل راستوں کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرسکتی ہیں۔ دوسری طرف ایران کے لیے بھی یہ سمجھنا خطرناک ہوگا کہ وہ اپنی جغرافیائی اور توانائی کی طاقت کو بلاحدود استعمال کرسکتا ہے۔ عالمی تجارت کو شدید متاثر کرنے کی صورت میں تہران کو اپنے قریبی تجارتی شراکت داروں کی ناراضی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ خاص طور پر وہ ممالک جو خلیجی توانائی پر انحصار کرتے ہیں، ایران کی سخت پالیسیوں سے متاثر ہوسکتے ہیں۔ اس لیے تہران کو اپنے معاشی ہتھیار استعمال کرتے ہوئے طاقت اور دانش مندی کے درمیان توازن قائم رکھنا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ کشمکش میں امریکہ کے پاس ایران کے مقابلے میں کہیں زیادہ مالیاتی طاقت ہے، لیکن ایران کے پاس ایسی جغرافیائی اور توانائی کی اہمیت ہے جسے مکمل طور پر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ امریکہ عالمی مالیاتی نظام کے ذریعے ایران کی معاشی سانس محدود کرسکتا ہے، جبکہ ایران تیل، تجارت اور آبنائے ہرمز کے ذریعے عالمی منڈی پر دباؤ ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جنگ صرف دو ملکوں کی معیشتوں کا مقابلہ نہیں بلکہ عالمی معیشت کے استحکام کا امتحان بھی ہے۔ آنے والے دنوں میں اصل فیصلہ اس بات سے ہوگا کہ کون سا فریق اپنے وسائل کو زیادہ دیر تک مؤثر انداز میں استعمال کرسکتا ہے۔ امریکہ کے پاس مالیاتی طاقت، پابندیوں کا نظام اور عالمی بینکاری پر اثر ہے، جبکہ ایران کے پاس تیل، جغرافیہ، علاقائی اثر ورسوخ اور متبادل تجارتی راستوں کا تجربہ ہے۔ اگر واشنگٹن ایران کی آمدنی کو نمایاں طور پر کم کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو تہران پر دباؤ بڑھ سکتا ہے، لیکن اگر ایران اپنے تیل کے خریداروں، تجارتی شراکت داروں اور متبادل مالیاتی راستوں کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہتا ہے تو امریکی پابندیاں ایک طویل معاشی جنگ میں تبدیل ہوسکتی ہیں۔

اصل حقیقت یہی ہے کہ ایران بے بس نہیں ہے، مگر وہ ناقابلِ شکست بھی نہیں۔ اس کے پاس معاشی ہتھیار موجود ہیں، لیکن ان ہتھیاروں کی طاقت ان کے محتاط استعمال میں ہے۔ آبنائے ہرمز کو دباؤ کا ذریعہ بنانا، تیل کی تجارت کو جاری رکھنا اور متبادل مالیاتی راستے تلاش کرنا ایران کو وقتی طور پر سہارا دے سکتے ہیں، مگر طویل مدت میں اسے اپنی معیشت کے بنیادی مسائل بھی حل کرنا ہوں گے۔ امریکہ ایران کی معاشی زندگی کو محدود کرنے کی کوشش کررہا ہے، لیکن ایران کے پاس بھی دنیا کی توانائی اور تجارت کے اہم راستوں پر اثرانداز ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ کشمکش کو صرف پابندیوں اور جوابی اقدامات کی جنگ سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ یہ دراصل اس سوال کا امتحان ہے کہ عالمی سیاست میں پیسہ، تیل، تجارت اور جغرافیہ میں سے کون سی طاقت زیادہ دیر تک فیصلہ کن ثابت ہوتی ہے۔ میزائلوں کی گھن گرج وقتی ہوتی ہے، مگر معاشی جنگ کے اثرات برسوں باقی رہ سکتے ہیں۔ اگر امریکہ ایران کو مالی طور پر گھیرنے کی کوشش کررہا ہے تو تہران کے پاس بھی ایسے معاشی ہتھیار ہیں جن کا استعمال عالمی منڈی کو ہلا سکتا ہے۔ اسی لیے اس تنازع کا سب سے سمجھ دار راستہ طاقت کے مکمل استعمال کے بجائے مذاکرات، سفارت کاری اور ایسے حل کی تلاش ہے جس میں کسی ایک فریق کی مکمل شکست کے بجائے خطے اور دنیا کو ایک بڑے معاشی بحران سے بچایا جاسکے۔ کیونکہ اگر معاشی جنگ بے قابو ہوگئی تو اس کی قیمت صرف تہران یا واشنگٹن نہیں، دنیا بھر کے عام شہری ادا کریں گے۔

کیا ایسے بنے گا 2047 تک وکست بھارت؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کو 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب آج ملکی سیاست اور پالیسی سازوں کا ایک اہم نعرہ ہے۔ آزادی کے سو سال مکمل ہونے پر بھارت کو ایک مضبوط، خوش حال، تعلیم یافتہ، خود کفیل اور روزگار سے بھرپور ملک دیکھنا یقیناً ہر ہندوستانی کی خواہش ہے۔ لیکن کسی ملک کی ترقی صرف بلند بانگ دعووں، تاریخی عظمت کے تذکروں یا مستقبل کے خوابوں سے نہیں ہوتی۔ ترقی کا راستہ آج کے مسائل کو حل کرنے سے نکلتا ہے۔ اگر موجودہ نسل کو معیاری تعلیم، مناسب روزگار، محفوظ مستقبل اور میرٹ پر آگے بڑھنے کے مواقع نہیں ملیں گے تو 2047 کا وکست بھارت محض ایک سیاسی نعرہ بن کر رہ جائے گا۔

نیتی آیوگ کی حالیہ رپورٹ Reimagining 2047 Skilling for Viksit Bharat@ اسی بنیادی سوال کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ترقی یافتہ بھارت کے لیے موجودہ تعلیم اور ہنر مندی کے نظام کو کس طرح تبدیل کیا جائے۔ رپورٹ میں اسکول کی سطح سے اسکل ڈیولپمنٹ، ڈیجیٹل اسکل پاسپورٹ، آئی ٹی آئی اور پولی ٹیکنک کو مقامی صنعتوں کی ضرورت کے مطابق بنانے اور خواتین کے لیے لچک دار تربیتی وروزگار کے مواقع پیدا کرنے جیسے اہم نکات پیش کیے گئے ہیں۔ مگر ان تجاویز کی کامیابی اس وقت ممکن ہے جب حکومت موجودہ تعلیمی، معاشی اور روزگار کے بحران کو سنجیدگی سے حل کرے۔ ترقی یافتہ ملک کی بنیاد مضبوط تعلیمی نظام ہوتا ہے۔ جس ملک کے اسکول کمزور ہوں، اس کے نوجوانوں کو معیاری تعلیم نہ ملے اور اعلیٰ تعلیم عام آدمی کی پہنچ سے دور ہوتی جائے، وہ ملک دیرپا ترقی نہیں کرسکتا۔ آج سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ہر بچے کو یکساں اور معیاری تعلیم مل رہی ہے؟ ایک طرف نجی اسکول جدید سہولتوں، ٹیکنالوجی اور بہتر تعلیمی ماحول کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، دوسری طرف بہت سے سرکاری اسکول بنیادی سہولتوں، اساتذہ اور طلبہ کی مناسب تعداد سے محروم ہیں۔ بعض مقامات پر اسکولوں کو بند یا ضم کیا جارہا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ نقصان غریب اور دیہی خاندانوں کے بچوں کو ہوتا ہے، کیونکہ ان کے لیے قریبی سرکاری اسکول ہی تعلیم کا سب سے اہم ذریعہ ہوتا ہے۔

تعلیم سے کوئی محروم نہ رہے اس کے لیے 2002 میں 86ویں آئینی ترمیم کے ذریعہ دفعہ 21اے جوڑ کر تعلیم کو بنیادی حق بنایا گیا تھا۔ یہ قانون یکم اپریل 2010 میں لاگو ہوا۔ جس کے بعد اسکولوں میں بچوں کا اندراج 98 فیصد پہنچا، لاکھوں بچے تعلیم کے دائرہ میں آئے۔ لیکن 'لرننگ ڈیفیسٹ' یعنی سیکھنے کی کمی بنی رہی۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے کے بجائے نجی اسکولوں پر توجہ دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں تعلیم دن بدن مہنگی ہوتی چلی گئی۔ نیتی آیوگ کے مطابق گزشتہ ایک دہائی میں 94000 اسکول یا تو بند ہوئے یا انہیں ضم کردیا گیا۔ جس سے محروم طبقات کے لیے تعلیم تک پہنچ کا سوال اور سنگین ہوگیا ہے۔ ملک کے دور دراز علاقوں تک تعلیم کی پہنچ بڑھانے کی کوششیں پیچھے چھوٹتی جارہی ہیں۔ سرکاری اسکولوں کے داخلہ میں بھی چھ فیصد کی کمی آئی ہے۔ 2015-14 میں سرکاری اسکولوں کی تعداد 11.07 لاکھ تھی جو 2025-24 میں گھٹ کر 10.13 لاکھ رہ گئی ہے۔ پورے ملک میں چھوٹے بچے اپنے اسکول کو بند یا ضم کرنے کے خلاف اور اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے سڑک جام یا احتجاج کررہے ہیں۔ ان کی باتوں پر سنجیدگی سے توجہ دینے کے بجائے سرکاری کارندے اور بھکت میڈیا بچوں کو کسی کے ذریعہ بہکایا ہوا بتارہے ہیں۔ اسکولوں کو بند کرنا یا کمزور کرنا دراصل غریب خاندانوں کے تعلیمی امکانات کو محدود کرنا ہے۔

اگر کہیں طلبہ کی تعداد کم ہے تو اسکول بند کرنے کے بجائے وہاں معیار بہتر بنانے کے ساتھ بچوں کو راغب کرنے کی پالیسی بنائی جائے۔ ہر اسکول میں تربیت یافتہ اساتذہ، لائبریری، لیبارٹری، کھیل کا میدان، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور مناسب تعلیمی ماحول دستیاب ہو۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک حکومت تعلیم پر خرچ کو بوجھ کے بجائے سرمایہ کاری

نہ سمجھے۔ تعلیم محض امتحان پاس کرنے کا نام نہیں بلکہ سوچنے، سوال کرنے، تحقیق کرنے اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا عمل ہے۔ تعلیم کے ساتھ امتحان کے نظام کو بھی بہتر بنانا ضروری ہے۔ بچے امتحان کی تیاری میں اپنا پورا جی جان لگا دیتے ہیں اگر ایسے میں پیپر لیک ہوجائے، امتحان منسوخ ہوجائے یا میرٹ کے بجائے سفارش اور دھاندلی کامیابی کا راستہ بن جائے تو صرف ایک امتحان متاثر نہیں ہوتا، ایک پوری نسل کا اعتماد ٹوٹ جاتا ہے۔ نیٹ ودیگر مقابلہ جاتی امتحانات اور سرکاری ملازمتوں سے متعلق امتحانی بے ضابطگیوں نے اس مسئلے کو قومی بحث کا موضوع بنا دیا ہے۔ طلبہ اور ان کے والدین کا احتجاج اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوان اب اپنے استقبل کے بارے میں خاموش رہنے کو تیار نہیں۔ 2047 کا بھارت بنانے کے لیے سب سے پہلے امتحانی نظام کو قابل اعتماد بنانا ہوگا۔ سوال ناموں کی حفاظت، امتحانی مراکز کی نگرانی، ڈیجیٹل سکیورٹی، شفاف نتائج، شکایات کے فوری ازالے اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی ضروری ہے۔ امتحان ایسا ہونا چاہیے جس میں طالب علم کو یقین ہو کہ اس کی محنت ہی اس کی کامیابی کا اصل ذریعہ بنے گی۔ تعلیم کے ساتھ روزگار کا سوال بھی اہم ہے 2014 میں ہر سال دو کروڑ روزگار پیدا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ آج روزگار کے اعداد وشمار اور نوجوانوں کی صورت حال اس وعدے کی کامیابی پر سوال اٹھاتے ہیں۔ نیتی آیوگ کی رپورٹ کے مطابق 15 سے 29 برس کی عمر کے تقریباً 7.8 کروڑ نوجوان نہ تعلیم حاصل کررہے ہیں، نہ روزگار میں ہیں اور نہ کسی تربیتی پروگرام کا حصہ ہیں۔ ان میں خواتین کی بڑی تعداد گھر کے کاموں میں مصروف ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح بھی تشویش ناک ہے۔

حکومت کو روزگار کے لیے صرف سرکاری نوکریوں پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ مینوفیکچرنگ، زراعت، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں، تعمیرات، خدمات، ٹیکنالوجی، سیاحت، صحت، تعلیم اور گرین اکانومی میں بڑے پیمانے پر روزگار پیدا کرنا ہوگا۔ کاروبار شروع کرنے والے نوجوانوں کے لیے آسان قرض، تربیت، مارکیٹ تک رسائی اور قانونی سہولتیں بھی ضروری ہیں۔ نیتی آیوگ کی رپورٹ کا ایک اہم پہلو اسکل ڈیولپمنٹ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آنے والی معیشت میں صرف ڈگری کافی نہیں ہوگی۔ نوجوانوں کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، سائبر سکیورٹی، جدید زراعت، صحت، تعمیرات اور مختلف صنعتی شعبوں کی عملی مہارتیں حاصل کرنا ہوں گی۔ لیکن ہنرمندی کے نام پر صرف سرٹیفکیٹ تقسیم کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ تربیت ایسی ہونی چاہیے جو حقیقی روزگار سے جڑی ہو۔ آئی ٹی آئی اور پولی ٹیکنک ادارے مقامی صنعتوں کے ساتھ جوڑے جائیں۔ مثلاً جس علاقے میں ٹیکسٹائل صنعت ہے وہاں ٹیکسٹائل سے متعلق تربیت، جہاں آٹوموبائل صنعت ہے وہاں آٹوموبائل ٹیکنالوجی اور جہاں جدید زراعت کے امکانات ہیں وہاں زرعی ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ خواتین کو صرف قانون ساز اداروں میں ریزرویشن دینے سے کام نہیں چلے گا۔ ان کی ایسی تربیت ہونی چاہیے جو انہیں ملک کی معیشت میں حصہ دار بنا سکے۔ اگر بھارت اپنی نصف آبادی کی صلاحیت کو پوری طرح استعمال نہیں کرتا تو ترقی کا خواب ادھورا رہے گا۔

غزل

یاد ہے!! رُستم و سُہراب ھوا کرتے تھے
عشق اور جنگ کے آداب ھوا کرتے تھے

یاد ھے ! لوگ قناعت کی قبا اوڑھے ھوئے
زرد موسم میں بھی شاداب ھوا کرتے تھے

یاد ھے خستہ مکانوں میں فرشتوں جیسے
لوگ وہ گوھرِ نایاب ھوا کرتے تھے

یاد ھے طرزِ تخاطب میں بزرگوں کے لئے
قبلہ وکعبہ کے اَلقاب ھوا کرتےں تھے

کاش دنیا میں مُحبت کے سِوا کچھ بھی نہ ھو
یاد ھے آنکھ میں کیا خواب ھوا کرتے تھے

وہ تو ساحِل کی طرح آپ مِلے تھے ورنہ
میری قسمت میں تو گرداب ھوا کرتے تھے

سو گئے اوڑھ کے مِٹی کے لِبادے وہ بھی
جو کبھی حُسن کے مہتاب ھوا کرتے تھے

فاتحہ پڑھ کے مبارک میں بہت رویا آج
آہ کیا پھول سے احباب ھوا کرتے تھے

مبارک صدیقی

جمال مظہری ایک باوقار شخصیت کی روشن یاد

یوسف شمسی

زندگی ایک مسلسل سفر کا نام ہے۔ اس سفر میں کچھ لوگ ایسے ملتے ہیں جو محض ہمارے ساتھ وقت نہیں گزارتے، بلکہ اپنی محبت، خلوص، خوش اخلاقی اور تعلق کی ایسی خوشبو چھوڑ جاتے ہیں جو ان کے رخصت ہوجانے کے بعد بھی مدتوں فضا میں محسوس ہوتی رہتی ہے۔ ایسے لوگ دنیا سے رخصت تو ہوجاتے ہیں، مگر اپنے پیچھے صرف یادیں نہیں چھوڑتے، بلکہ اپنے کردار کی ایک ایسی روشن لکیر چھوڑ جاتے ہیں جسے وقت کی گرد بھی دھندلا نہیں پاتی۔ کسی عزیز اور مخلص انسان کی وفات دراصل صرف ایک فرد کا دنیا سے اٹھ جانا نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ساتھ ایک پورا عہد، ملاقاتوں کا ایک سلسلہ، بے شمار یادیں اور تعلقات کی ایک دنیا بھی خاموش ہوجاتی ہے۔ بعض شخصیات اپنی ذات سے آگے بڑھ کر اپنے خاندان، اپنے محلے، اپنے قصبے اور اپنے معاشرے کی اجتماعی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ ان کی جدائی کا احساس اس لئے زیادہ گہرا ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ ہماری اپنی زندگی کے کئی خوب صورت اوراق بھی وابستہ ہوتے ہیں۔ جمال مظہری صاحب کی شخصیت کو سمجھنے کے لئے صرف ان کی ذات کا ذکر کافی نہیں؛ ان کے پورے خاندان کی خلوص ومحبت اور خوش اخلاقی کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ یہ خاندان نسل درنسل محبت اور تعلق نبھانے کی روایت کا علمبردار رہا ہے۔ مرحوم اظہار مظہری صاحب، جو جمال مظہری کے والد تھے، اپنی محبت، اور خلوص کے لئے زبان زدِعام تھے۔ آج بھی لوگ ان کی تعریف میں ایسے ایسے کلمات ادا کرتے ہیں کہ میرا قلم ان کی خوبیوں کا مکمل احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ اظہار مظہری صاحب کے بعد اس وراثتِ محبت کو محفوظ مظہری نے آگے بڑھایا۔ کاکو کی اجتماعی زندگی میں ان کا بڑا دخل تھا۔ لوگ اپنے گھریلو معاملات تک میں ان سے مشورے کیا کرتے تھے۔ عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہ تھا جس میں ان کا ذکر نہ آتا ہو۔ بعد میں خالد مظہری نے ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کسی حد تک انہیں اس ذمہ داری سے آزاد کیا۔ خالد مظہری کی کاکو واپسی کے بعد ایک بار پھر شطرنج کی بساط بچھنے لگی، چائے کی چسکیاں جسمانی حرارت بڑھانے لگیں، احباب کی دل جوئی ہونے لگی، سیاسی اور سماجی گفتگو کا سلسلہ چل نکلا اور کاکو کی فلاح و بہبود سے متعلق محفلیں دوبارہ آراستہ ہونے لگیں۔ محفوظ مظہری کو خالد صاحب کی صورت میں ایک سہارا مل گیا تھا؛ تھکے ہوئے قدموں کو جیسے سکون بخش فضا میسر آ گئی تھی۔ مگر صد حیف! یہ سکون زیادہ دن قائم نہ رہ سکا۔ خالد صاحب کا کاکو میں قیام گویا مہمان کا قیام ثابت ہوا اور جلد ہی مشیتِ ایزدی نے انہیں اپنے گھر بلا لیا۔ محفوظ صاحب کے قدم پھر سے رواں ہوگئے، لیکن بھائی کی جدائی نے انہیں مضمحل کردیا، زندگی بہت دنوں تک اس کارواں کو آگے نہ بڑھا سکی، کاکو کو ایک بار پھر افسردگی کا سامنا کرنا پڑا اور 15 فروری 2022 کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے، مظہری کمپاؤنڈ نے ایک بار پھر غم کی دبیز چادر اوڑھ لی، محفلیں سونی ہوگئیں، سائل اپنی حاجت روائی کے لئے دردر بھٹکنے لگے، احباب خلوت پسند ہو گئے یعنی کارواں ایک بار پھر منتشر ہوگیا، اظہار صاحب نے جس مسیحائی کی ڈوران بچوں کے ہاتھوں میں سونپی تھی یکے بعد دیگرے جہان فانی سے گزرتے گئے، لیکن کسی کو تو اس کا غم کا مداوا کرنا تھا، اظہار مظہری کے تیسرے بیٹے اقبال مظہری کی مصروف زندگی اس جوئے کا بار اٹھانے سے قاصر تھی، کاکو کے باشندگان کو خبر ملی جناب جمال مظہری اپنی ملازمت سے سبک دوش ہو چکے ہیں، اور ان کا رخت سفر کاکو کے لئے تیار ہے، اس تصوراتی دنیا میں لوگوں نے وہ خواب پھر بننا شروع کیا، جس کی کڑی قبل ٹوٹ چکی تھی۔ جناب جمال مظہری صاحب بھی اسی روایت کے پاسبان تھے، ایک مخلص، ملنسار اور باوقار شخصیت تھے۔ جمال مظہری صاحب کے دو بڑے بھائیوں کے انتقال کے بعد، جب وہ ملازمت سے سبک دوش ہوئے تو انہوں نے اپنے مظہری کمپاؤنڈ کو محض ایک رہائشی مکان نہیں رہنے دیا، بلکہ اسے کاکو کی سماجی زندگی کا ایک ایسا مرکز بنا دیا جہاں محبت، اپنائیت اور خلوص کی محفلیں سجتی رہیں۔ دعوت وضیافت ان کی طبیعت کا حصہ تھی اور لوگوں سے ملنا جلنا ان کے لیے محض رسم نہیں، بلکہ زندگی کا ایک خوب صورت قرینہ تھا۔ جب بھی جمال مظہری کاکو میں قیام فرماتے یا کاکو تشریف لاتے، مظہری کمپاؤنڈ میں صبح وشام لوگوں کی آمدورفت معمول بن جاتی۔ کاکو کی معتبر شخصیات، احباب اور عام لوگ تفریح، ملاقات اور باہمی گفتگو کے لیے وہاں جمع ہوتے، چائے کی چسکیوں کے ساتھ گپ شپ کی محفلیں جمتیں اور بچھڑے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے جڑتے رہتے۔ یوں رفتہ رفتہ مظہری کمپاؤنڈ ایک گھر سے بڑھ کر کاکو کے اجتماعی حافظے اور سماجی زندگی کا ایک مانوس علامت بن گیا تھا۔ آج جب سورج طلوع ہوا تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ ایک روشن چراغ اپنی تابناکی کھودے گا۔ قدرت نے 24 اگست 2026ء کی تاریخ کو محترم جمال مظہری صاحب کی تاریخ وفات مقرر کر رکھی تھی۔ زندگی کے معمولات اس شخص کے لیے اچانک ٹھہر جائیں گے، قلب کی حرکت رک جائے گی اور کئی آنکھیں اشکبار ہوجائیں گی۔ آج ان کے انتقال کی خبر جب بنگلور سے آئی تو اس خبر نے نہ صرف ان کے اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب کو، بلکہ قصبہ کاکو اور مظہری خاندان سے وابستہ ان بے شمار لوگوں کو بھی غم زدہ کردیا ہے جن کے ساتھ ان کے دیرینہ اور محبت بھرے تعلقات تھے۔ ان کی شخصیت کی سب سے نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ لوگوں سے محض رسمی تعلق نہیں رکھتے تھے، بلکہ تعلق نبھاتے تھے۔ وہ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے اور ہر ملنے والے کو اپنی محبت، خلوص اور اپنائیت کا احساس دلاتے تھے۔ جمال مظہری مرحوم، محترم اظہار مظہری صاحب کے چوتھے فرزند تھے۔ پیشے کے اعتبار سے وہ ریٹائرڈ انجینئر تھے، مگر ان کی اصل پہچان ان کا عہدہ یا پیشہ نہیں، بلکہ ان کا خوش اخلاق، مخلص، ملنسار اور باوقار کردار تھا۔ قصبہ کاکو، ضلع جہان آباد، ان کا آبائی وطن تھا، جہاں ان کے خاندان کی جڑیں نسلوں سے پیوست ہیں۔ میرے والدِ، جناب لطیف شمسی، جب حیات تھے، وہ بھی پابندی کے ساتھ شام کے وقت مظہری کمپاؤنڈ کی ان محفلوں کا حصہ بنتے تھے۔ اس زمانے کی کتنی ہی شامیں آج یادوں کے دریچے پر دستک دیتی ہیں۔ چائے کی پیالی، اپنوں کی گفتگو، قہقہوں کی ہلکی آوازیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے باخبر رہنے کا وہ ماحول اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ میرے والد بھی رخصت ہوگئے اور اب جمال مظہری نے بھی اس دنیا کو خیر آباد کہہ دیا؛ مگر ان دونوں سے وابستہ وہ شامیں اور وہ محفلیں یادوں میں ہمیشہ آباد رہیں گی۔ آج دل یہ سوچ کر بھی اداس ہے کہ جس مظہری کمپاؤنڈ میں برسوں سے لوگوں کی آمدورفت رہی، جہاں صبح کی ملاقاتیں اور شام کی محفلیں سجتی رہیں، جہاں چائے کی پیالی کے ساتھ کاکو کے لوگوں کے مسائل، خوشیاں اور دکھ بانٹے جاتے رہے، وہاں اب کیا صورت ہوگی؟ نہ جانے اب کاکو کے لوگوں کے درد وغم کو سننے، ان کی خوشیوں میں شریک ہونے اور اپنائیت سے بٹھانے والا وہ چہرہ کہاں ملے گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ مظہری کمپاؤنڈ کے در و دیوار بھی اس جدائی کے غم میں افسردہ ہوجائیں۔ وہ گھر جس نے برسوں تک لوگوں کی آمد سے زندگی کی حرارت محسوس کی، شاید اب خاموشی سے ان قدموں کو تلاش کرے جو جمال مظہری سے ملنے آیا کرتے تھے۔ شاید وہاں رکھی ہوئی کوئی کرسی، چائے کا کوئی پیالہ یا شام کی کوئی خاموش ساعت، گزرے ہوئے زمانے کی داستان سناتی رہے۔ زندگی میں کچھ گھر صرف اینٹ، پتھر اور در و دیوار سے نہیں بنتے؛ وہ لوگوں کی محبت، ملاقاتوں، یادوں اور تعلقات سے آباد ہوتے ہیں۔ مظہری کمپاؤنڈ بھی ایسا ہی ایک گھر تھا۔ ایک ایسا گھر جس کے دروازے سے صرف لوگ اندر نہیں آتے تھے، بلکہ اپنے ساتھ اپنی خوشیاں، اپنے دکھ، اپنے قصے اور اپنے رشتے بھی لے کر آتے تھے۔ جمال مظہری صاحب بھی اپنی زندگی کا سفر مکمل کرکے اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئے۔ ان کی تدفین ان کے آبائی قصبہ کاکو، ضلع جہان آباد، میں ہی عمل میں آئی۔ یوں وہ مٹی جس سے ان کا تعلق زندگی بھر قائم رہا، آخر کار اسی مٹی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ بلاشبہ انسان دنیا کے کسی بھی گوشے میں زندگی گزارے، اپنے آبائی وطن کی مٹی سے اس کا تعلق ایک ایسی حقیقت ہے جو دل کے نہاں خانوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ ان کی رحلت سے ان کے اہلِ خانہ، انکے دونوں بچوں، عزیز و اقارب، دوست احباب اور بالخصوص کاکو سے وابستہ لوگوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے آسانی سے پُر نہیں کیا جاسکتا۔ ماں اور باپ دونوں کا سایہ سر سے اٹھ جانا ان دونوں بچوں کے لیے زندگی کے ان صدمات میں سے ہے جن کی شدت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ایسے وقت میں صبر ہی وہ سہارا ہے، جو انسان کو اس ناقابلِ تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

دہلی: دو معروف ہوٹلوں میں کاکروچ، گندگی اور خراب اشیا کا انکشاف

دھلی کے انداز حیات اور جے ڈبلیو میریئٹ ہوٹل کے کچن میں فسائی کے معائنے کے دوران کاکروچ، مکھیاں، گندگی، زائد المیعاد اور خراب غذائی اشیا سمیت ۵۹/ خامیاں سامنے آئیں

نئی دہلی: دہلی کے ایروسٹی میں واقع معروف ہوٹل انداز حیات اور جے ڈبلیو میریئٹ کے کچن میں ہندوستانی غذائی تحفظ و معیارات اتھارٹی یعنی فسائی (ایف ایس ایس اے آئی) کے معائنے کے دوران صفائی اور غذائی تحفظ سے متعلق سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ معائنے میں کاکروچ، مکھیاں، بدبو، خراب اور ایکسپائر غذائی اشیا کے علاوہ ویج اور نان ویج اشیا کی علیحدہ ذخیرہ کاری میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ فسائی کی جانب سے کیے گئے معائنے کے مطابق انداز حیات کے کچن میں سبزی اور غیر سبزی کھانے کو الگ رکھنے کے مناسب انتظام میں کمی پائی گئی۔ معائنے کے دوران کاکروچ اور مکھیاں بھی ملیں، جبکہ بدبو کی شکایات درج کی گئیں۔ بعض بریڈ پیکٹوں پر ایکسپائر ہونے کے ایکسپائری اسٹیکر چسپاں پائے گئے۔ ہوٹل کے حلوائی کے شعبے میں تقریباً 87 کلوگرام ایکسپائر مٹھائیاں برآمد ہوئیں، جنہیں موقع پر ہی تلف کردیا گیا۔ پیسٹری سیکشن میں بھی ایکسپائر کیک بیس کے ساتھ مکھیاں اور کاکروچ پائے گئے۔ ان خامیوں سے کچن میں صفائی ستھرائی اور غذائی اشیا کی محفوظ نگہداشت کے انتظامات پر سوالات اٹھے ہیں۔ دوسری جانب نئی دہلی کے جے ڈبلیو میریئٹ ہوٹل میں تقریباً دو روز تک جاری رہنے والے معائنے کے دوران 59 خامیاں درج کی گئیں۔ فسائی کے مطابق بعض غذائی مصنوعات کے لیے ضروری لائسنس یا منظوری دستیاب نہیں تھی۔ پیک شدہ غذائی مصنوعات کی لیبلنگ میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ معائنے کے دوران پھپھوندی لگے سیب اور سڑے ہوئے ٹماٹر بھی ملے۔ کئی غذائی اشیا کھلے میں رکھی ہوئی تھیں، جبکہ ویج اور نان ویج مصنوعات کو الگ رکھنے کے لیے مقررہ اصولوں کی بھی مکمل پابندی نہیں کی جارہی تھی۔ بیکری کے حصے میں کاکروچ اور ٹوٹے ہوئے کنٹینر پائے گئے۔ فسائی نے اس سے قبل بھی غذائی تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی اور مطلوبہ معیار پر عمل نہ کرنے والی دہلی اور دمن کی دو غذائی کاروباری اکائیوں کے خلاف کارروائی کی تھی۔ نئی دہلی کی مارشے ریٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ کا لائسنس فوری طور پر 30 دن کے لیے معطل کردیا گیا تھا۔ فسائی کے مطابق مارشے ریٹیل کے ابتدائی اور بعد کے معائنے میں ادارے کے ڈیزائن، آپریشنل کنٹرول، صفائی، ذاتی حفظانِ صحت، فوڈ ہینڈلرز کی تربیت اور لازمی ریکارڈ رکھنے سمیت متعدد شعبوں میں خامیاں پائی گئیں۔ غذائی اشیا سنبھالنے والے ملازمین کے ضروری طبی ریکارڈ بھی دستیاب نہیں تھے اور غذائی تحفظ و صفائی سے متعلق لازمی دستاویزات بھی مناسب طریقے سے مرتب نہیں کی گئی تھیں۔ بھارتی فوڈ سیفٹی اتھارٹی نے نئی دہلی کے ایروسٹی میں واقع دو معروف فائیو اسٹار ہوٹلوں، کو کچن میں کاکروچ، شدید گندگی اور خراب اشیا پائے جانے پر سرکاری نوٹس جاری کردیے ہیں۔ یہ کارروائی ستمبر 2026 میں دہلی میں ہونے والی اہم بین الاقوامی برکس سربراہی کانفرنس سے قبل کی جانے والی خصوصی تفتیش کے دوران سامنے آئی ہے، کیونکہ ان ہوٹلوں میں غیر ملکی مندوبین کے قیام کا امکان ہے۔ ویجیٹیرین (سبزی خور) اور نان۔ویجیٹیرین (گوشت) کا کھانا کاٹنے والے بورڈ ایک ہی پانی کے برتن میں رکھے گئے تھے، اور سبزیوں کے لیے مخصوص برنر پر گوشت پکایا جارہا تھا۔

ہند۔مراکش پانچ سالوں میں دوطرفہ تجارت پر رضامند

ترجیحی تجارتی معاہدے کی تلاش کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپ کا قیام

نئی دہلی: تجارت اور صنعت اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت جناب جتن پرساد نے 24 سے 25 اگست 2026 تک مراکش کی مملکت کا ایک کامیاب سرکاری دورہ کیا، جس کے دوران انہوں نے مراکش کے سینئر وزراء اور معززین کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا۔ دورے کے دوران، انہوں نے اپنے ہم منصب جنابعمر ہیجیرا، وزیر برائے صنعت و تجارت کے سیکرٹری آف اسٹیٹ، انچارج فارن ٹریڈ، کنگڈم آف مراکش کے ساتھ ہندوستان-مراکش مشترکہ کمیشن کے 7ویں اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ ہندوستان اور مراکش کے درمیان پائیدار اور باہمی طور پر فائدہ مند شراکت داری ہے جس نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور مہتمم شاہ محمد ششم کی قیادت میں مضبوط اسٹریٹجک رفتار حاصل کی ہے۔ اپنے دورے کے دوران، شری جتن پرساد نے مراکش-انڈیا بزنس فورم میں شرکت کی، مراکش کے سینئر وزراء کے ساتھ دو طرفہ میٹنگیں کیں، ہندوستانی کاروباری برادری کے ساتھ مصروف تھے اور ہندوستان-ماروک فاسفور کی مینوفیکچرنگ سہولت کا دورہ کیا، جو کہ ہندوستانی شراکت داروں کے ساتھ مراکش کے اوسی پی گروپ کا مشترکہ منصوبہ ہے، اور طویل عرصے سے بھارت کے درمیان شراکت داری کا جائزہ لینے کے لیے۔ کھادشری پرساد کے ساتھ کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی تجارتی وفد بھی تھا، جس نے چیمبر آف کامرس، انڈسٹری اینڈ سروسز آف رباط سیل-کنیترا کے ساتھ ساتھ جنرل کنفیڈریشن آف مراکش انٹرپرائزز (سی جی ای ایم) کے ساتھ نتیجہ خیز میٹنگیں کیں۔ ساتویں ہند-مراکش مشترکہ کمیشن نے دوطرفہ اقتصادی شراکت داری کو نئی رفتار فراہم کی اور تعاون کے لیے ایک وسیع فریم ورک قائم کیا جس کا مقصد تجارت کو بڑھانا، مارکیٹ تک رسائی کو مضبوط بنانا، سرمایہ کاری اور صنعتی شراکت داری کو فروغ دینا، اور ہندوستانی اور مراکش کے کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ اقتصادی اور تجارتی تعلقات میں پیش رفت کا جائزہ لیا اور تجارت، سرمایہ کاری، صنعت، کھاد، زراعت، فارماسیوٹیکل، توانائی، کان کنی، ڈیجیٹل تبدیلی، ٹرانسپورٹ اور باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا اور متنوع بنانے پر اتفاق کیا۔ دوطرفہ تجارت 2025 میں تقریباً 4 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جو دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کی پائیدار مضبوطی کی عکاسی کرتی ہے۔ دونوں ممالک نے اپنی دیرینہ دوستی اور تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

جدید صحت کی دیکھ بھال چھوٹے اضلاع تک پہنچنی چاہیے

جدید ادویات کیا فراہم کرسکتی ہیں اور جو حقیقت میں چھوٹے اضلاع اور دور دراز علاقوں میں لوگوں کو دستیاب ہے

سرینگر: جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے بدھ کے روز جدید صحت کی دیکھ بھال کو بڑے شہروں اور خصوصی اداروں سے باہر قابل رسائی بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کو اس فرق کو ختم کرنا چاہیے کہ جدید ادویات کیا فراہم کرسکتی ہیں اور جو حقیقت میں چھوٹے اضلاع اور دور دراز علاقوں میں لوگوں کو دستیاب ہے۔ تفصیلات کے مطابق، سنہا نے ایس کے آئی سی سی سری نگر میں قومی حکمت عملی برائے اعلیٰ نگہداشت کی قومی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جدید صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے کا چیلنج صرف جموں و کشمیر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے ملک میں اس کا سامنا ہے۔ کورونا وبائی امراض کے درمیان انتظامیہ کے بیک ٹو ولیج پروگرام کے دوران اکھنور کے قریب ایک صحت مرکز کے اپنے دورے کو یاد کرتے ہوئے، سنہا نے کہا کہ وہاں کے ڈاکٹروں کے ساتھ بات چیت نے انہیں مریضوں کو درپیش مشکلات کا احساس دلایا جن میں پیچیدہ بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک ڈاکٹر نے انہیں بتایا تھا کہ اہل خانہ اکثر بیمار بچوں کو صحیح تشخیص اور علاج کی امید میں مرکز صحت لاتے ہیں لیکن پیچیدہ بیماریوں کی تشخیص کے لیے آلات کی عدم موجودگی نے ڈاکٹروں کو بے بس کردیا ہے۔ سنہا نے کہا کہ خصوصی سہولیات کی کمی اکثر دور دراز علاقوں کے خاندانوں کو علاج کی تلاش میں جموں، چنڈی گڑھ یا دہلی تک طویل سفر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ والدہ کا صبر اور والد کا صبر صرف جموں اور کشمیر میں نہیں ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ بہت وسیع ہے اور اس کے لیے قومی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہندوستان نے گزشتہ 10-12 سالوں میں صحت کی دیکھ بھال میں نمایاں ترقی کی ہے، بشمول ہیلتھ انشورنس کوریج، ویکسینیشن پروگرام، طبی تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع۔ انہوں نے کہا کہ ملک نے میڈیکل انفراسٹرکچر میں خاطر خواہ توسیع بھی دیکھی ہے، جس میں جموں وکشمیر سمیت ملک بھر میں نئے ایمس، میڈیکل کالج اور ایم بی بی ایس کی سیٹیں بن رہی ہیں۔ تاہم، سنہا نے کہا کہ جدید ادویات کی صلاحیتوں اور لوگوں کے لیے ان کی حقیقی دستیابی کے درمیان ایک اہم فرق بدستور موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک خلا ہے اور فاصلہ ہے۔ پہلے شاید ہم نے اس انداز میں نہیں سوچا کیونکہ ہمارے وسائل محدود تھے۔ لیکن اب مجھے لگتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ ملک بہت بڑے پیمانے پر سوچ رہا ہے۔

حکومت، پرائیویٹ سیکٹر اور سوسائٹی کو قومی صلاحیت کی تعمیر کیلئے مل کر کام کرنا چاہیے

صلاحیت سازی پر ایک گول میز سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ تکنیکی اور سماجی ارتقاء کی رفتار میں زبردست اضافہ ہوا ہے،

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ مہارتوں کے ساتھ ساتھ دماغ کی صلاحیت کی تعمیر بھی ہندوستان کے لیے عالمی سطح پر متعلقہ رہنے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ صلاحیت کی تعمیر کو انفرادی، مہارت پر مبنی نقطہ نظر سے ایک اجتماعی اور پورے معاشرے کی کوششوں میں تیزی سے بدلتے ہوئے تکنیکی اور عالمی ماحول کو مؤثر طریقے سے جواب دینا چاہیے۔ صلاحیت سازی پر ایک گول میز سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ تکنیکی اور سماجی ارتقاء کی رفتار میں زبردست اضافہ ہوا ہے، جس سے مسلسل سیکھنا ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ آج سیکھتا ہے وہ کل تک پرانا ہوسکتا ہے، اس لیے افراد اور اداروں کو سیکھنے والے رہنے اور مسلسل موافقت پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اجتماعی صلاحیت کی تعمیر بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اداروں کو ایک مربوط انداز میں کام کرنا سیکھنا چاہیے اور نئے چیلنجز کا تیزی سے جواب دینے اور پالیسیوں کو موثر نفاذ میں تبدیل کرنے کے لیے تنظیمی حدود میں ہم آہنگی پیدا کرنی چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو ایک ایسے نقطہ نظر کی طرف بڑھنا چاہئے جس میں ادارہ جاتی ہم آہنگی کو پورے معاشرے کے نقطہ نظر کے ساتھ ملایا جائے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ صلاحیتوں میں اضافہ صرف مہارتوں کو فروغ دینے یا تفویض کردہ کاموں کو انجام دینے کے لیے افراد کو تیار کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے "ذہن کی صلاحیت کی تعمیر" کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ افراد اور اداروں کے لیے موافقت، اختراعات اور متعلقہ رہنے کے لیے صحیح ذہنیت کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کو عالمی سطح پر متعلقہ رہنا ہے تو اسے عالمی معیارات اور عالمی حکمت عملیوں پر عمل کرنا ہوگا۔ وزیر نے زور دیا کہ حکومت سے سب کچھ کرنے کی توقع نہیں کی جاسکتی اور اس کے لیے دیگر اسٹیک ہولڈرز کی زیادہ سے زیادہ شرکت ضروری ہے۔ خلائی اور جوہری توانائی جیسے شعبوں کو نجی شراکت کے لیے کھولنے کے ہندوستان کے تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ملک کو مختلف شعبوں میں کام کرنا سیکھنے اور ایک ماحولیاتی نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں مختلف اسٹیک ہولڈرز ایک مشترکہ قومی مقصد کے لیے اپنا حصہ ڈالیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے حکمرانی میں عملیت پسندی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکام کو اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اصول کی کتاب میں پھنسنے سے آگے بڑھنا سیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مؤثر طریقے سے کام کرنے کے لیے مناسب حد تک عملیت پسندی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں ذہنیت میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہند۔برطانیہ بڑے میزائل معاہدہ پر دستخط کے آخری مراحل میں

نئی دہلی: ہندوستان اور برطانیہ سینکڑوں ہلکے وزن والے ملٹی رول میزائلوں کی خریداری کے لیے ایک بین حکومتی معاہدے پر دستخط کرنے کے آخری مراحل میں ہیں۔ ہتھیاروں کے نظام کی ابتدائی ہنگامی خریداری، جسے مارلیٹ بھی کہا جاتا ہے، پہلے سے ہی جاری ہے۔ آنے والا رسمی معاہدہ اس ابتدائی خریداری کو سیکڑوں میں چلنے والے ایک بڑے آرڈر میں پھیلائے گا۔ یہ ہتھیار بیلفاسٹ، شمالی آئرلینڈ میں کمپنی کی سہولت پر تیار کیے جاتے ہیں۔ ایک بار دستخط ہونے کے بعد، یہ معاہدہ کمپنی کے لائٹ ویٹ ملٹی رول میزائل سسٹم کے لیے دوسرے سب سے بڑے عالمی آرڈر کی نشاندہی کرے گا۔ اس مخصوص نظام کا واحد بڑا حکم یوکرین کے دفاع کے لیے دیا گیا تھا۔ ایل ایم ایم کا وزن تقریباً 13 کلوگرام ہے، جس کی لمبائی 1.3 میٹر اور قطر 76 ملی میٹر ہے۔ لیزر بیم سواری کا استعمال کرتے ہوئے ہتھیار کی رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ منصوبہ بندی شدہ حصول نئی دہلی اور لندن کے درمیان فوجی تعاون کو گہرا کرنے اور قابل اعتماد دفاعی سپلائی چین کو محفوظ بنانے کے وسیع تر دباؤ کا حصہ ہے۔ بھارتی فوج کے لیے ہتھیاروں کا نظام منگوایا جارہا ہے۔ یہ معاہدہ گہرے صنعتی تعاون کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ برطانوی حکام نے اشارہ کیا کہ اس میزائل معاہدے کے اختتام کے بعد، دونوں ممالک ایک بڑے ہندوستانی عزائم پر بات چیت شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس میں مستقبل کے پیچیدہ ہتھیاروں کے نظام کی ممکنہ مشترکہ ڈیزائن اور مشترکہ تخلیق شامل ہے۔ پیچیدہ ہتھیاروں کی بات چیت دوسرے بڑے دوطرفہ دفاعی اقدامات کے ساتھ بیٹھتی ہے جو اس وقت بات چیت کے تحت ہیں۔ ان میں ہندوستانی بحریہ کے مستقبل کے جنگی جہازوں کو طاقت دینے کے لیے میری ٹائم الیکٹرک پروپلشن پارٹنرشپ پر جدید بات چیت شامل ہے۔

گروگرام میں شدید آبی جماؤ کے لیے

بی جے پی حکومت کا بدعنوانی کا نظام ذمہ دار: دیپیندر ہڈا

نئی دہلی: کانگریس نے گروگرام میں مانسون کے دوران شدید آبی جماؤ، ٹریفک جام اور بنیادی شہری سہولتوں کی بدحالی کے لیے ہریانہ کی بی جے پی حکومت کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے حکمراں جماعت پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی اور انتظامی ناکامی کے الزامات عائد کیے ہیں۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مستقل مدعو رکن دیپیندر سنگھ ہڈا نے کہا کہ جو گروگرام کبھی دنیا کی معروف 500 کمپنیوں کی پہلی پسند ہوا کرتا تھا، وہ بی جے پی کے 12 سالہ دور حکومت میں بدحالی کا شکار ہوگیا ہے۔ کانگریس دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہڈا نے الزام عائد کیا کہ شہر میں صفائی اور ڈرینیج نظام کے نام پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر سال آبی جماؤ سے نمٹنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرکے کال سینٹر قائم کرتی ہے، لیکن جب شہر میں پانی بھر جاتا ہے اور ٹریفک جام لگتا ہے تو لوگوں کی مدد کے لیے فون تک نہیں اٹھایا جاتا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ نایب سنگھ سینی اور مرکزی وزیر و گروگرام کے رکن پارلیمنٹ راؤ اندرجیت سنگھ کو بھی نشانہ بنایا۔ ہڈا نے کہا کہ راؤ اندرجیت سنگھ گزشتہ 12 برس سے مسلسل اقتدار میں ہیں اور اس سے پہلے کانگریس کے دور میں بھی 10 سال تک رکن پارلیمنٹ رہے، اس کے باوجود شہر کا ڈرینیج نظام آج تک درست نہیں ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی ناکامیوں کا ٹھیکرا سابقہ حکومتوں پر پھوڑنا بی جے پی کی پرانی عادت بن چکی ہے۔ ہڈا نے دعویٰ کیا کہ 7 اگست کو آبی وسائل سے متعلق مسائل پر وزیر آبی طاقت کی صدارت میں ہریانہ کے ارکان پارلیمنٹ کی جائزہ میٹنگ ہوئی، جس میں 10 میں سے 9 ارکان موجود تھے، لیکن گروگرام کے رکن پارلیمنٹ راؤ اندرجیت سنگھ اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ نایب سنگھ سینی کے اس بیان پر بھی تنقید کی کہ "کیلیفورنیا میں بھی سیلاب آتا ہے" اور کہا کہ اس طرح کے بیانات حکومت کی جواب دہی سے بچنے کی کوشش ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران بنیادی ڈھانچے کی ناکامی اور آبی جماؤ کے باعث 12 افراد کی جان جاچکی ہے۔ شہر میں طویل ٹریفک جام معمول بن چکے ہیں اور لوگ گھنٹوں سڑکوں پر پھنسے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ ٹاور کے باہر بھی آبی جماؤ ہورہا ہے، جبکہ کچرے کے مسئلے کے باعث گروگرام 'کڑا گرام' میں تبدیل ہوگیا ہے۔ ہڈا نے کہا کہ کانگریس حکومت کے دوران گروگرام میں فارچیون 500 کمپنیوں کی آمد ہوئی، میٹرو کو شہر تک لانے کا کام ہوا، گروگرام۔فریدآباد فور لین ہائی وے تعمیر کیا گیا، گروگرام یونیورسٹی قائم ہوئی، پانی کی فراہمی کے لیے گروگرام کینال بنائی گئی، گالف کورس روڈ کو ترقی دی گئی اور دوارکا ایکسپریس وے کا 63 فیصد کام مکمل کیا گیا۔

ہندوستان نے نسلی تعصب پر

اقوام متحدہ کی کمیٹی کے 'بدنیتی پر مبنی' مشاہدات کی مذمت کی

نئی دہلی: ہندوستان نے بدھ کے روز اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے نسلی امتیاز کے خاتمے کے بارے میں ملک کے بارے میں مشاہدات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں "سیاسی طور پر حوصلہ افزائی" اور انتہائی بدنیتی پر مبنی قرار دیا۔ ایک سرکاری بیان میں، وزارت خارجہ نے نوٹ کیا کہ اس نے 11-12 اگست کو جنیوا میں منعقدہ آئی سی ای آر ڈی کے تحت ہندوستان کے 11 ویں متواتر جائزے کے بعد نسلی امتیاز کے خاتمے سے متعلق کمیٹی کے جاری کردہ ریمارکس کا نوٹس لیا ہے۔ وزارت خارجہ امور نے واضح کیا کہ اس مشق نے ایک معمول کے معاہدوں کا جائزہ لیا، جس میں ہندوستان نے تعمیری مشغولیت کے جذبے کے ساتھ حصہ لیا۔ اس نے زور دے کر کہا کہ نسلی امتیاز کا مقابلہ کرنے کے لیے ہندوستان کا عزم مضبوط اور اٹل ہے۔ جائزہ لینے کے پورے عمل کے دوران، ہندوستان نے اپنے آئینی تحفظات، جامع قانونی فریم ورک، تکثیری اخلاقیات، اور پسماندہ برادریوں کے تحفظ کے لیے مسلسل کوششوں پر زور دیا۔ "جبکہ ہم قائم شدہ طریقہ کار کے ذریعے کمیٹی کے مشاہدات کا جواب دیں گے، بین وزارتی وفد، جس کی قیادت سالیسٹر جنرل آف انڈیا، شری تشار مہتا کر رہے تھے، نے پہلے ہی واضح عمومیات، غیر مصدقہ الزامات، یا کنونشن کے مینڈیٹ سے تجاوز کرنے کے رجحان کو مسترد کردیا تھا۔ وزارت نے مزید کہا، ہندوستان رپورٹ میں کسی بھی سیاسی طور پر حوصلہ افزائی کرنے والے انتہائی بدنیتی پر مبنی حوالہ جات کو اس تمام حقارت کے ساتھ مسترد کرتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ وزارت خارجہ امور کی طرف سے یہ ردعمل نسلی امتیاز کے خاتمے سے متعلق اقوام متحدہ کی کمیٹی کی جانب سے قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی طرف سے نسلی اور نسلی۔ مذہبی آبادیوں، مقامی اور قبائلی لوگوں، بشمول درج فہرست قبائل، درج فہرست ذاتوں، خاص طور پر دلت، اور غیروں کے خلاف بڑے پیمانے پر خلاف ورزیوں کا الزام لگانے والی رپورٹوں پر تشویش کا اظہار کرنے کے بعد آیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اعتراضات: اقوام متحدہ کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ ہندوستان میں دلتوں، قبائلی برادریوں، روہنگیا اور بنگالی بولنے والے مسلمانوں کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے امتیازی سلوک، تشدد اور ماورائے عدالت ہلاکتوں کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ جائزہ جنیوا میں 11 اور 12 اگست 2026 کو منعقدہ ایک اجلاس کے دوران لیا گیا تھا۔

نیپال میں امدادی کارروائیوں کیلئے

آئی اے ایف نے نقل و حمل کے بیڑے کو اسٹینڈ بائی پر رکھا

نئی دہلی: ہندوستانی فضائیہ نے اپنے ٹرانسپورٹ طیاروں کے بیڑے بشمول C-17، C-130J اور C-295 کو نیپال میں سیلاب کی وجہ سے امدادی کارروائیوں کے لئے تیار رکھا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ایک JC-130 ٹرانسپورٹ طیارہ آج دیر شام تک امدادی سامان لے کر نیپال کے لیے روانہ ہونے کی امید ہے۔ نیپال کے راسووا علاقے میں دریائے بھوٹے کوشی میں اچانک سیلاب کے بعد لاپتہ ہونے والے غیر ملکی شہریوں میں تقریباً 105 ہندوستانی بھی شامل ہیں، ملک کے سیاحت بورڈ نے بدھ کو کہا کہ یہ معلومات سیاحت اور ٹریول کمپنیوں سے موصول ہونے والے ابتدائی ایجنسی وار ریکارڈ پر مبنی ہے۔ ہمالیائی قوم نے کہا کہ ہندوستان ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اس مشکل وقت میں اپنے "نیپال میں بہنوں اور بھائیوں" کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کی ٹیمیں ریسکیو اور ریلیف کی کوششوں میں قریبی تعاون کررہی ہیں۔ نیپال میں بھارتی سفارتخانے نے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم بلیند ر شاہ سے بات کی اور نیپال میں سیلاب کی وجہ سے ہونے والے جانی نقصان پر تعزیت کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے لوگ اس مشکل وقت میں نیپال میں اپنی بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہندوستان نیپال کو ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہماری ٹیمیں بچاؤ اور راحت کی کوششوں پر قریبی تعاون کررہی ہیں۔ شدید سیلاب سے متاثرہ ہندوستانی شہریوں کی جلد بچاؤ اور راحت کے لیے حکام کے ساتھ مصروف عمل ہے۔

ایچ اے ایل اور سیفران نے ملٹی روٹ

ہیلی کاپٹروں کو تقویت دینے کیلئے حتمی معاہدہ پر دستخط کئے

بنگلورو: ڈیفنس پی ایس یو ایچ اے ایل اور سیفران ہیلی کاپٹر انجن نے اپنے مشترکہ منصوبے، سافیل ہیلی کاپٹر انجنز پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ ایک نئے ہائی پاور ہیلی کاپٹر انجن کو ڈیزائن اور تیار کرنے کے لیے حتمی معاہدے پر دستخط کیے ہیں جو کہ ہندوستان کے مجوزہ 13 ٹن کے انڈین ملٹی رول ہیلی کاپٹر (IMRH) اور اس کے بحری جہازوں کو طاقتور بنائے گا۔ انجن، اراولی، جسے ہندوستان کے مشہور پہاڑی سلسلے کے نام سے منسوب کیا گیا ہے، 3,500-4,000 شافٹ ہارس پاور کلاس میں تیار کیا جائے گا۔ معاہدہ اس کے ڈیزائن، ترقی، تیاری، سپلائی اور لائف سائیکل سپورٹ کا احاطہ کرتا ہے۔ معاہدے پر ایچ اے ایل کے ڈائریکٹر (انجینئرنگ اور آر اینڈ ڈی) اجے کمار شریواستو اور سافیل ہیلی کاپٹر انجنز کے ڈائریکٹر اولیور ساون اور سفران ہیلی کاپٹر انجنز کے ایگزیکٹو نائب صدر (سیلز اینڈ مارکیٹنگ) نے دستخط کیے تھے۔ ایچ اے ایل کے سی ایم ڈی روی کے نے کہا "اس معاہدے پر دستخط ہندوستان کی ایرو انجن ٹیکنالوجیز میں خود انحصاری کے حصول میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔ سیفال اور سیفران ہیلی کاپٹر انجنز کے ساتھ اس اشتراکی پروگرام کے ذریعے، ہم اگلی نسل کے ہندوستانی ہیلی کاپٹر پلیٹ فارمز کو طاقت دینے کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنا رہے ہیں۔

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما اور رضا اکیڈمی کی جانب سے سنی مسجد بلال میں میلاد النبی کانفرنس

دور حاضر میں نوجوان نسل کو عشق رسول سے وابستہ کرنے اور اتحاد امت کی سخت ضرورت ہے: مولانا سید معین میاں

ممبئی: یوم ولادت کی مناسبت سے سنی مسجد بلال میں میلاد النبی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کی جس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت قائد اہل سنت، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ و صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے فرمائی، کانفرنس کی سرپرستی اسیر مفتی اعظم ہند بانی رضا اکیڈمی عالی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے کی۔ جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے علمائے کرام، مشائخ عظام، ائمہ، دانشوران، سماجی و ملی شخصیات اور عاشقان رسول نے شرکت کی۔ معین المشائخ نے خطبہ صدارت میں کہا کہ میلاد النبی کانفرنس کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ اور یہ بتانا ہے کہ آپ کی ذات گرامی پوری دنیا کے لئے امن وشانتی کا باعث ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کو پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ کانفرنس کا بنیادی مقصد حضور کی تعلیمات، اخلاق و کردار کو عام کرنا ہے۔ دور حاضر میں نوجوان نسل کو عشق رسول سے وابستہ کرنے اور اتحاد امت کی سخت ضرورت ہے۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ حضور کی سیرتِ طیبہ ہمارے لیے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس کانفرنس کا مقصد آپ کی سیرت کو یاد کرکے اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک عملی تحریک کو فروغ دینا ہے جس سے ہمارے سماج اور معاشرہ سے برائیوں کا خاتمہ ہو اور حضور کی سیرت ہمارے نوجوان نسل کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔ عالمی شہرت یافتہ نعت خواں مولانا احمد رضا المعروف نوری میاں نے والہانہ انداز میں بارگاہ رسالت میں نذرانہ نعت پیش کیا۔ مقرر خصوصی حضرت علامہ مولانا سید خلیق اشرف نے اپنے خصوصی بیان میں کہا کہ یہ دن ہمیں اس عظیم ہستی کی ولادتِ باسعادت کی یاد دلاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور اکرم کی تشریف آوری نے انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم، عدل، محبت، اخوت اور انسانیت کی روشنی عطا فرمائی۔ آپ نے مزید کہا کہ میلاد النبی محض ایک جشن یا سالانہ تقریب کا نام نہیں بلکہ حضور رحمتِ عالم کی سیرت کو یاد کرنے، آپ کی تعلیمات کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں کو اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کا پیغام ہے۔ سنی مسجد بلال کے خطیب امام حافظ وقاری مولانا مشتاق احمد تیغی نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عشقِ رسول کو اخلاق، کردار، عبادت، معاملات، معاشرت اور خدمتِ خلق کے ذریعے عملی زندگی میں ظاہر کیا جائے۔ بانی تحریک درود وسلام مولانا عباس رضوی نے کہا موجودہ دور میں نوجوان نسل مختلف فکری، تہذیبی اور سوشل میڈیا کے خرافات سے دوچار ہے، اس لیے ضروری ہے کہ انہیں سیرتِ مصطفیٰ کی روشنی میں ایسا مضبوط فکری و اخلاقی نظام فراہم کیا جائے جو انہیں دین سے قریب کردے۔ اپنی تقریر میں مولانا ظفر رضوی نے کہا کہ مسلمانوں کے تمام طبقات کو باہمی اختلافات سے بالاتر ہوکر قرآن و سنت، محبتِ رسول اور ملت کی اجتماعی بھلائی کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ علما نے اس بات پر زور دیا کہ ایک ایسی عملی تحریک کو آگے بڑھانا ہے جس کے ذریعے سیرتِ مصطفیٰ گھروں، مدارس، مساجد، تعلیمی اداروں اور معاشرے کی عملی زندگی میں نظر آئے۔ ہر مسلمان اپنے اندر یہ عہد پیدا کرے کہ وہ حضور اکرم کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے گا اور اپنے عمل سے اسلام کی خوبصورتی پیش کرے گا۔ کانفرنس میں سیرتِ مصطفیٰ کے فروغ، نوجوانوں کی دینی و اخلاقی تربیت، تعلیم و تحقیق کے میدان میں کام، خدمتِ خلق اور امت کے اتحاد کے حوالے سے متعدد اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ میلاد منانے کے ساتھ ساتھ اپنی کو زندگی کو سیرت مصطفے کے مطابق ڈھالیں۔ ہر مسلمان کے گھر سیرتِ مصطفیٰ پر آسان اور مستند کتاب پہنچانے کی مہم شروع کی جائے۔ کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس کے طلبہ کے لئے سیرت مصطفے پروگرام کیا جائے جس میں تقریری مقابلے، سیرت کوئز، مضمون نویسی اور سوشل میڈیا مہم شامل ہو۔ رضا اکیڈمی اور آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کے تحت ایک سیرت کمیٹی بنایا جائے جہاں سیرتِ مصطفیٰ، نعتیہ ادب اور اسلامی تاریخ پر مستند تحقیقی کام ہو اور اسے اردو، ہندی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں شائع کیا جائے۔

جمعیۃ علماء کی تربیتی ورکشاپ میں مفتی اشفاق قاضی کی خصوصی شرکت

ائمۂ مساجد کی ذمہ داریاں اور تربیت، کامیاب کاؤنسلنگ، پری و پوسٹ میرج پر اہم رہنمائی

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے اصلاحِ معاشرہ کے عنوان سے منعقدہ چارروزہ تربیتی ورکشاپ میں معروف عالمِ دین، مذہبی اسکالر، شریعہ ایڈوائزر اور فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے بانی و ڈائریکٹر مفتی اشفاق قاضی نے جمعیۃ علماء ہند کی خصوصی دعوت پر دہلی کے مرکزی دفتر میں شرکت کی، اور دو روز تک مختلف اہم موضوعات پر شرکاء سے سیر حاصل گفتگو کی، ۲۴ راگست کو ''ائمۂ مساجد کی ذمہ داریاں'' اور ائمۂ مساجد کی تربیت کے موضوع پر رات ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک خصوصی نشست ہوئی، جس میں مفتی اشفاق قاضی نے ائمۂ مساجد کے مقام و منصب، ان کی دینی و معاشرتی ذمہ داریوں اور موجودہ دور کے تقاضوں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امام صرف نماز کا امام نہیں بلکہ مسجد اور معاشرے کے درمیان ایک مؤثر دینی و اصلاحی رہنما ہوتا ہے، مسجد کو صرف نماز کی ادائیگی کی جگہ تک محدود رکھنے کے بجائے اسے تعلیم، تربیت، اصلاح، رہنمائی اور معاشرتی خیر کا مرکز بنانے کی ضرورت ہے، وہیں ۲۵ راگست کو انہوں نے ''کامیاب کاؤنسلنگ اور بہترین کاؤنسلرز''، ''کاؤنسلرز کی صفات''، نیز شادی سے قبل تربیت اور شادی کے بعد رہنمائی کے موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی۔ مفتی اشفاق قاضی نے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں اپنے عملی تجربات اور وہاں پیش آنے والے مختلف خاندانی و ازدواجی معاملات کی روشنی میں بتایا کہ مؤثر کاؤنسلنگ محض مشورہ دینے کا نام نہیں، بلکہ فریقین کو تحمل سے سننے، مسئلے کی اصل نوعیت سمجھنے، اعتماد قائم کرنے، رازداری برقرار رکھنے اور حکمت و توازن کے ساتھ حل کی طرف رہنمائی کرنے کا نام ہے، انہوں نے شادی سے قبل تربیتی پروگرام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ لڑکے اور لڑکی کو ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں، باہمی حقوق، اختلافات کے حل، مالی معاملات، سسرالی رشتوں، گفتگو کے آداب اور ایک دوسرے کی نفسیاتی ضرورتوں سے پہلے ہی واقف کرایا جائے تو بہت سے تنازعات کو جنم لینے سے قبل روکا جاسکتا ہے، جبکہ شادی کے بعد رہنمائی کا مقصد پیدا ہونے والے اختلافات کو شدت اختیار کرنے سے پہلے صبر، حکمت اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے حل کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ ایک بہترین کاؤنسلر کے لیے دینی بصیرت کے ساتھ انسانی نفسیات، خاندانی حالات اور معاشرتی حقیقتوں کی سمجھ بھی ضروری ہے، اسے کسی ایک فریق کا نمائندہ بننے کے بجائے انصاف، خیرخواہی اور اصلاح کو اپنا مقصد بنانا چاہیے، مفتی اشفاق قاضی نے اپنے تجربات کی روشنی میں یہ بھی واضح کیا کہ خاندانی تنازعات اکثر کسی ایک واقعے کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ غلط فہمی، ناقص گفتگو، انا، مالی دباؤ، رشتوں میں عدم توازن اور ایک دوسرے کی توقعات کو نہ سمجھنے جیسے عوامل مل کر مسائل کو پیچیدہ بناتے ہیں، اس لیے کاؤنسلرز کو ظاہری شکایت کے بجائے اصل مسئلے تک پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے، بتادیں کہ تربیتی ورکشاپ اصلاحِ معاشرہ جمعیۃ علماء ہند ۲۴ تا ۲۷ راگست ۲۰۲۶ء نئی دہلی میں جاری ہے، جس میں مجموعی طور پر ۶۳ شرکاء شریک ہیں۔ ورکشاپ کا انعقاد مدنی ہال، دفتر جمعیۃ علماء ہند، ابہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی میں ہو رہا ہے۔ اس تربیتی پروگرام میں مشرقی، وسطی اور مغربی اتر پردیش زون کے علاوہ بہار، آسام، متحدہ پنجاب، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، گجرات، کرناٹک، آندھرا پردیش، تریپورہ، ناگالینڈ، میزورم، میگھالیہ، اتراکھنڈ، دہلی، جھارکھنڈ، اڈیشہ، مہاراشٹر، گوا، تلنگانہ اور راجستھان سے نمائندگی ہے۔ واضح رہے کہ مفتی اشفاق قاضی جامع مسجد ممبئی میں واقع دارالافتاء والارشاد میں بطور صدر مفتی بھی خدمات انجام دے رہے ہیں اور دینی رہنمائی کے ساتھ خاندانی و معاشرتی اصلاح کے میدان میں نمایاں سرگرم ہیں۔ ان کی حال ہی میں ''عالیشان مساجد اور مسلمان'' کے عنوان سے کتاب بھی شائع ہوئی ہے، جس میں مسجد نبوی ﷺ کے طرز پر مساجد کے ذریعے عبادت کے ساتھ تعلیم، تربیت، اصلاح، سماجی خدمت اور مسلمانوں کی مختلف ضروریات کی تکمیل کے امکانات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

بھارت اور انڈونیشیا سبانگ کو

فوجی اڈہ نہیں بلکہ اہم تجارتی بندرگاہ بنانے پر توجہ مرکوز

جکارتہ: بھارت اور انڈونیشیا شمالی سماٹرا میں واقع سبانگ بندرگاہ کو ایک تجارتی اور علاقائی بحری مرکز کے طور پر ترقی دینے کی سمت آگے بڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ آبنائے ملاکا کے قریب اس کے انتہائی اہم جغرافیائی محلِ وقوع کے باعث اس منصوبے کو اکثر بحر ہند میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے جواب کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لیکن تجزیے کے مطابق سبانگ کو کسی ممکنہ بھارتی فوجی اڈے کے طور پر دیکھنا درست نہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کے جولائی میں جکارتہ کے دورے کے دوران انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے سبانگ کی مربوط ترقی میں بھارت کی دلچسپی کا خیرمقدم کیا تھا۔ منصوبے کا بنیادی مقصد سبانگ اور بھارت کے انڈمان و نکوبار جزائر کے درمیان ایسا بحری کوریڈور قائم کرنا ہے جو تجارت، سیاحت، مسافروں اور سامان کی نقل و حرکت اور مقامی اقتصادی ترقی کو فروغ دے سکے۔ دونوں ممالک کے حالیہ مشترکہ بیان میں کروز اور میرین ٹورازم، جہازوں کی مرمت، شپ بلڈنگ اور آف شور توانائی سے متعلق خدمات کو تعاون کے ممکنہ شعبوں کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ سبانگ اور پورٹ بلیئر کے درمیان بہتر رابطہ قائم ہونے سے انڈمان و نکوبار جزائر کو بھی تجارت، سیاحت اور علاقائی اقتصادی سرگرمیوں کے ایک اہم مرکز کے طور پر ترقی دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ انڈونیشیا کے لیے اس منصوبے سے آچے میں سرمایہ کاری، نئی ٹیکنالوجی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوسکتے ہیں، جبکہ بحر ہند اور بحرالکاہل کے درمیان ایک اہم بحری دروازے کے طور پر اس کی حیثیت بھی مضبوط ہوگی۔ تاہم منصوبے کو انڈونیشیا کی قیادت اور اس کی قومی خودمختاری اور مقامی اقتصادی ترجیحات کے مطابق آگے بڑھانا بنیادی شرط قرار دیا گیا ہے۔ سبانگ کی آبنائے ملاکا سے قربت اسے اسٹریٹجک اہمیت ضرور دیتی ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب چین بحر ہند میں اپنی بحری موجودگی اور بندرگاہوں و دوہرے استعمال کے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری بڑھا رہا ہے۔ اس کے باوجود موجودہ بھارت انڈونیشیا انتظامات میں بھارت کو مستقل فوجی رسائی یا سکیورٹی موجودگی فراہم کرنے کی کوئی شق نہیں ہے۔ بھارت کی حکمت عملی اس کے بجائے علاقائی شراکت داری کے ذریعے بحری نگرانی، لاجسٹک تعاون اور مشرقی بحر ہند میں اپنی شراکت داری کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔ بہتر سبانگ بندرگاہ مستقبل میں تجارتی جہازوں کے ساتھ کوسٹ گارڈ تعاون، انسانی امداد، آفات کے دوران کارروائی اور انڈونیشیا کی منظوری سے کبھی کبھار بھارتی بحری جہازوں کے دوروں میں سہولت فراہم کرسکتی ہے۔ تجزیے کے مطابق سبانگ کی حقیقی کامیابی اس کی فوجی اہمیت میں نہیں بلکہ اسے ایک فعال سبانگ پورٹ بلیئر اقتصادی اور بحری کوریڈور بنانے میں ہوگی۔ اگر یہ منصوبہ مقامی آبادی اور کاروبار کے لیے فائدہ مند اور تجارتی اعتبار سے کامیاب ثابت ہوتا ہے تو اس کی اسٹریٹجک اہمیت خود بخود بڑھے گی، بغیر اسے کسی فوجی اڈے میں تبدیل کیے۔

صوفی اکیڈمی کی جانب سے شدید مذمتی و تردیدی بیان

پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کی کردارکشی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کی پرزور مذمت

صوفی اکیڈمی ہندوستان کے علمی، تعلیمی اور ادبی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کے خلاف سوشل میڈیا، بعض میڈیا گروہوں اور مفاد پرست عناصر کی جانب سے چھیڑی گئی ناپاک، بے بنیاد اور گمراہ کن مہم کی سخت ترین الفاظ میں شدید مذمت کرتی ہے۔ علمی و دانشورانہ دنیا میں اختلافِ رائے، قانونی شکایت اور جائز سوالات کا استقبال ہمیشہ کیا جاتا ہے لیکن جب سوالات کا مقصد اصلاح کے بجائے شخصیات کی تحقیر، کردارکشی اور اداروں کی بدنامی بن جائے تو یہ صحافت یا بیداری نہیں بلکہ صریح اخلاقی و قانونی جرم ہے۔ ایک باوقار استاد، محقق اور انتظامی عہدیدار کی محنت اور ساکھ کو چند من گھڑت الزامات کے ذریعے تار تار کرنے کی یہ ناپاک کوشش انتہائی شرمناک اور قابلِ افسوس ہے۔ جس تقرری اور اہلیت کو آج متنازع بنانے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے اسے ایک دہائی سے زائد کا عرصہ بیت چکا ہے، کسی بھی مرکزی یونیورسٹی میں تقرری کا ایک شفاف اور قانونی پروسیس ہوتا ہے جس میں اشتہار، اسکریننگ، قومی ماہرین پر مشتمل سلیکشن کمیٹی اور مجاز انتظامی اداروں کی منظوری شامل ہوتی ہے، اتنے طویل عرصے بعد اچانک زہریلا پروپیگنڈا شروع کرنا یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس مہم کا مقصد تعلیمی شفافیت نہیں بلکہ ذاتی بغض، حسد اور ادارے کے سکون کو برباد کرنا ہے۔ آر ٹی آئی (RTI) کے ذریعے معلومات حاصل کرنا ایک قانونی حق ہے لیکن موصول شدہ معلومات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا، تحقیقی تجربے کو بلاوجہ متنازع بنانا اور سی وی کی معمولی فنی تکنیکی باتوں کو جعل سازی کا نام دینا کھلی دھوکہ دہی ہے۔ صوفی اکیڈمی واضح کرتی ہے کہ ہر سوال جرم نہیں ہوتا اور ہر فنی اختلاف جعل سازی نہیں ہوتا، الزامات کا فیصلہ سوشل میڈیا کے غلاظت پسند ٹرولز نہیں بلکہ اصل قانونی دستاویزات اور مجاز عدالتیں کرتی ہیں۔ پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کا تعلق ایک پسماندہ مسلم پس منظر سے ہے، ایک محروم طبقے سے نکل کر اپنی مسلسل محنت، علمی قابلیت اور لیاقت کے بل بوتے پر ملک کی ممتاز ترین مرکزی یونیورسٹی کے اعلیٰ انتظامی منصب تک پہنچنا ایک تاریخی مثال ہے۔ مفاد پرست عناصر سے ایک پسماندہ مسلم کا اس مقام تک پہنچنا ہضم نہیں ہو رہا اسی لیے ان کے سفر کو مشکوک بنانے کی گھناؤنی کوشش کی جارہی ہے، یہ صرف ایک فرد کی ذات پر نہیں بلکہ ہر اس محنت کش اور پسماندہ نوجوان کے خوابوں پر حملہ ہے جو تعلیم کے ذریعے آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ موجودہ شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کی مشترکہ، انتھک اور شب و روز کی محنت نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو کامیابیوں کی نئی بلندیوں پر پہنچایا ہے۔ جن عناصر کو جامعہ کی ترقی سے تکلیف ہو رہی ہے وہ ان شاندار حقائق کو جھٹلا نہیں سکتے ہیں۔ جامعہ نے ملک بھر کی تمام یونیورسٹیوں میں چوتھا (4th) مقام حاصل کیا۔ ریسرچ میں ۲۰واں اور پائیدار ترقیاتی اہداف (SDG) میں تیسرا مقام حاصل کیا۔ کیو ایس 2027 میں جامعہ نے 75 درجے کی تاریخی چھلانگ لگاتے ہوئے 686واں عالمی مقام حاصل کیا جو کہ اس کی تاریخ کی بہترین رینکنگ ہے۔

جاپان ہندوستان کے اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کے لیے

ایک 'ناگزیر اور قیمتی' شراکت دار ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے آج کہا کہ جاپان اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کے حوالے سے ہندوستان کے لیے ایک ناگزیر اور قیمتی'' پارٹنر ہے، انہوں نے مزید کہا کہ مشرقی ایشیائی ملک کے پاس صنعتی طاقت، ٹیکنالوجی کا نقطہ نظر، اور سرمایہ کے بڑے تالاب ہیں جو ہندوستان کے اسٹارٹ اپس کی حمایت کرتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ کوئی بھی اسٹارٹ اپ فنڈ کی کمی کی وجہ سے بس سے محروم نہ ہو۔ گوئل ٹوکیو میں اسٹارٹ اپس پر گول میز سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ڈیزائن سے لے کر بڑے پیمانے پر تعیناتی تک ایک مکمل گلدستہ پیش کرتا ہے۔ ایک مارکیٹ کے طور پر ہندوستان، (آپ کو) نہ صرف آپ کی مصنوعات کی جانچ کرنے دے گا، بلکہ (ایک (آپ کی مصنوعات فروخت کرنے، آپ کے خیالات کو تعینات کرنے کے لیے ایک بڑی مارکیٹ ہے۔ یہ جاپانی اسٹارٹ اپس اور جاپان-ہندوستان کے شراکت داروں کے لیے مل کر کام کرنے کے لیے ایک بہترین تجویز ہوگی۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان میں دس سال پہلے 400-500 اسٹارٹ اپس تھے جو آج بڑھ کر تقریباً 250,000 تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے حال ہی میں 1 بلین ڈالر کا ایک اسٹارٹ اپ فنڈ شروع کیا ہے، جو ڈیپ ٹیک سیکٹر کو ایک بڑا قدم دے گا۔ میں مستقبل کے امکانات کے بارے میں بہت پرجوش واپس جا رہا ہوں۔ گوئل نے کہا کہ ہندوستان کے پاس مستقبل میں ترقی کے بہت پرجوش منصوبے ہیں۔ 4 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی 2047 تک 30 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی بننے کی خواہش رکھتی ہے... آج بھی ہم پرچیزنگ پاور برابری (پی پی پی (کی بنیاد پر 20 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی ہیں... میں اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہمارے سامنے ایک بہت واضح روڈ میپ دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے چند اہم شعبوں کا ذکر کیا، جہاں ترقی دونوں معیشتوں کو متاثر کرسکتی ہے۔ گوئل نے کہا، میں جاپان-انڈیا ڈیپ ٹیک کیپٹل کوریڈور کا مشورہ دیتا ہوں، جہاں مریضوں کے سرمائے کے بڑے تالاب، نہ صرف بالغ یونیکورن کے لیے بلکہ خاص طور پر ابتدائی مرحلے کی فنڈنگ، ان اسٹارٹ اپس، آئیڈیاز اور اختراعات کو کامیابی کی کہانیوں میں تبدیل کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔

بھارت نے منگولیا میں رینج لینڈ کی کمیونٹی کی قیادت میں بحالی کا مطالبہ کیا

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ روایتی علم کو جدید سائنس کے ساتھ ملانے سے وہ بحالی ہوسکتی ہے

الانباتر: ہندوستان نے پادریوں کی برادریوں کو برقرار رکھنے، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور پانی اور کاربن سائیکلوں کو منظم کرنے میں رینج لینڈز کے اہم کردار پر زور دیا ہے، جبکہ سائنس، محفوظ مدت اور کمیونٹی کی سرپرستی میں جڑی بحالی کے طریقوں پر زور دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے کنونشن ٹو کامبیٹ ڈیزرٹیفیکیشن کی 17ویں کانفرنس آف پارٹیز (CoP17) میں رینج لینڈز کی بحالی اور پادریوں کی برادریوں کی فلاح و بہبود کے موضوع پر وزارتی مکالمے سے خطاب کرتے ہوئے، ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر، جناب بھوپیندر یادو نے بھارت میں ریسٹوریشن اور لینڈ لینڈ کے تجربے پر روشنی ڈالی۔ پادریوں کے مرکزی کردار پر زور دیتے ہوئے، شری یادو نے کہا، کامیاب بحالی کا آغاز پادریوں کی بطور سرپرست کے طور پر ہوتا ہے، نہ کہ محض فائدہ اٹھانے والے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ روایتی علم کو جدید سائنس کے ساتھ ملانے سے وہ بحالی ہوسکتی ہے جو ماحولیاتی طور پر مستحکم، معاشی طور پر قابل عمل اور سماجی طور پر شامل ہو۔ انہوں نے اجتماع کو بتایا کہ ہندوستان کے رینج لینڈز متنوع مناظر میں پھیلے ہوئے ہیں- ہمالیائی چراگاہوں اور وسطی ہندوستانی سوانا سے لے کر بنجر تھر، کچھ کے علاقوں اور جنوبی شولوں تک اور ملک کے وسیع مویشیوں اور انسانی آبادی کو برقرار رکھتے ہیں۔ وزیر نے مزید کہا کہ سیٹلائٹ پر مبنی ڈیزرٹیفیکیشن اور لینڈ ڈیگریڈیشن اٹلس گھاس کے میدانوں کی نقشہ سازی اور بحالی کی منصوبہ بندی کے لیے سائنسی بنیاد فراہم کرتے ہیں، جب کہ چرنے کے حقوق اور کمیونٹی جنگلاتی وسائل کے حقوق کی پہچان پائیدار انتظام میں مقامی کمیونٹیز کے کردار کو مضبوط کرتی ہے۔ برادری کے تحفظ کے ہندوستا ن کے روایتی نظاموں کو اجاگر کرتے ہوئے، شری یادو نے راجستھان میں اوران کی مثال پیش کی، جو کہ مقامی کمیونٹیز ان کی ثقافتی اور ماحولیاتی اہمیت کی وجہ سے احترام کرتی ہیں اور ان کی حفاظت کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 25,000 ایسے کمیونٹی سے محفوظ مقدس گرووز، جو کہ ملک بھر میں تقریباً 0.6 ملین ہیکٹر پر محیط ہیں، کمیونٹی کی سرپرستی کی مثال دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ چراگاہوں کے اراضی کے حقوق اور اہم رہائش گاہوں کا تحفظ کرتے ہیں۔ شری یادو نے مزید کہا کہ ان میں سے بہت سے مقدس درخت قانونی دفعات کے تحت محفوظ ہیں۔ وزیر نے کھلے جنگلات اور گھاس کے میدانوں کے ماحولیاتی نظام کو بحال کرنے کے لیے ہندوستان کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔

ہند-نیوزی لینڈ نے دفاعی اور سیکورٹی تعاون کو تیز کرنے پر اتفاق کیا

نئی دہلی: ہندوستان-نیوزی لینڈ دفاعی اسٹریٹجک ڈائیلاگ کا دوسرا ایڈیشن میری ٹائم سیکورٹی، فوجی تربیت اور دونوں ممالک کے درمیان وسیع تر دفاعی مصروفیات پر مرکوز تھا۔ یہ اعلیٰ سطحی مکالمہ 24 اگست کو ویلنگٹن میں منعقد ہوا اور اس کی مشترکہ صدارت وزارت دفاع میں جوائنٹ سکریٹری امیتابھ پرساد اور نیوزی لینڈ کی وزارت دفاع میں ڈپٹی سکریٹری رچرڈ شمٹ نے کی۔ بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان تزویراتی ہم آہنگی کو تعاون کے ٹھوس شعبوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی، جو گزشتہ ماہ کی سربراہی اجلاس کی سطح کے اجلاس میں قائم کیے گئے فریم ورک کے بعد تھی۔ وفود نے ہندوستان-نیوزی لینڈ اسٹریٹجک پارٹنرشپ روڈ میپ 2030 کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے اقدامات کا جائزہ لیا۔ بات چیت کا ایک اہم مرکز آزاد، کھلے اور جامع ہند-بحرالکاہل کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ عزم تھا۔ دونوں فریقوں نے توسیع شدہ مشترکہ تربیتی مشقوں، کراس سروس اہلکاروں کے تبادلے اور دفاعی عملے کے کالجوں کے درمیان زیادہ تعاون کے ذریعے فوجی سے فوجی مشغولیت کو مضبوط بنانے کے راستے تلاش کئے۔ بات چیت میں بحری، فضائی اور زمینی افواج پر مشتمل تعاون کا احاطہ کیا گیا، دونوں فریقوں نے پیشہ ورانہ تبادلوں کو وسیع کرنے اور اپنی مسلح افواج کے درمیان باہمی تعاون کو بہتر بنانے کے طریقوں کا جائزہ لیا۔ دورہ کرنے والے ہندوستانی وفد نے نیوزی لینڈ ڈیفنس فورس اور وزارت دفاع کے سینئر عہدیداروں سے بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ان میں وائس چیف آف ڈیفنس فورس، کمانڈر جوائنٹ فورسز نیوزی لینڈ اور ڈپٹی سکریٹری کیپبلٹی ڈیلیوری کے ساتھ بات چیت شامل تھی۔ ان ملاقاتوں نے دفاعی تعاون کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا، جس میں سرمائے کی خریداری کے بارے میں بصیرت کا اشتراک، آپریشنل طریقوں کی صف بندی، اور آئندہ دو طرفہ فوجی مصروفیات کے لیے ہم آہنگی شامل ہے۔ دونوں ممالک نے باقاعدہ اعلیٰ سطحی اور وزارتی سطح کے تبادلوں کے ذریعے بات چیت سے پیدا ہونے والی رفتار کو برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔ بات چیت نے ہندوستان-نیوزی لینڈ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے ایک اہم جز کے طور پر دفاعی اور سیکورٹی تعاون کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیا۔ تازہ ترین بات چیت سے دوطرفہ فوجی مشغولیت کو مزید تقویت دینے اور ہند بحرالکاہل کے خطے میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان قریبی اسٹریٹجک رابطہ کاری میں تعاون کی امید ہے۔

خاندان مضبوط ہوگا تو ملت مضبوط ہوگی

صوبائی نظمائے اصلاحِ معاشرہ کے تربیتی ورکشاپ سے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا خطاب۔ کہا کہ اصلاحِ معاشرہ کو منظم تحریک اور مشن بنا کر آگے بڑھایا جائے

نئی دہلی: ۲۶ اگست ۲۰۲۶: جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر مدنی ہال میں جمعیۃ علماء ہند کے صوبائی نظمائے اصلاحِ معاشرہ اور معاونین کے چار روزہ تربیتی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ مسائل کا پائیدار حل محض بیرونی حالات اور سیاسی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے میں نہیں بلکہ معاشرے کی اندرونی مضبوطی، خاندانی نظام کے تحفظ، دینی تربیت اور نئی نسل کی دینی وابستگی میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں اصلاحِ معاشرہ کے کام کو محض انفرادی کوششوں تک محدود رکھنے کے بجائے اسے ایک منظم تحریک کی شکل دینے اور واضح ترجیحات متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا مدنی نے خاص طور پر کہا کہ معاشرے کی مضبوطی کا نقطۂ آغاز خاندان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا طویل مدتی ہدف یہ ہونا چاہیے کہ خاندان اور اہل و عیال کے لئے ایسا دینی ماحول پیدا کریں جہاں مکتب کا بنیادی نظام خود گھروں اور محلوں میں پروان چڑھے۔ مولانا مدنی نے کہ ایک وقت تھا جب مائیں، دادی اور نانیاں اپنے گھروں میں بچوں و بچیوں کو قرآن کریم اور قاعدہ پڑھایا کرتی تھیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس دینی ماحول کو نئے انداز میں دوبارہ زندہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسی لیے اصلاحِ معاشرہ کے وسیع تر پروگرام میں خاندانی اصلاح کو بنیادی ترجیح حاصل ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں مولانا مفتی اشفاق قاضی، ممبئی کے ذریعہ فیملی کاؤنسلنگ کے موضوع پر پیش کردہ پریزنٹیشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میاں بیوی کے درمیان اختلاف کی صورت میں علماء اور ائمہ کے پاس اختلافات کو حکمت و بصیرت کے ساتھ حل کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ ہر بستی میں ایسے فکرمند اور تربیت یافتہ افراد موجود ہوں جو ٹوٹتے ہوئے خاندانوں کو سنبھال سکیں اور زوجین کی مؤثر رہنمائی کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ خاندان کو ٹوٹنے سے بچانا صرف ایک گھر کو بچانا نہیں بلکہ نسلوں کو بچانا ہے۔ اگر مقصد صرف میاں بیوی کے درمیان اختلاف ختم کرانا ہو تو بھی یہ ایک بڑی خدمت ہے، لیکن اگر اس کوشش کے ساتھ نئی نسل کو دینی کمزوری سے محفوظ رکھنے اور ملت کی وحدت کو مضبوط کرنے کا مقصد شامل ہوجائے تو یہ دین کی بڑی خدمت ہوگی۔ اصلاحِ معاشرہ کے طریقۂ کار پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا مدنی نے کہا کہ کوئی بھی بڑا اور دیرپا کام محض وقتی سرگرمیوں سے کامیاب نہیں ہوتا۔ اس لیے اصلاحِ معاشرہ کو بھی ایک منظم، مسلسل اور نتیجہ خیز تحریک بنانا ہوگا، جس کے لیے واضح ترجیحات، تربیت یافتہ کارکنان، مستقل رابطہ، مؤثر منصوبہ بندی اور جہدِ مسلسل ناگزیر ہیں۔ انہوں نے نظمائے اصلاحِ معاشرہ سے کہا کہ جب انسان کسی کام کو اخلاص کے ساتھ اپنے اوپر اوڑھ لیتا ہے اور مسلسل جدوجہد میں خود کو کھپا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے راستے کھول دیتا ہے جن کا اسے پہلے سے اندازہ بھی نہیں ہوتا اور ایسے مخلص ساتھی بھی عطا فرماتا ہے جن کا اس نے کبھی تصور نہیں کیا ہوتا۔ اس لیے آپ کام شروع کریں، قافلہ بفضلہ تعالیٰ بنے گا۔ واضح رہے کہ یہ چار روزہ تربیتی ورکشاپ 24 اگست سے جاری ہے، جس میں معروف موٹیویشنل اسپیکر مولانا ساجد فلاحی، فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے ڈائریکٹر مولانا مفتی اشفاق قاضی، ناظم تنظیم جمعیۃ علماء ہند (جنوب) مولانا محمد عمر بنگلوری اور ناظم تحفظ سنت صوبہ کرناٹک مولانا مفتی زاہد عیسیٰ قاسمی نے مختلف موضوعات پر اہم اور مفید پرزنٹیشن پیش کی۔ جبکہ مولانا سلمان بجنوری (نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و استاذ دارالعلوم دیوبند) اور مولانا حکیم الدین صاحب (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند) نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ شعبۂ اصلاح معاشرہ کے ذمہ داران مولانا محمد معظم عارفی اور مولانا عبدالعلی نے بتایا کہ یہ تربیتی پروگرام 27 اگست کو مکمل ہوگا۔ ورکشاپ میں اس وقت جمعیۃ علماء ہند کی 20 ریاستی یونٹوں کے 55 نظمائے اصلاحِ معاشرہ اور معاونین شریک ہیں۔

ایک ہی دن میں مکمل قرآن کریم کا دورہ سجاد عزیز نے قائم کیا عالمی سطح کا منفرد ریکارڈ

شیخ مولانا عزیز الرحمن سلفی کے پوتے، حافظ سعید الرحمن عزیز کے فرزند کو مبارکباد

نئی دہلی: جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق شیخ الحدیث و مفسرِ قرآن حضرت شیخ مولانا عزیز الرحمن سلفی کے پوتے اور حافظ سعید الرحمن عزیز سلفی کے صاحبزادے سجاد عزیز نے کوٹہ مانگرول میں اپنے استاد حافظ محمد رافع کی شاگردی میں ایک ہی دن میں مکمل قرآنِ کریم کا حفظ شدہ دورہ سنا کر ایک قابلِ ذکر دینی و تعلیمی کارنامہ انجام دیا ہے۔ ان کی اس غیر معمولی پیش رفت پر خاندان، اعزہ و اقارب اور متعلقین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور اہلِ خانہ و احباب کی جانب سے انہیں مبارکباد پیش کی جارہی ہے۔ سجاد عزیز نے قرآنِ کریم کا حفظ دو سال کے مختصر عرصے میں مکمل کیا۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد ان کے حفظ کی مضبوطی اور پختگی کے لیے مسلسل دور کا اہتمام کیا گیا۔ تیسرے سال میں پہلے ایک ایک پارے کا دورہ کیا گیا، اس کے بعد دو دو پارے، پھر تین تین پارے، پانچ پانچ پارے اور بالآخر دس دس پاروں کا دورہ سنا کر حفظِ قرآن کو مزید مضبوط اور مستحکم کیا گیا۔ اسی مسلسل محنت، باقاعدہ دہرائی اور اساتذہ و والدین کی توجہ کے نتیجے میں سجاد عزیز نے اب ایک ہی دن میں مکمل قرآنِ کریم کا دورہ سنا کر اپنی حفظی استعداد کا نمایاں مظاہرہ کیا ہے۔ سجاد عزیز کا تعلق ایسے علمی و دینی خانوادے سے ہے جس میں قرآن و سنت کی تعلیم، حفظِ قرآن اور علومِ دینیہ سے وابستگی کو ہمیشہ خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ ان کے دادا حضرت شیخ مولانا عزیز الرحمن سلفی جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق استاذ اور شیخ الحدیث رہے ہیں اور طویل عرصے تک جامعہ سلفیہ میں درسِ حدیث اور درسِ قرآن کی خدمت انجام دیتے رہے۔ ان کی علمی زندگی کا ایک نمایاں پہلو قرآنِ کریم سے گہری محبت، تلاوتِ کلام پاک سے شغف اور علومِ قرآن و حدیث کی تدریس و اشاعت کے لیے مسلسل جدوجہد رہا ہے۔ اہلِ خانہ کے مطابق شیخ مولانا عزیز الرحمن سلفی نے اپنے بچوں کی دینی و علمی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور اپنے صاحبزادوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم و حفظ کے ساتھ علومِ دینیہ سے وابستہ کیا۔ اسی علمی و قرآنی ماحول کا اثر اگلی نسل میں بھی نمایاں طور پر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ سجاد عزیز کی اس کامیابی کو ان کے خاندان کے لیے خصوصی مسرت اور باعثِ افتخار قرار دیا جارہا ہے۔ بالخصوص ان کے والد حافظ سعید الرحمن عزیز سلفی اور دیگر اہلِ خانہ نے اس پیش رفت پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ایک ایسے گھرانے میں جہاں قرآنِ کریم کی تعلیم، حفظ، تلاوت اور علومِ حدیث کی خدمت نسل در نسل جاری رہی ہو، وہاں ایک چودہ سالہ بچے کا انتہائی مختصر وقت میں حفظ مکمل کرنا اور پھر مسلسل دور کے ذریعے اسے مضبوط کرتے ہوئے ایک ہی دن میں مکمل دورہ سنا دینا یقیناً خاندان کے لیے خوشی کا موقع ہے۔ اہلِ خاندان اور احباب کا کہنا ہے کہ سجاد عزیز کی یہ کامیابی صرف ایک ذاتی اعزاز نہیں بلکہ قرآنِ کریم سے وابستگی، مسلسل محنت، پابندی، اساتذہ کی رہنمائی اور والدین کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ ان کے اس کارنامے سے خاندان کے دیگر بچوں اور نوجوانوں میں بھی قرآن کریم حفظ کرنے اور اس کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کا جذبہ پیدا ہونے کی امید ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ورلڈ چیمپئن بنناا ب ناممکن خواب نہیں: گایاتری گوپی چند

بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ ۲۰۲۶ء میں کانسہ کا تمغہ جیتنے کے بعد گایاتری گوپی چند کا اعتماد بڑھ گیا ہے کہ وہ اور

تریسا جولی مستقبل میں خواتین ڈبلز میں دنیا کی نمبر ایک جوڑی بن سکتی ہیں۔ گایاتری نے کہا کہ نئی دہلی میں ان کی کارکردگی نے ثابت کردیا ہے کہ ورلڈ چیمپئن بننا اب ناممکن خواب نہیں۔ بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ ۲۰۲۶ء میں کانسہ کا تمغہ جیتنے کے بعد گایاتری گوپی چند کا اعتماد بڑھ گیا ہے کہ وہ اور تریسا جولی مستقبل میں خواتین ڈبلز میں دنیا کی نمبر ایک جوڑی بن سکتی ہیں۔ گزشتہ ۱۵ر برس میں ورلڈ چیمپئن شپ میں تمغہ جیتنے والی پہلی ہندوستانی خواتین ڈبلز جوڑی بننے کے بعد گایاتری نے کہا کہ نئی دہلی میں ان کی کارکردگی نے ثابت کردیا ہے کہ ورلڈ چیمپئن بننا اب ناممکن خواب نہیں۔ گایتری نے کہا کہ بڑی جوڑیوں کے خلاف کامیابیوں اور مسلسل بہتر کھیل نے ان کا اعتماد بڑھایا ہے۔ ان کے مطابق فلپائن چیلنج کے بعد حاصل ہونے والے مومنٹم سے بھی دونوں کو ورلڈ چیمپئن شپ سے قبل خود پر مزید یقین پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ٹورنامنٹ شروع ہونے سے پہلے انہیں تمغہ جیتنے کی خاص امید نہیں تھی، لیکن وہ کورٹ پر اتر کر ۱۰۰ر فیصد دینے، کھیل سے لطف اندوز ہونے اور ہر موقع سے فائدہ اٹھانے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے تھیں۔ ٹاپ چینی جوڑی لیو شینگ شو اور ٹین ننگ کے خلاف سیمی فائنل میں تریسا اور گایتری نے پہلا گیم جیتا لیکن اگلے تین گیمز میں شکست کے ساتھ ان کا سفر ختم ہوگیا۔ گایاتری نے کہا کہ دنیا کی نمبر ایک اور دو جوڑیوں کے خلاف انہیں مزید صبر سے کھیلنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ آسانی سے پوائنٹس نہیں دیتیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے گیم کے بعد وہ کچھ جلد بازی میں آگئیں اور فوری طور پر پوائنٹس حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں، جو ان کے حق میں نہیں گیا۔ اپنی ساتھی تریسا کے بارے میں گایاتری نے کہا کہ دونوں کورٹ پر ایک دوسرے کی کمزوریوں کو پورا کرتی ہیں۔ تریسا کا جارحانہ کھیل اور کورٹ پر مضبوط موجودگی ٹیم کے لیے بہت اہم ہے، جبکہ دونوں ایک ساتھ وقت گزارنے سے لطف اندوز بھی ہوتی ہیں۔ گایتری نے کہا کہ چوٹ سے بھرے مشکل دور کے بعد ورلڈ چیمپئن شپ میں تمغہ جیتنے سے ان کا اعتماد مزید بڑھا ہے اور اب انہیں یقین ہے کہ مستقبل میں چیزیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ اپنے والد اور کوچ پلیلا گوپی چند کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کورٹ پر وہ ان کے ساتھ بھی باقی کھلاڑیوں جیسا ہی برتاؤ کرتے ہیں اور پوائنٹ گنوانے پر کبھی کبھی کافی سخت بھی ہوجاتے ہیں۔

ایشین انڈر-۲۰/ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

فالوآن کھیلنے کو مجبور سری لنکائی ٹیم نے دوسری اننگ میں ۶/وکٹیں گنوائیں

بدھ کو چوتھے دن کا کھیل بارش کے باعث جلد ختم کردیا گیا۔ دن کے اختتام تک سری لنکا نے اپنی دوسری اننگ میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنا لیے ہیں۔ ہندوستانی ٹیم کولمبو میں جاری دوسرے ٹیسٹ میچ میں جیت کے انتہائی قریب پہنچ گئی ہے۔ بدھ کو چوتھے دن کا کھیل بارش کے باعث جلد ختم کردیا گیا۔ دن کے اختتام تک سری لنکا نے اپنی دوسری اننگ میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنا لیے ہیں۔ یہاں سے سری لنکا کو صرف 16 رنز کی برتری حاصل ہے۔ ایسے میں ہندوستان میچ کے آخری دن سری لنکائی ٹیم کو جلد آل آؤٹ کر کے جیت کے ارادے سے میدان میں اترے گا۔ ٹاس جیت کر بلے بازی کرنے اتری ہندوستانی ٹیم نے پہلی اننگ 9/503 کے اسکور پر ڈکلیئر کردی۔ ہندوستانی ٹیم نے 66 رنز کے مجموعی اسکور تک کے ایل راہل (18) اور یشسوی جیسوال (45) کی وکٹیں گنوادی تھیں۔ یہاں سے دیودت پڈیکل نے کپتان شبھمن گل کے ساتھ تیسری وکٹ کے لیے 120 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو مضبوط اسکور تک پہنچایا۔ شبھمن 6 چوکوں کی مدد سے 50 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد پڈیکل نے محاذ سنبھالا۔ انہوں نے رویندر جڈیجہ (43) کے ساتھ 74 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ہندوستان کو 281 کے اسکور تک پہنچایا۔ پڈیکل 193 گیندوں پر 117 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ان کی اس اننگ میں 12 چوکے شامل تھے۔ پہلے دن بلے بازی کے دوران زخمی ہوکر 'ریٹائرڈ ہرٹ' ہونے والے رشبھ پنت دوسرے دن

کے پہلے سیشن میں دوبارہ بلے بازی کے لیے اترے۔ انہوں نے دھرو جوریل کے ساتھ 112 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو 400 کے پار پہنچا دیا۔ پنت ہندوستان کے اسکور میں 63 رنز کا اضافہ کرکے واپس لوٹے، جس کے بعد جوریل نے 2 چھکوں اور 9 چوکوں کی مدد سے 115 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیل کر ٹیم کو 503 کے اسکور تک پہنچا دیا۔ میزبان ٹیم کی جانب سے اسیتھا فرنانڈو نے سب سے زیادہ 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پربھات جے سوریہ اور کیشرا نوانتھا نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔ اس کے جواب میں سری لنکا کی پہلی اننگ 290 رنز پر سمٹ گئی۔ ٹیم نے 35 رنز کے اسکور تک 3 وکٹیں گنوادی تھیں، جس کے بعد پسندو سوریابندارا نے کامندو مینڈس کے ساتھ چوتھی وکٹ کے لیے 87 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو 100 رنز کے پار پہنچایا۔ کامندو 32 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ پسندو نے 9 چوکوں کی مدد سے 80 رنز کا اضافہ کیا۔ اس کے بعد سونل دینوشا نے محاذ سنبھالا۔ انہوں نے کیشرا نوانتھا کے ساتھ 57 رنز، جبکہ لہرو کمارا کے ساتھ 58 رنز کی شراکت داری کی۔ سونل (103) نے ٹیم کو فالوآن سے بچنے کے انتہائی قریب پہنچا دیا، لیکن سری لنکا اس سے صرف 14 رنز پیچھے رہ گیا۔ ہندوستان کے لیے پرسدھ کرشنا اور مانو ستھار نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سارنش جین نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ان کے علاوہ محمد سراج اور رویندر جڈیجہ نے 1-1 وکٹ حاصل کی۔ ہندوستانی ٹیم کو پہلی اننگ کی بنیاد پر 213 رنز کی برتری حاصل تھی۔ ایسے میں ہندوستان نے میزبان ٹیم کو فالوآن کھیلنے پر مجبور کیا۔ سری لنکائی ٹیم میچ کے چوتھے دن دوبارہ بلے بازی کے لیے اتری اور 5 رنز کے اسکور پر لہرو اڈارا (3) کی وکٹ گنوادی۔ اس کے بعد پسندو سوریابندارا نے ذمہ داری سنبھالی۔ انہوں نے کمل مشارا کے ساتھ دوسری وکٹ کے لیے 58 رنز، جبکہ کامندو مینڈس کے ساتھ تیسری وکٹ کے لیے 115 رنز جوڑ کر ٹیم کو اننگز سے شکست کے خطرے سے بچالیا۔ کامندو مینڈس 55 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ پسندو نے 11 باؤنڈریز کی مدد سے 92 رنز بنائے۔ ان کے علاوہ کپتان دھننجیہ ڈی سلوا نے ٹیم کے اسکور میں 23 رنز کا تعاون کیا۔ سری لنکا نے دوسری اننگز میں 72.4 اوورس کے کھیل تک 6 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنا لیے تھے۔ اسی دوران بارش نے میچ میں خلل ڈال دیا، جس کے کچھ دیر بعد اسٹمپس کا اعلان کردیا گیا۔ ہندوستان کی جانب سے اس اننگ میں مانو ستھار سب سے زیادہ 2 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ پرسدھ کرشنا، محمد سراج، سارنش جین اور رویندر جڈیجہ نے 1-1 وکٹ حاصل کی ہے۔

اولمپکس ۲۰۳۶/کا میگا پلان

وزیر اعظم نریندر مودی نوجوانوں سے کریں گے براہِ راست مکالمہ

نئی دہلی: 27 اگست کے اس 'یوا سنواد' میں کھیلوں سے متعلق پانچ بڑے ستونوں پر غور کیا جائے گا۔ ان میں سب سے اہم 2036 کے مجوزہ احمد آباد اولمپکس کے لیے سائنسی بنیادوں پر ٹیلنٹ کی شناخت ہے۔ وزیر اعظم مودی کے وژن کے تحت کھلاڑیوں کے انتخاب کے عمل کو زیادہ شفاف بنانے، انہیں عالمی معیار کی اسپورٹس سائنس کی سہولت فراہم کرنے اور غیر ملکی کوچنگ کے مواقع دینے پر زور دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا مقصد بھارت کو صرف معاشی یا فوجی طاقت بنانا ہی نہیں، بلکہ عالمی نقشے پر ایک 'گلوبل اسپورٹس سپر پاور' کے طور پر بھی قائم کرنا ہے۔ اسی وژن کو آگے بڑھانے کے لیے 'راشٹریہ کھیل دوس' کے موقع پر 27 اگست 2026 کو صبح 11 بجے وزیر اعظم مودی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 'کھیلو انڈیا ڈائیلاگ' سے خطاب کریں گے۔ 'میرا یوا بھارت' کے بینر تلے منعقد ہونے والا یہ پروگرام ملک کے نوجوان کھلاڑیوں میں 2036 کے اولمپکس میں ترنگا لہرانے کا نیا جذبہ پیدا کرنے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جارہا ہے۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ ہے کہ ملک

کے ہر ضلع سے دو اہم کالجوں، سمیت 1500 سے زیادہ اہم تعلیمی اداروں کو براہِ راست اس مکالمے سے جوڑا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی کی تقریر کے فوراً بعد ملک کے ابھرتے ہوئے نوجوان کھلاڑی کھیلوں کی دنیا کے بڑے ناموں، جیسے میری کوم، سائنا نہوال، پی ٹی اوشا اور پلیلا گوپی چند سے براہِ راست بات چیت کریں گے۔ 27 اگست کے اس 'یوا سنواد' میں کھیلوں سے متعلق پانچ بڑے ستونوں پر غور کیا جائے گا۔ ان میں سب سے اہم 2036 کے مجوزہ احمد آباد اولمپکس کے لیے سائنسی بنیادوں پر ٹیلنٹ کی شناخت ہے۔ وزیر اعظم مودی کے وژن کے تحت کھلاڑیوں کے انتخاب کے عمل کو زیادہ شفاف بنانے، انہیں عالمی معیار کی اسپورٹس سائنس کی سہولت فراہم کرنے اور غیر ملکی کوچنگ کے مواقع دینے پر زور دیا جائے گا۔ اس کا مقصد ملک کی پوشیدہ صلاحیتوں کو کم عمری میں تلاش کر کے انہیں عالمی سطح کے مقابلوں کے لیے تیار کرنا ہے۔ وزیر اعظم مودی مسلسل اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ کھیل صرف تمغے جیتنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ نظم وضبط، بہتر صحت اور قومی فخر کا وسیلہ بھی ہیں۔ اسی سوچ کے تحت کھیلوں کو 'نشہ مکت بھارت' مہم سے بھی جوڑا جارہا ہے، تاکہ نوجوانوں کی توانائی کو مثبت سمت دی جاسکے اور ان میں شہری ذمہ داری کا احساس مضبوط ہو۔ مرکزی حکومت نے کھیلوں کے بجٹ میں اضافہ کرنے کے ساتھ 'TOPS' اور 'کھیلو انڈیا' جیسے پروگراموں کے ذریعے ملک کے دیہی اور دور دراز علاقوں میں موجود کھیلوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانے پر توجہ دی ہے۔ 'MY Bharat' پورٹل کے ذریعے کروڑوں نوجوانوں کو کھیلوں کے ماحولیاتی نظام سے جوڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حکومت کے مطابق نوجوانوں کی یہ شمولیت 2047 تک 'وکست بھارت' کے ہدف کی جانب بھی اہم قدم ثابت ہوسکتی ہے۔

راہل دراوڑ کو یقین، ہندوستان ڈبلیو ٹی سی کے فائنل کیلئے کوالیفائی کرسکتا ہے

تاہم انہوں نے ساتھ ہی خبردار کیا کہ فائنل تک پہنچنے کی راہ اب آسان نہیں رہی

سابق ہندوستانی کپتان اور ہیڈ کوچ راہل دراوڑ نے کہا ہے کہ ہندوستانی ٹیم ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی ۲۰۲۵-۲۷ء) کے فائنل میں جگہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے، تاہم انہوں نے ساتھ ہی خبردار کیا کہ فائنل تک پہنچنے کی راہ اب آسان نہیں رہی۔ ہندوستانی اس وقت پوائنٹس ٹیبل میں پانچویں پوزیشن پر ہے اور اسے باقی میچوں میں مضبوط کارکردگی دکھانا ہوگی۔ دراوڑ نے ٹیم انڈیا کے ڈبلیو ٹی سی فائنل میں پہنچنے کے امکانات کے بارے میں کہا کہ انہیں

امید ہے کہ ہندوستان فائنل کے لیے کوالیفائی کرے گا۔ ان کے مطابق ہندوستانی ٹیم کچھ پیچھے ضرور ہوئی ہے، لیکن اس معیار کی ٹیم کو کسی بھی مرحلے پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے سری لنکا کے خلاف موجودہ سیریز میں ہندوستان کے اچھے آغاز کو بھی ایک مثبت قدم قرار دیا۔ ٹیم انڈیا نے سیریز کا پہلا ٹیسٹ جیت کر ۱-۰ کی برتری حاصل کی ہے۔ دراوڑ کے مطابق ہندوستان کے لیے اگلا بڑا چیلنج نیوزی لینڈ کا دو ٹیسٹ میچوں کا دورہ ہوگا۔ یہ سیریز اکتوبر میں کھیلی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نیوزی لینڈ میں کھیلنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے، خاص طور پر ہندوستانی ٹیم کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے جن میں سے کئی کو وہاں کے حالات میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا زیادہ تجربہ نہیں ہے۔ دراوڑ نے یہ بھی کہا کہ ٹیم کو تجربہ کار کھلاڑیوں کی کمی محسوس ہوگی۔ وراٹ کوہلی، روہت شرما، اجنکیا رہانے اور چتیشور پجارا جیسے سینئر کھلاڑی اب ٹیم کا حصہ نہیں ہیں، جنہوں نے ماضی میں نیوزی لینڈ جیسے مشکل حالات میں کھیلنے کا تجربہ حاصل کیا تھا۔ نیوزی لینڈ کے بعد ہندوستان کو جنوری ۲۰۲۷ء سے آسٹریلیا کے خلاف پانچ ٹیسٹ میچوں کی سیریز کھیلنی ہے۔ دراوڑ کا ماننا ہے کہ یہ سیریز بھی ڈبلیو ٹی سی فائنل کی دوڑ میں انتہائی اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ ان کے مطابق آسٹریلوی کھلاڑی ہندوستان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے خاص طور پر پُرجوش ہوں گے کیونکہ آسٹریلیا کی موجودہ نسل کے بڑے کھلاڑیوں نے ابھی تک ہندوستان میں ٹیسٹ سیریز جیتنے میں کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ ڈبلیو ٹی سی فائنل میں صرف ٹاپ دو ٹیمیں پہنچیں گی۔ ہندوستان فی الحال پانچویں نمبر پر ہے، اس لیے اسے باقی مقابلوں میں زیادہ سے زیادہ کامیابیاں حاصل کرکے اپنی پوزیشن بہتر کرنا ہوگی۔ سری لنکا کے خلاف سیریز میں اچھی کارکردگی، نیوزی لینڈ میں نتائج اور آسٹریلیا کے خلاف مضبوط مظاہرہ ہندوستان کی فائنل تک رسائی کے امکانات کو نمایاں طور پر بہتر کرسکتے ہیں۔

ہنومان انش' کی خصوصی نمائش، نیٹرانا فاؤنڈیشن نے

مذہبی پیغام کو نوجوان نسل تک پہنچانے کی کوشش کی

نئی دہلی: 'ہنومان انش' شری نیم کروڑی بابا کی ابتدائی زندگی اور ان کے مذہبی سفر سے متاثر ہوکر بنائی گئی ہے۔ فلم کے ذریعے مہاراج جی کے معروف پیغام "سب سے محبت کرو، سب کی خدمت کرو" کو آج کی نسل تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیٹرانا فاؤنڈیشن نے اپنی بانی ایشا سینی کی قیادت میں منگل کے روز نئی دہلی کے پی وی آر پرومینیڈ میں مذہبی فلم 'ہنومان انش' کی خصوصی نمائش کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر بھکتوں، مذہبی جستجو رکھنے والے افراد اور دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔ 'ہنومان انش' شری نیم کروڑی بابا کی ابتدائی زندگی اور ان کے مذہبی سفر سے متاثر ہوکر بنائی گئی ہے۔ فلم میں بھکتی، بے لوث خدمت، سپردگی اور دوسروں کے لیے زندگی وقف کرنے سے حاصل ہونے والی داخلی تبدیلی جیسے موضوعات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ فلم کے ذریعے مہاراج جی کے معروف پیغام "سب سے محبت کرو، سب کی خدمت کرو" کو آج کی نسل تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ فلم کی کہانی اور ہدایت کاری وشال چترویدی نے کی ہے، جبکہ اسے راگنی ایس، نمریتا سنگھ اور 21 سالہ نوجوان پروڈیوسر انو پریا اے ناگر نے پروڈیوس کیا ہے۔ انو پریا کے لیے یہ فلم محض ایک فلمی منصوبہ نہیں بلکہ ایک ذاتی مذہبی سفر بھی ہے۔ ان کا مقصد شری نیم کروڑی بابا کی زندگی اور تعلیمات کو ملک اور بیرونِ ملک نوجوان نسل تک پہنچانا ہے۔ انو پریا اے ناگر نے خصوصی نمائش کے انعقاد میں ایشا سینی اور نیٹرانا فاؤنڈیشن کے تعاون پر اظہارِ تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ صرف فلم کی حمایت کرتے ہیں، جبکہ کچھ اس کے سفر کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ان کے مطابق ایشا سینی نے نمائش کے انتظامات کو نہایت خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ مکمل کیا اور نیٹرانا فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم نے لوگوں کو ایک جگہ جمع کرکے فلم اور مہاراج جی کے پیغام سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیٹرانا فاؤنڈیشن ہندوستان کے مندروں اور سناتن روایات کی مستند کہانیوں، تعلیمات اور اہمیت کو نوجوان نسل تک پہنچانے کے لیے کام کرتی ہے۔ فاؤنڈیشن مذہبی گفتگو، پوڈ کاسٹ اور مختلف بامقصد اقدامات کے ذریعے ہندوستان کے مذہبی ورثے اور موجودہ دور کے سامعین کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ پی وی آر پرومینیڈ میں منعقدہ خصوصی نمائش اسی مقصد کی عکاس رہی۔ یہ تقریب محض ایک فلم کی نمائش تک محدود نہیں تھی بلکہ محبت، خدمت اور بھکتی جیسے اقدار کو سینما کے مؤثر ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ایک کوشش بھی تھی۔

بس شکریہ کہہ دیں": تاپسی پنو کی فلم "گاندھاری" پر کہانی چوری کاالزام

اداکارہ تاپسی پنو کی آنے والی نیٹ فلکس فلم "گاندھاری" ریلیز سے قبل ہی ایک مبینہ سرقۂ ادبی یعنی کے تنازع میں گھر گئی ہے۔

اداکارہ تاپسی پنو کی آنے والی نیٹ فلکس فلم "گاندھاری" ریلیز سے قبل ہی ایک مبینہ سرقۂ ادبی یعنی کے تنازع میں گھر گئی ہے۔ مصنف کلیان بندی نے دعویٰ کیا ہے کہ فلم کی بنیادی کہانی ان کی ۲۰۱۹ء میں لکھی اور رجسٹرڈ کی گئی کہانی سے مماثلت رکھتی ہے۔ اداکارہ تاپسی پنو کی آنے والی نیٹ فلکس فلم "گاندھاری" ریلیز سے قبل ہی ایک مبینہ سرقۂ ادبی یعنی plagiarism کے تنازع میں گھر گئی ہے۔ مصنف کلیان بندی نے دعویٰ کیا ہے کہ فلم کی بنیادی کہانی ان کی ۲۰۱۹ء میں لکھی اور رجسٹرڈ کی گئی کہانی سے مماثلت رکھتی ہے۔ دوسری جانب فلم کی مصنفہ اور پروڈیوسر کنیکا ڈھلون کی پروڈکشن کمپنی نے ان الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے فلم کو اصل تخلیق قرار دیا ہے۔ کلیان بندی، جو آئی آئی ٹی مدراس کے سابق طالب علم ہیں اور سینٹرل جی ایس ٹی و کسٹمز میں انسپکٹر کے طور پر کام کرتے ہیں، کا کہنا ہے کہ انہوں نے ۲۰۱۹ء میں "گاندھاری" کے نام سے ایک کہانی لکھی اور رجسٹرڈ کرائی تھی۔ ان کے مطابق ان کی کہانی میں ایک ایسی ماں کی داستان تھی جو اپنی بچی کو انسانی اسمگلنگ کے ایک گروہ سے بچانے کے لیے ایک طاقتور اور خوفناک روپ اختیار کرتی ہے۔ موجودہ فلم "گاندھاری" میں بھی تاپسی پنو ایک ایسی ماں کا کردار ادا کررہی ہیں جو اپنی اغوا شدہ بیٹی کی تلاش میں نکلتی ہے۔ بندی کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۲۰۱۹ء میں یہ کہانی اس وقت ووٹ (Voot) سے وابستہ مونیکا شیرگل کو بھی پیش کی تھی، جو اب نیٹ فلکس میں نائب صدر ہیں۔ ان کے مطابق انہوں نے کہانی کا تفصیلی مسودہ اور خلاصہ بھی بھیجا تھا۔ بندی نے فلم کے کریڈٹ پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر فلم کی بنیادی کہانی ان کے پہلے سے رجسٹرڈ تصور سے ملتی ہے تو پھر کنیکا ڈھلون کو بطور مصنف کریڈٹ کیسے دیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے مبینہ طور پر فلم کے میکرز کو قانونی نوٹس بھی بھیجا تھا اور معاوضے کے ساتھ مناسب کریڈٹ کا مطالبہ کیا تھا تاہم اس معاملے میں عدالت کی جانب سے کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا۔ کنیکا ڈھلون کے پروڈکشن ہاؤس کتھا پکچرس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "گاندھاری" ایک اصل اور خود تخلیق کردہ کہانی ہے۔ پروڈکشن ہاؤس نے الزامات کو بے بنیاد اور غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ فلم کنیکا ڈھلون نے خود لکھی ہے۔ فلم کے ٹریلر لانچ کے موقع پر نیٹ فلکس کی روچیکا کپور شیخ نے بھی تنازع پر وضاحت دی۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ فلکس تخلیقی کام کی اوریجنلٹی اور فنکارانہ کریڈٹ کو انتہائی سنجیدگی سے لیتا ہے۔ ان کے مطابق نیٹ فلکس کو متعدد کہانیوں اور پچیز موصول ہوتی ہیں۔

والد چاہتے تھے سرکاری ملازمت، 'رحیم چاچا' نے چنا درزی کا پیشہ، یوں بنائی فلموں میں اپنی الگ پہچان

اے کے ہنگل کا پورا نام اوتار کشن ہنگل تھا۔ ان کی پیدائش 1 فروری 1914 کو سیالکوٹ میں ہوئی تھی، جو اب پاکستان میں ہے۔ ان کا بچپن اور جوانی پشاور میں گزری۔ خاندان کا ماحول ایسا تھا کہ سرکاری ملازمت ان کے لیے ایک فطری راستہ ہوسکتی تھی

ممبئی: اے کے ہنگل کا پورا نام اوتار کشن ہنگل تھا۔ ان کی پیدائش 1 فروری 1914 کو سیالکوٹ میں ہوئی تھی، جو اب پاکستان میں ہے۔ ان کا بچپن اور جوانی پشاور میں گزری۔ خاندان کا ماحول ایسا تھا کہ سرکاری ملازمت ان کے لیے ایک فطری راستہ ہوسکتی تھی، لیکن ہنگل کا رجحان شروع ہی سے مختلف تھا۔ معروف آنجہانی اداکار اے کے ہنگل پردے پر اکثر بزرگ، والد، چچا یا عام آدمی کے کردار میں نظر آتے تھے، لیکن حقیقی زندگی کی ان کی داستان کسی فلم سے کم نہیں تھی۔ آج لوگ انہیں فلم 'شعلے' کے رحیم چاچا اور ان کے مشہور مکالمے "اتنا سناٹا کیوں ہے بھائی" کے لیے جانتے ہیں، مگر سینما کی دنیا تک پہنچنے سے پہلے ہنگل نے آزادی کی جدوجہد، جیل، تھیٹر اور درزی کے پیشے سے وابستہ ایک طویل سفر طے کیا تھا۔ خاص بات یہ تھی کہ ان کے والد سرکاری ملازمت میں تھے اور چاہتے تھے کہ بیٹا بھی سرکاری نوکری کرے، لیکن ہنگل نے محفوظ ملازمت کے بجائے اپنی الگ راہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اے کے ہنگل کا پورا نام اوتار کشن ہنگل تھا۔ ان کی پیدائش 1 فروری 1914 کو سیالکوٹ میں ہوئی تھی، جو اب پاکستان میں ہے۔ ان کا بچپن اور جوانی پشاور میں گزری۔ خاندان کا ماحول ایسا تھا کہ سرکاری ملازمت ان کے لیے ایک فطری راستہ ہوسکتی تھی، لیکن ہنگل کا رجحان شروع ہی سے مختلف تھا۔ وہ کم عمری میں ہی آزادی کی تحریک سے وابستہ ہو گئے تھے۔ 1929 سے 1947 کے درمیان انہوں نے آزادی کی جدوجہد میں فعال کردار ادا کیا۔ ہنگل نے سرکاری ملازمت کے بجائے درزی کا کام سیکھا اور پشاور میں درزی بن گئے۔ ان کا یہ کام صرف روزی روٹی تک محدود نہیں رہا۔ انہوں نے وہاں کام کرنے والے دوسرے درزیوں کی مشکلات کو سمجھا اور ان کے لیے مزدور یونین بنانے کی کوشش کی۔ وہ مزدوروں کو منظم کرنے اور ان کے حقوق کی آواز اٹھانے میں مصروف رہے۔ بعد میں انہوں نے بتایا تھا کہ وہ آزادی کے مجاہد تھے اور سرکاری ملازمت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ درزی کا کام کرتے ہوئے بھی ان کا دل رنگ منچ میں لگا رہتا تھا۔ 1936 میں وہ پشاور کے ایک تھیٹر گروپ سے وابستہ ہوئے اور ڈراموں میں اداکاری کرنے لگے۔ آزادی کی تحریک کے ساتھ ساتھ تھیٹر بھی ان کی زندگی کا اہم حصہ بنتا گیا۔ 1940 کی دہائی میں وہ کمیونسٹ اور

مزدور تحریکوں سے بھی وابستہ رہے۔ اسی وجہ سے انہیں کراچی میں جیل بھی جانا پڑا۔ جیل سے رہائی کے بعد وہ ہندوستان آگئے اور ممبئی میں سکونت اختیار کرلی۔ ممبئی آنے کے بعد ہنگل نے تھیٹر کو سنجیدگی سے اپنایا۔ وہ انڈین پیپلز تھیٹر ایسوسی ایشن سے وابستہ ہوئے، جہاں انہیں بلراج ساہنی اور کیفی اعظمی جیسے فن کاروں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ تقریباً ڈیڑھ دہائی تک تھیٹر میں کام کرنے کے بعد انہوں نے فلموں کا رخ کیا۔ جب وہ فلمی دنیا میں پہنچے تو ان کی عمر 52 سال تھی۔ 1966 میں باسو بھٹا چاریہ کی فلم 'تیسری قسم' سے انہوں نے ہندی فلموں میں قدم رکھا۔ 52 سال کی عمر میں فلمی کیریئر شروع کرنا اس دور میں بھی آسان نہیں تھا، لیکن ہنگل نے بہت جلد اپنی الگ جگہ بنالی۔ 'گڈی'، 'باورچی'، 'ابھیمان'، 'نمک حرام'، 'چپکے چپکے'، 'آندھی'، 'تپسیا'، 'شوقین'، 'اوتار' اور 'ارجن' جیسی فلموں میں انہوں نے ایسے کردار ادا کیے جو کہانی کو مضبوط بناتے تھے۔ راجیش کھنہ کے ساتھ بھی انہوں نے کئی فلموں میں کام کیا۔ ان کے کردار اکثر عام آدمی کے ہوتے تھے، لیکن ان کی اداکاری اتنی مؤثر ہوتی تھی کہ ناظرین انہیں آسانی سے بھلا نہیں پاتے تھے۔ پھر 1975 میں ریلیز ہونے والی فلم 'شعلے' نے ان کی شناخت ہمیشہ کے لیے بدل دی۔ فلم میں انہوں نے رحیم چاچا کا کردار ادا کیا اور ان کا مکالمہ "اتنا سناٹا کیوں ہے بھائی" آج بھی ہندی سینما کے یادگار مکالموں میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے 200 سے زیادہ فلموں میں کام کیا۔ فلم 'لگان' میں شمبھو کاکا کا کردار بھی ان کے یادگار کاموں میں شامل رہا۔ 2006 میں ہندوستانی سینما میں ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت ہند نے انہیں پدم بھوشن سے نوازا۔ ہنگل نے ٹیلی ویژن پر بھی کام کیا اور اپنے کیریئر کے آخری دور میں 'مدھوبالا: ایک عشق ایک جنون' میں نظر آئے۔ 2012 میں ان کی طبیعت بگڑ گئی اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ 26 اگست 2012 کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ کہانی ہندی سینما کے مایہ ناز اور سدا بہار اداکار اے کے ہنگل (اوتار کشن ہنگل) کی ہے، جنہیں دنیا فلم شعلے کے لازوال کردار 'رحیم چاچا' اور ان کے تاریخی مکالمے اتنا سناٹا کیوں ہے بھائی کے نام سے جانتی ہے۔ اے کے ہنگل کی پیدائش 1 فروری 1914 کو سیالکوٹ (موجودہ پاکستان) میں ہوئی تھی اور ان کا بچپن پشاور میں گزرا۔ ان کے والد ایک سرکاری ملازم تھے اور چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا بھی کسی محفوظ سرکاری نوکری کا حصہ بنے۔ ہنگل صاحب کا رجحان الگ تھا۔ انہوں نے والد کی خواہش کے برعکس اپنے لیے درزی کا پیشہ چنا اور اس میں مہارت حاصل کی۔ وہ نہ صرف ایک درزی اور فنکار تھے بلکہ ایک کٹر محب وطن بھی تھے۔ انہوں نے آزادی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ والد کی بتائی ہوئی لکیر پر چلنے کے بجائے انہوں نے اپنی محنت، اصول پسندی اور فن کے دم پر بھارتی سینما کی تاریخ میں اپنا نام ہمیشہ کے لیے امر کردیا۔